

احادیث و تراجم متواترہ کے بہت کچھ موجود ہے پس اہل اسلام اہل حقہ کے  
 زیادہ تحقیق و قوم نادانوں کو بوجہ کامل بنکیت حاصل ہو خداوند اپنے  
 انظر و بین اسکو مقبول فرماوے اور تقابلوں کا اس سے دل جلاوے و دلائل  
 سے اس میں غرض کیا گیا ہے آسان طریقہ سے دریا کو کوزہ میں بہاے تصدیق  
 اس میں دخل نہیں البتہ پابندی حق کو بالفرض و ردخل ہے مطالب اسکے افعال کی  
 مثال روشن ہیں اس نظر سے نام اسکا آفتاب کتاب کہتے ہیں

ہو اولہ شریف جب کامل	دل دشمن بہت ہو بیتاب	دوست خوش ہو کہ مجھے یار
دل اہل محبت ہون داب	سے شہادت ہوتے حقہ	اسکی تاج بس عجب تاب
ہیگا روشن بدر سے زیادہ	نام رکھہ آفتاب کتاب	ای خداوند اس رسالہ کو
پہ میں سے ہر ایک شہزاد	جو کہ دشمن ہو اسکے منہ کا	رکھو اور سکھو رات و خانہ خراب
جو سنی او سپہ اپنی حجت کو	کرنی نازل ہو جیسی برسی	اور خداوند میں ہوں مقبول
شہ لولاک پر بسد آداب	صلوات خدای بروی تو	ہم براوہ اول و بر صحاب

لیکن پہلے پانچ سوال ذیل کے جواب سے اطلاق اہل علم کو بہت مناسب ہے تا حقیقت کہ  
 رسالہ پر کیا پیشی خبر داری پیدا ہو اور اردو خوانوں اور علموں کی جہالتی مولد شریف کو ان  
 سوال جوابوں کے بدگمانہ لکھا گیا اور وہ سوال یہ ہیں سوال اول خدا کی پستی کی  
 دلیل عقلی کیا ہے سوال دوم توحید الہی کا عقلا کیا ثبوت ہے سوال سوم  
 نصاریٰ کے اقبال میں کیا نقصان ہے سوال چہارم الہام ربانی کی کیا ضرورت  
 پہرہ کیا چیز ہے اور پہرہ اسکی کیا شناخت ہے سوال پنجم اگر الہامی آیات میں دیکھ  
 خبرین مجاہدین و سپہن طریقہ امتیاز کیا ہے جواب و بالیہ التوفیق پہلے جانا چاہیے  
 کہ مشہوم شی تنجیل سے خالی نہیں یا عدم اسکو بنفس ذاتہ اولی ہوگا و چنانچہ جو  
 معلوم ہے کہ تر از ذکے دو پاد جبکہ برابر وزن ہوں جہکے نہیں سکتے اور بیک

میں میں ایک ہی قبیلہ میں ہو کر نہ ہو سکے لیکن جیسا کہ فی الواقعہ میں ہے جیسے جو  
 آدم کا کلمہ جماع النقیضین باوجود دو سکون غنہ اول ہو گا پس آدم اس کو مخلوق  
 و فعال ہو گا و نہ ترجیح المراد ممکن ہو سکے اور ہکا و خود واجب کا یا اپنی ذات میں  
 نہ وجود اول ہو گا نہ عدم بلکہ تابع اپنی علت کا ہو گا اگر علت وجود و ثبات و زوال  
 ثابت اس کو ممکن کہتے ہیں اور چوتھی کوئی شق نہیں و زوال ہے کہ جیسے زید و عمر و  
 معنی انسانیت ہم سمجھتے ہیں جیسے زید و دیوار سے نہیں پس میتاب نفس الامر میں کیا  
 ہمارے فہم کے ایک علاقہ کو مجبوراً الگ نہ ہی ہو یا میں زید و عمر و مشترک نہیں کیسے ہم  
 معنی انسانیت واحد متعدد کو نہیں جیت ہو متعدد سے سمجھ سکتے ہیں زید و دیوار سے  
 نہیں سمجھتے ہیں بالضرور ایک علاقہ ہوا مشترک اوسے انسانیت ہم انتزاع کرتے ہیں اور  
 مطلق ہے اشتراک و امتیاز کی قید سے کہ بقدر اشتراک مشترک و بوجہ خصوصیت ممتاز  
 کی ایک قید کہتے ہیں جو بوجہ خاص اسی قید کے ساتھ جو جس قید سے لیا گیا ہے اور  
 کے دو معنی ہیں ایک یہ کہ اوسے اعتبار عدم قید کا کریں یہ ہی قید عدم قید سے ہو گیا  
 اور دوسرے معنی ہیں اعتبار قید ہو نہ عدم اعتبار قید پس اس معنی سے مطلق  
 کی صفت یہ ہے کہ وہ بنفسہ وجود ہو سکتا ہے اور اوس سے طرح طرح کے اعتبارات  
 و اقدار انتزاعیہ و خصوصیات متزاع ہو سکتے ہیں کیونکہ ان تمام غیر ثابت میں متصور نہیں  
 اور بعد از جو کہ انتزاع خصوصیت کا نشانہ پس واضح ہوا کہ جنہل خود ہی کے نزدیک ہو  
 و وجود و زوال مطلق کہتے ہوں خصوصیت و خصوصیت و دو اسکے وصف اعتباری کو  
 و امتیاز لیکن اکثر متقدمین اسی مقرر نہیں ہو رہی اس مطلب کو نہیں سمجھتے اور اس سے  
 کلی طبی کے وہ وہ کہ ہرگز میں الی اصل جیسے زید و عمر و سے انسانیت کے سمجھتے ہیں  
 معنی انسانیت فی الواقع مشترک اسی انسان و جمیع حیوانات و حیوانیت کے انتزاع سے  
 معنی حیوانیت فی الواقع مشترک و بے حیوانات و شجرہ و گھاس میں معنی جسم و ہر شے و

مشترک ویسے جسم نباتی وغیرہ اجسام میں جو بظاہر ذی حسیں دریافت ہو سکتے ہیں  
 مطلق مشترک جسم و روح و ملائکہ میں معنی جو بہرے جو ہر عرض میں معنی ممکن واجب  
 ہے۔ وجود معنی برون مصدر منترع ہے پس اگر ممکن کے لیے وجود حقیقی ہو وہ واجب  
 کے لیے دوسرا پس ممکن موجود جدا گانہ ایک مقید ہو اور واجب کے لیے جدا گانہ دوسرے  
 مقید و مطلق وجود حقیقی دونوں میں مشترک پس واجب الوجود محتاج وجود مطلق کیونکہ  
 ہر مقید محتاج اپنے مطلق کا ہوتا ہے کہ اگر مطلق ہی نہیں مقید کیسے ہو سکے اور محتاج  
 ہونا واجب کا یہ بالبدارت باطل ہے۔ یا یہ صورت ہو کہ وجود حقیقی و واجب الوجود  
 و شیونات اس کے وہ ممکن ہو جو تو دراصل نہیں لیکن باعتبار منشا کے ثبوت اولیٰ  
 اور انتزاع وجود مصدر خود اس سے تو نہیں کہ اولاً بالذات اس سے منترع ہو لیکن  
 وجود حقیقی واجب بالذات ہو و بالتبع شیونات سے ہو یہی مدعا ہے اسی مقام سے  
 وجود واجب ثابت کیونکہ ہر خصوصیت محتاج ہے اپنی ذات میں ثبوت و عدم اولیٰ کو نظر  
 ذات بالمتساوی پس کل اپنے ثبوت میں محتاج واجب راسی مقام سے وحدت وجود  
 ثابت اور توحید یا ہر کیونکہ اگر وہ واجب الوجود ہوں دونوں محتاج مطلق وجود کے ہوں  
 پس بالضرور سارا جہاں اپنے خصوص ثبوت اور اعتبار میں محتاج وجود مطلق ہوا۔ دوسرے  
 دلیل اس پر کہ ممکن موجود اصلی نہیں یہ ہے کہ وجود حقیقی ممکن میں ممکن کا منشا ہونا  
 عین حقیقت یا منضم یا منترع اگر عین حقیقت ہو پس وجود اس کی ذات ٹھہرے پس  
 بالضرور وہ اولیٰ ہوا اور اولیٰ بالوجود وہی واجب ہے اور انضمام اور انتزاع بالبدارت  
 فرع ہیں ثبوت منضم الیہ و منترع عنہ کے پس بالضرور ممکن اعتبارات واقعہ وجود واجب  
 بنفسہ سے ٹھہرا اور وجود حقیقی اور کا منشا پس اسی مقام سے حصر ظاہر و باطن ہے  
 و ازجہ تو لو انتم وجہ اللہ و لیس کشلہ شی و واللہ علی کل شی مجیب۔ ظاہر و نہیں ہیں  
 کوئی تین مگر نسبتی مطلق جو تھا ہے یہ چار مگر وہ یا نچوان ہے نہ کم نہ زیادہ مگر وہ سیکے

ہا ہے اور جو واحد جمعی اور کثرت اور کثرت کے مشابہت کے خود ہی ہے وجود بالذات  
 و صفاتی جو کہ معانی اور کسی حین ذات بین دائم و قائم ہو کر بت عاقل  
 بیستہ سید علی ہمدانی کے چالیس مقام پر ایک بار غزین دعوت ہوئی اور  
 حجاز میں تشریف رکھتے رہے اور چالیس مقام پر مشتمل ہو کر دعوت تو نہیں جا کر چاہے  
 غزین کہیں جبریل کو دیکھو کہ خود اپنے مقام پر بہت دور وجود اور ہر انبیاء کے ہاں  
 مشتمل اور درجہ مشتمل کہ مل مثل تعین روح ناقص ہے کہ صاحب کمال کا خیال تو ہی  
 ایسا ہوتا ہے کہ مثل درجہ پر لیا ہے لیکن ہر کمال کا مثل ویسا پایا ہوا ہے  
 کا ہے اور خداوند کے مثل درجہ پر ہیں ایک عالمی عموم عالم میں دوسرے مخصوص  
 کو اپنی خصوصیت اعتباریہ کو درجہ پر ہے کہ خدا اسی خدا کہتا ہے اعتبار کا میں  
 کہتا ہے اور کیونکہ خدا ہے اور کا مقولہ ہوتا ہے ع میں لگویم انا الحق یا رب  
 اور یہ درجہ کمال ہے اور درجہ پر وہ مرتبہ ہے کہ خصوصیت اعتباریہ واقعہ اور اطلاق  
 مرتبہ کو دیکھ کر نظر خودی سے آپ کو عباد اور درجہ اطلاق سے حق جانتا ہے یہ دونوں  
 مرتبہ کا اشتنا ہوتا ہے انفرس مخلوق باخلاق خداوندی ہونا یہ کمال عبادت  
 یہ توحید کی صورت میں ممکن ہے خصوصیت مخلوق کو کہ نہیں جیسے انکار مسیح میں کہ  
 میں موجب ہے ہر گز۔ اور اس قدر بنا کر سے مجملہ اثبات حق اور توحید خدا اور اطلاق  
 ثابت دریافت ہو گیا۔ عام اسی کہ کوئی قایل کتب مقدسہ الہام کا مبرا نہ ہو  
 ہم الہام کا اثبات کرتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ عقل ہر ایک چیز میں متسلل نہیں کہ  
 سمجھ سکے۔ منطق اور کی مافوق ورنہ ان کے نتائج منافی نہ ہوتے جیسے امتناع ہم  
 قبلی زمانہ ہے تو زمانہ و دلیل تطبیق و جب و نہ اسی بدست عقل کا ٹکڑا  
 نہیں جو تخلیق کی شکر ہے کلام سبیل مدللہ میں ہے مثلاً یونانیوں کی حکمت جو  
 سب سے زیادہ سے اثبات آسمان کرتی ہے اور ان کی حرکت سے سکون میں ہوا کہ اگر

متحرک ہو جائی نسبت زمین کی حرکت سالانہ سے قطب جنوبی شمالی سے بحساب میل  
 فی ہفتادوے یورپی وی متر ایسی اثبات بہت سیلرو نکا کرتا ہے جیسے قبل  
 یورپین سے اہل اسلام کی کتابوں میں مثل انسان کامل وغیرہ میں و عدم روت  
 آسمان کو دلیل دیکھے ہم کی گردانتا ہے حالانکہ چاند ہی مجاہق میں محسوس نہیں  
 اوزین کی نسبت قطب کے نہ بدلنے سے ایک سخت امر کے التزام میں ہے کہ فاصلہ  
 کی نظر سے دریافت تفاوت نہیں ہوتا حالانکہ ستاروں کی مقدار تک اپنے خیال  
 و دینوں سے ثابت کرتا ہے چنانچہ چاند کے فاصلہ کو زمین سے دو لاکھ چالیس ہزار  
 میل کہتا ہے اور قطب کے تفاوت کو نہیں معلوم کر سکتا اور بہت کچھ مقدمہ ووری  
 چاند میں اہل اسلام کی کتابوں کے موافق ہے کیونکہ بلندی و مائی میل کی قریب پر  
 آدمی قطع کر سکتا ہے وہی پانسو سال کی راہ اہل اسلام میں چاند تک ہے اور یونہی  
 پانسو میل کا فاصلہ کہتا تھا۔ لیکن شبانہ روزی حرکت زمین پر نہ یونانی سے ابطال  
 کی دلیل جو شش بالشامی یورپی سے ڈھیلہ و تیر کی نسبت واقف نہیں یورپی  
 سے سو گتھمیدہ کے کوئی سکون کی ابطال پر برہان اس نظر سے الہام کی ضرورت  
 پڑی جبکہ ثبوت تواتر سے ہم تک پہنچا مثلاً یوشع اور حضور علیہ السلام نے سورج کو  
 لوٹا دیا اور پھر تواتر سے یوشع کی نسبت اور خبر صحیح سے سابق پیشین گوئی کے مطابق  
 حضور کی نسبت پہنچا پس اس سے واضح ہو گیا کہ حرکت زمین محض غلطی اور علیٰ مرتبہ  
 اور دلیل اور حضور علیہم السلام خبر تواتر کی رو سے جبکہ آسمان کو تشریف لیکے اور پھر  
 جانے پر حضور علیہ السلام نے وہ معنیات بلا تعلق بیان کئے کہ فلا ناقا فلاں مقام پر  
 محکم ملا تھا اور فلاں قافلہ پر کر رہا تھا اور فلاں ہ اور فلاں وقت فلاں قافلہ آویگا  
 ہر ج کی محکم تصدیق ہو گئی اور جو آسمان اس سے ہم کو ظاہر ہو گیا گو نہ وقت و قدر  
 الیہ سمی اور پس تصدیق کر شیخ نکرو اور نیزہ تصدیق ہر اور نہ نصار تصدیق حضور علیہ السلام

یہ ان کی جہالت ہے جو متواترات کے منکر ہوئے ہیں مثلاً وجود کہ متواتر ہے اور یہ  
 قول اہل اسلام کے کسی غیر اہل اسلام نے دیکھا نہیں ایسے متواترات کا انکار  
 کیا جاتا ہے پس خیر مقام پر بہت عقل و تجربہ اور حواس ہری و باطنی اور  
 دنیاوی و غیبی و عقل و تجربہ و نجوم و دل کافی نہیں مگر چار ضرورت الہام ہی  
 اہل عقل کو جیسے ایک تجربہ دوسرے پر دلیل نہیں نہ ایک کی روایت دوسرے کے  
 لیے نہ ہر بہت ایک کی دوسرے کو نہ دوسری نفس الہام ایک دوسرے کو مستند  
 نہیں ہو سکتا لیکن جیسی تواتر سے تجربہ و شہادہ و بدایت سند ہو سکتا ہے وہی  
 ثبوت الہام مشین گوئی کی تعلیق اور عجاز صاحب الہام یا پہلے پیشین گوئی کا  
 صاحب الہام کے ہونا کہ جیسے پہلے نے خبر دی تھی ویسے وہ ہوا یا خود ہوا  
 یا کیز گئے حالات یا مسلم الہام والا بالفعل دوسرے الہام والیکے تصدیق سے ہو سکتا  
 اور حقا و خاصا کہ صاحب الہام کی نسبت موجب تصدیق دوسرے کے نہیں لیکن  
 جسکی تصدیق کی نسبت بعض امور ہوں اور ایسی نسبت برابر فسق و فجور اور پیٹے  
 اور یہی ایسی خلاف تاریخ متواترہ اور غیرافیہ کے ساتھ ہونے جیسے اکثر منہور  
 پیشواؤں کا حال ہے وہ نرے سے ثابت ہی نہیں تواتر ان کی تصدیق کا بالافاق  
 ہے لیکن کچھ یہ ضرور نہیں کہ صاحب الہام ہر ایک بات کو مخصوصیت نشر و بناوی  
 جانتا ہی ہو بلکہ بڑا لکھا ہو کر پہلے کتاب پیشین گوئی نہ سمجھا ہو یا سمجھا ہوا ہو پہلے کتاب  
 کچھ چیز کا نہیں جیسے انیال تاریخ بربادی بیت المقدس فصل نہم اپنی کتاب میں  
 قیام سلطنت خداوندہ فصل ۱۲ و ۱۳ اپنی کتاب میں زمانہ ہر قتل میں بیان کر چکے ہیں  
 حکو باوجود پڑھنے کتاب انبال کے مسیح کو مطابق فصل ۱۴ مسمی کے خبر تک پہنچی  
 چہ جائیکہ غیب سے واقف ہوں پس یہود کا انکا پرمش عیا اور نہ کچھ صاحب الہام  
 مسخرہ دیکھا انکی بالخصوص بد وقت ضرورت جیسے مسیح کے یو دیو کو کہا کہ سر اٹھ اٹھ

نبی کے تنکو دو سرا معجزہ دکھایا تھا دیکھا پہر ہی انہوں نے نہ دیکھا نہ تو اترا ہے اونکے  
 پہنچا پس کیا حال ہے اوس عظیم الشان پیغمبر کا جسکی پیشین گوئی ان ہزاروں ہون  
 اور وہ بھی صحیح صحیح علی ہذا اوسکے اعجاز صمدی دیکھ چکے ہوں اور جیسے اوسکی  
 نسبت صمد ہزارا پیشین گوئی دوسرے انبیاء نے کی ہو وہ کامل ہو چکی ہوں اور  
 وقتی کی نسبت پہلے لائینیں اگر یہ فرماوے کہ میں اوس سے بشیر ہوں ماضی والو تنکو  
 اور نذیر ہوں سکرین کو کیا یہ انکار معجزہ ہے اور جبکہ اوسکے بعض امور نشانات  
 ہوں اور اوس سے وہ طلب کیے جاوین وہ اوسکے جواب میں فرماوے کہ میں اس  
 نہیں آیا کچھ جانے فردا اوسکی نسبت ہو سکتا ہے ہرگز نہیں مثلاً فصل ۲۱ شعیبا  
 میں جنگ بدر کی فتح بعد ایک سال ہجرت کے لکھی ہے جبکہ تمہ یعنی طیبہ مدینہ میں  
 ہجرت ہوا اوسکی نسبت قرآن مجید میں آیات مکہ میں بھی کہا جاتا ہے کہ میں اوسکو  
 بشارت دینی والا ہوں اہل اسلام کو درانیو الا ہوں کفار کو مطابق سورہ دم  
 کے او آخر کے اگر آجاتی یہ آیت پہلے تو کفار اہل کتاب کہتے کہ نہیں ہو تم مگر طار  
 کر نیوالے ہماری کتاب کو بیکو علی ہذا فصل ۲۲ شعیبا میں کوہ سلع سے جو مدینہ کا پہاڑ ہے  
 اہل مکہ کی بربادی لکھی ہے پہر کیسی اونکے لئے نہرین مکہ میں مطابق قول کفار  
 کے جو سورہ بنی اسرائیل میں منقول ہے جاری ہو جائیں اور کیسے اونکے لئے  
 پہاڑ عجائب البتہ اونکا اقراح پارہ آسمان کے لئے یہ صحیح تھا جو نسبت شوق  
 کے فصل منجوق میں اشارہ ہے وہ کیا گیا جیسے سورہ قمر میں ہے اور سورہ  
 صفات میں پہر اوسکو مکر لوٹا گیا ہے البتہ اسقدر ضرور ہے کہ پہلے کی پیشین  
 گوئی بھی مخالف نہ ہو مثلاً یہودیوں کی نسبت باوجود ہستی کے دلائل واضحہ کے مسیح کے  
 اور پرایمان لانا نہیں لکھا تھا اگر اکثر لیا تے مسیح موعود نہوتے ویسی غیر قورم  
 انکار جو زمانہ سلطنت خداوند میں لکھا ہے جس سے وہ براہ ہوں جیسے فصل

دانیال اور اکثر کتب مقدسہ میں ہے علیٰ چاہا جو جوہر جوہر کا انجی رستہ  
 علیہ السلام کے یہ بہت جایز ہے کیونکہ پہلے سے بیان ہو چکا ہے اس سرکار  
 سلام دلیل اریب فیائے قرآن و نبی اعظم کی صحیحین و در خیال کرین کرے  
 اس کثرت سے جو رنگ کی مثال زمین پر ہیں اور اس کمال مستی سے جو  
 مشاہدہ ہے کیسے اہل دوزخ ہو گئے کیونکہ یہی یا جوہر یا جوہر کی صفت کثرت  
 رنگ فصل بستم مکاشفات میں بعد ایک ہزار سال خداوند چار بار کے لکھی ہوئی  
 نے اور قرآن میں یحییٰ بن مثنیٰ سے ادنیٰ صفت کی طرف اشارہ ہوا اصل جب  
 کوئی تعلق باخلاق خداوندی ہو یعنی صاحب ادب کا کلام الہامی گناہ  
 کو ایک نام الہام عام غلطی کو ہی ہوتا ہے کہ غور و تقویٰ کو جانتا ہے اور انور  
 کو ہی جیسے کہی کو شہد کے لئے ہوتا ہے لیکن معتد بہ دینانین جو صاحب  
 دین کا ہے پس اگر وہ ایسے الہام کا دعویٰ کرے جو متعلق بہ تشریح مستقل ہو  
 او سکور رسول کہتے ہیں اور اگر امور آئندہ سے خبر دیوے و دینی بشرطیکہ ختم نبوت  
 تشریحی نہ ہو چکی ہو ورنہ وہی ولی ہے بشرطیکہ پر کسی رسول اپنے وقت کا ہو  
 اور الہام کی چند صورتیں معتد بہ ہیں ایک تو یہ کہ جو حالت ذکر اللہ سلسلہ الہام میں  
 فرماوے وہ الہام ہے اور اسکی صحت کی دلیل یہ ہے کہ صاحب الہام کو اپنی قوتیں  
 بڑا ذرا ہو جاوے اسکو ہند و تک جانتے ہیں لیکن یا جوہر یا جوہر اور انکے پیروں کو  
 اس سے انکار ہے حالانکہ دانیال کی کتاب کو پڑھتے ہیں اور انکی کتاب میں  
 ہے کہ بعض اوقات دانیال کی حالت ہوتی کہ مفصل انکے جذبہ ہو نیلے قریب  
 ہوتے ویسے ہمارے حضور علیہ السلام کی بہت اوقات حالت ہوتی جبکہ یا جوہر  
 یا جوہر مری سے تشبیہ دیتے ہیں حالانکہ مری والیکوہ قہم کہتے ہیں اور یہ حضور  
 علیہ السلام کو عقل و رنگا رہی دوسری حالت قناین جو فرماوے کا نام اسکا کلام



خدا کہلاوے اوسکی صفت فرد تنی و صفت عجز ہے کیونکہ وہ دراصل نیست اپنی کو  
 خوب جانتا ہے گو صورت محکومی میں جو اوسکو خداوند کی طرف سے ہو تو وہ خود کو  
 منظر حیم سمجھے جیسے مسیح کی نسبت آتا ہے اسی مقام سے آنا احمد بلا سیم اور آنا  
 عرب بلا علین بنظر اصل اپنی اسم کے ہے یا مثل ابراہیم حکیم خدا جہاد کرے  
 جیسے لوط کو چھڑانیکے لیے گئے یا موسیٰ و یوشع و گدعون و شمرون و داود و  
 سلیمان کی طرح ملک کیوں خرچ کا نہیں لیکن صلی عہدیت سے اکثر اوسکو دھوکے  
 ہوا سیکا نام نزول روح القدس و روح میں آجانا کہتے ہیں۔ یا خواتین بیدار کیون  
 فرشتہ یا نبی او میں متشکل ہو جاوے یا عالم مثال او میں کھلیا وے یا عالم ارواح  
 اس پر روشن ہو جاوے یا ارو میں ایسی لطافت اپنے صل وجود کی طرف پیدا ہو  
 جیسے سرائ اپنی حقیقت کا عالم میں جانے کہ دم بہر میں خیال کی طرح سے  
 فی الواقع سیر عالم کلی کر لے اور جسم او کا صفت روح پیدا کر لے ملا گوید  
 بفلک و رشید سرمد گوید فلک و احمد رشید یہی مقام معراج ہے جیسا جب کوئی  
 حاصل ہو یہ صل فائدہ تخلق باخلاق ہے وہ وحدۃ الوجود کی نظر سے ممکن ہے  
 سے مسیح کا قول ہے کہ اگر میرے سے کام کرو فرزند خدا کہلاو گے یعنی تخلق  
 باخلاق البہ اور اگر خداوند کو موجود خاص مانتے ہیں وہ محتاج وجود پسندہ ممکن  
 پہر او میں ہی تملیت متصور نہیں ہو سکتی کہ ابن کو قائم شخص کہیں اور خدا کو بھی  
 شخص اور روح القدس کو تیسرا شخص اور پہر ابن کو مسیح بن مریم کیونکہ اگر بنظر  
 جسمیت کہیں یا بنظر مجموع وہ دونوں حادث ہیں اور اگر متشکل روحی کہے وہ  
 بقول خود مسیح میں تصور نہیں اور نہ بنظر شخصیت تینوں ایک اور قدیم بالزمانہ  
 ہو سکتی اور بنظر روح بہت سے حادث ذاتی قدیم بالزمانہ و نامہ اول تین حکیم  
 یوحنا کا جو قول ہے ایک کا حاصل طریق وحدت الوجود سے یہ ہے کہ جیسے انسان

ستر اللہ جن روح و خون جسم نکلا ایک ہو گیا ہے کہ میں یعنی خاہم میں شایع  
 دلیہ کہان یعنی حقیقت میں کجیات ہستی میں نام سے مشہور ہے یعنی اللہ جن  
 جسم اس لیے کہ ذات محبت میں عقل حیران ہے نظر زبان او سکون مستحق اہل  
 کہتے ہیں کہ حقیقت اس کی ممکن الہ یافتہ نہیں جیسے اہل اسلام و فرقہ صاحبین  
 ابراہیمی سے اندر کر کے اتر میں یہی کہ قول ہے او سکون قدم مراتب کے بجائے  
 مراد لفظ باپتہ تعبیر ہے اور میں بیدار لے برہاسے تعبیر کرتے ہیں۔ بہت  
 آسانی کتاب میں کہتے جو تودہ و اسیات میں فقط نقل اقوال و مبالغہ ہی  
 منظور ہے۔ گو ظہور کا ل سے آدم میں جو ابراہیم میں آدم کو برہاتین و دیگر  
 کہتے ہیں جسکی سیلی سے ایک عورت جدم کو نکلتا بتلاتے ہیں و فارسی لوگوں کی  
 میں اور میکا نام خداوند ہے۔ پہر عقل او سکون بقید و جذبات کے وجود مطلق خالص  
 کرتی ہے جسکو قید و مطلق مانع نہیں بلکہ مضیق عام اسی سے وہ جن میں ہوا جو حقیقت  
 رحمتہ لعلین اہل سلام کہتے ہیں وہ نظر اسی حقیقت کے صاحبین فرقہ ابراہیمی  
 لیکر منور اتر میں بیدار میں محمد و احمد کے تعبیر کرتے ہیں گو او سکون روح پاک جیسے  
 کہ کسی وجہ سے دراصل اسکی خصوصیت نہیں روح القدس سے تعبیر ہے اور نظر  
 ستر و طبع پر پڑے جانے بجائے سے جیسے غنیہ الطالبین میں ہے کسی قرات میں  
 مراد ماہی تعبیر ہے اور نظر پرورش عامہ میں بیدار لے لہن کہتے ہیں اور جبر  
 حقیقت متشکل ہو رہی وجود مطلق بقید کو جانے اور او میں فانی ہوا و رقام  
 ولایت اور بالانوت والا ہو۔ اور ساتیر فارسیوں میں بخشایشگر سے اور لبر  
 رحمتہ عامہ کے جامع جمیع صفات جو موجب ایجاد ہے مقصور و مہر جرم ہے  
 جسکو انجیل میں مرادف میٹی سے تعبیر ہے کیونکہ یہ مرتبہ بعد مرتبہ ذات و الہام  
 رحمن کے ہے پس مبالغہ میں کچھ حرج نہیں اس مرتبہ کو تین بیدار و غنیہ لہن

یعنی مہا ایسر کو خصوصیت شخصی سے نہیں جیسے بعد کو مہادیو بن سیا تو کے کو حال  
 کے منہود کہتے ہیں اور اسکو دس تیرین مہر ان سے تعبیر کرتا ہے اور وجود ازل سے  
 ابتدا تک ایک ہی ہے ہزار باجد صورتوں سے متمثل لیکن مرتبہ رحم میں نازل سہر  
 صفات کا لیمین اول ہی اول اوئین حیات سے جو اپنے اطلاق انبساطی سے  
 نبوت حقایق کا باعث وہی حقیقت کلام نفسی ہے و قل لو کان الجود والکلمات  
 ربی۔ اسکی صفت اوسکے بعد صفت علم ہے کیونکہ صانع معلوم نہیں ہو سکتا اوسکی  
 بعد قدرت ہے اوسکے بعد ارادہ اوسکے بعد سمع کلام استعدادی اعیان اوسکے بعد  
 صفت کلام ہے کہ عبارت اول اعیان سے ہے جو تلبیس یا حکام میں بعد کو حسب علم  
 رویت اعیان یہی حقیقت بسم اللہ الرحمن الرحیم ہے اوسی مقام سے لا الہ الاہ  
 کیونکہ من الشیفلک عن ربک جو صفا اور ہر قسم ذریعہ موجود ہی نہیں و موجود و  
 صورت پر وہی وجود مطلق پس نہوا کوئی موجود جو عقل فرض کرے یا خیال کرے  
 اور دیکھی و سنے ہوا وجود ہی مطلق خدا کے یہی حقیقت دہر ہے نہ بعضی زمانہ جو  
 مقدار موسمی دراصل ہے اس حقیقت کو نصاری کا فہم نہیں جو کلام یوحنا کو بغیر  
 سمجھے قابل تثلیث ہو گئے اور امر شبہ یہ ہوا کہ خداوند ہر ایک ممکنات کی صورت  
 پر جامع جمیع اسماء سے ہے لیکن جس میں اوسکا ظہور بوجہ کامل ہے وہ اسم اوسکی  
 حقیقت اور زمانہ میں عالم کی تفصیل یوں ہوئی جیسے کلام وحی اور الہام سے  
 ثابت ہے کہ اول ہی منظر اسم خداوند وہ امر اللہ جو روح عظیم کر کے ہے ہوا جسے  
 منظر رحمن روح عظیم الشان نے ظہور کیا اور اس سے پیچھے منظر اسم رحیم صفت  
 مثل روح سیح اور خضر جسے حیات دراز پائی اور صفت علم سے مثل روح آدم  
 علم آدم الاسرار ہوا اور صفت قدرت سے مثل روح نوح جس سے تمام عالم متفرق ہوا  
 اور صفت ارادہ سے مثل روح ابراہیم جس سے خلیل ہوئے اور سمع سے مثل روح حزقیا

جس میں ایک اتودہ کے معنی ہندوؤں کے نزدیک دیا اور صفت کلام سے مثل روح  
 نرسی پر طرح طرح کے عجائبات کے ظہور کے باعث جوئے اور صفت اخرویت سے  
 جو عامل سیکو ہے وہی مظہر حق ختم المرسلین علیہ السلام ہو کر دائرہ کے شروع ہوا  
 تھے ذیہ ختم ہی آپ پر ہوا پس اس کے بعد تمام ارواح خاص خاص اسم کے مشابہت  
 اور جیسے اسامیہ بین ائمین پس کے مشابہت ارواح ہوئے اور پینے مکمل غیب سے  
 اسی طریق سے بہت سی ارواح بدستور درجہ مثال میں آئیں اور بہت سی نہیں  
 طریق سے عالم مثال بہت سی عالم روشنی عالم اجسام میں آئیں اور بہت سی نہیں  
 پس دل ہی دل میں عالمی ظلال و مویہ میں روح عظیم متجلی ہوا اور مظہر ختم  
 اللہ ہوا اور اس کے بعد روح مقدس نبوی کے محاذی میں مادہ عالم ساجد  
 پانی سے قیصر کرتے ہیں ظاہر ہوا اور اس سے درجہ بدرجہ انبیا کے لیے مظاہر  
 میں آئے اور عالم اجسام عرصہ چار روز میں تمام ہوا کہ عبارت چہ زمانہ سے  
 ہے اور عام فہم کے لیے ایسے کو کہی رب جیسے و باور رب و الملائکہ صفا صفا  
 اور کہی روح ہے جیسا یوم یقوم الروح و الملائکہ فرمایا کہ استعد و تصدیق سے  
 عام نجات و نوح سے باورین اور نعم حنت میں داخل ہو جاوین کہو کیا ایسی  
 عظیم نے عرصہ چھ روز میں ایک کم لاکھ آدمیوں کے دودہ بنائے اور بخار  
 بالآخر ساتویں روز آدم صغی اللہ کو بنایا اور آدمین نور محمدی کو کہا جو دراصل  
 اول مظہر روح عظیم کے ہیں اس نظر سے تمامی کتب مقدسہ میں خداوند کر کے  
 موصوف ہیں وہ یہی وجہ تھی جو آدم کی کل مخلوقات تابع ہوئی وہی حقیقت  
 سجدہ ہے لیکن شیطان نے جبکہ اعداد قوت و ہمہ پر ہے اور موجب اشتباہ  
 و تلبیس ہے یہ بچانا اور اس کے پیروں اور آدم کو بچایا اور ہوا وہ جو ہوا اور  
 اشتباہ سے آدم کی اولاد سے تمام مخلوقات متعبد ہوا کہو ہمیں وہ قوت و بہت

ظہور کہاں بچوایا اس نظر سے آدم کے مقام کی طرف تو سجدہ بدستور جاری کیا اور  
 خود حضور علیہ السلام تک سجدہ کی مخالفت ہو گئی تاکہ ما فہم در طہ صلا لت بین  
 اور روح عظم منظر اللہ جسے چہ روز میں عالم بنائے وہی بنظر حقیقت معبود و معبود  
 رہا بخلاف مسیحیوں کے چونکہ منظر اول اسم رحیم بنظر صفت جناب چہ اس نظر  
 سے اوپر اشتباہ ڈالا کہ وہی ابن اللہ ہے اور بے شبہ وہ جو بخلیون میں ہے  
 وہ بطور تشابہ کے صحیح ہے کہ باپ یعنی خدا کے قدیم اور روح الحق یعنی رحمن قدیم  
 اور ابن یعنی رحیم قدیم اور تین نام اور ایک ذات ہے اور بیشک حقیقت حضور اور  
 مسیح وہی رحیم بصفت حیات لیکن در حقیقت محصور با بن مریم نہیں جیسے مسیح  
 کہتے ہیں غور کرو خضر ملک صلیق سالم کو کہ وہ بلا پردہ و پردہ پیدا ہوئی نہیں اور  
 مسیح ان کے قدم بقدم کچھ اونسے بڑھ کر نامہ عبرانیوں میں مسیح کا مرتبہ نہیں لکھا  
 بلکہ مسیح کو ان کے طریق پر لکھا ہے اور انکی دعا کے ایک اثر اور آدم و نوح و  
 ابراہیم و موسیٰ و حوٹیل وغیرہ بھی مظاہر اسی رحیم کے ہیں گو بصفت علم و قدرت  
 و ارادہ و کلام و سمع کے سہی پس نصاریٰ اس حقیقت روح عظم سے ناواقف  
 کہ اس کے منظر کے ایک منظر کو خداوند کا خاص منظر سمجھ گئے حالانکہ کتاب شفا  
 میں ہے کہ جبکہ یوحنا نے فرشتہ کو سجدہ کیا اسنے کہا خبر دار مجھ کو سجدہ مست کراؤ  
 مسیح جو ہے وہ ایک امانت دار روح ہے اور تو خدا کو ہی سجدہ کر اور کونسی  
 گمراہی زیادہ نادانی سے ہوگی اور ستر ہی حقایق میں کفر سے معبر ہے اگر کہیں  
 کہ مسیح نے ایک مردہ کو زندہ کیا کہا جاوے کہ حوٹیل نے ایک انبوه کو زندہ کیا  
 اور نہ نوح مثال انکی قدرت ظاہر موسیٰ و کر کلام باعتبار حقیقت کے کیجیے حقیقت  
 آپ کی رحیم بصفت حیات کے عبارت مرتبہ اعیان کلام سے ہے اور اسی سے  
 انجیل یوحنا میں کلام سے تعبیر ہے وہی کلام و سرور کی نسبت ہوگا بحاصل قرآن

میں آئیادیکہ قول کی ہے کہ ابن کو ایک شخص سید بن مریم میں مفسر قرار دیتا  
 ہیں اس میں بعض چاہتے ہیں انہوں نے قائل ذات حیات علم لکھ کر حکم کو مفسر شخص  
 علی بن مریم میں کرین بالیہ جابل باب ۴۰ میں سے اندر مریم کی سید چاہتے ہیں  
 اور بالیہ جابل خدا وہی علی بن کو ہے محمد بن ان نینون تو لو کی قرآن میں  
 فرد بوجہ کامل ہے اور بعض زائد دون نے ہر خیر ہر ہر کے مگر کچھ جواب پیش  
 ہ جلیل سے نصاریٰ کا قول ہے کہ اسکا کہ مضمون ابن مسعود سید ابن مریم کو  
 رہے مگر حقیقت یسا ہے حضرت سید سے ہر ہر میں خصوصیت سچی بات ہے  
 جاتی ہے اور موسیٰ اور آدم اور خلیل علیہم السلام مظاہر حیم مرتبہ ابن کے وہ سید  
 صفا سے میں پس اس ہر ہی تقریر سے خداوند کا کلام کرنا اور اسکی رویت  
 واضح ہو گئی کہ ایک کلام ہے کلام نفسی وہ عبارت حقائق داعیان سے ہے  
 کہ وہ اصل و شے واحد یعنی خداوند قابل ہزار مایہ شیونون کے ہے اور انبیا  
 کلام کرنا وہی بکلمہ غلظہ انان روح عظم سے متصور ویسی رویت اس کے ایات  
 مظاہر میں ہی جیسے حضرت صدیق کا قول ہے نہیں دیکھی یعنی کوئی چیز مگر یہ  
 خداوند یعنی وجود مطلق کو میں نے دیکھا اور حضرت فاروق کا قول ہے کہ نہیں دیکھی  
 میں نے کوئی چیز مگر بعد اس کے خداوند کو دیکھا اور ذوالنورین کا قول ہے کہ  
 نہیں دیکھی میں نے کوئی چیز مگر اس میں خداوند یعنی وجود مطلق کو دیکھا اور  
 مرتضیٰ کا قول ہے کہ نہیں دیکھی میں نے کوئی چیز مگر ساتھ اس کے خداوند  
 دیکھا اور ایک رویت ہے جسکو موسیٰ برداشت کر کے وہ رویت اسکی روح عظم  
 کے ہوتے ہے جسکو شب معراج میں حضور علیہ السلام نے دیکھا کہ وہ اس کے عظم  
 میں دوسرے کو اس عالم میں یہ ثبوت کہاں ہی رفتی ایک حضور علیہ السلام اور جلیل  
 و جانتہ الوجود کی تحقیق میں تکاف و عباد عالم کو تشل حق ہے سچے اس کے ہے

کسایت کرتا ہے کہ یہ مخلوق کہاں سے آئی یا نیست محض سے نیست محض پر حکم درست نہیں  
 یہاں سے ہی قازورات پیدا کیے یا کسی دوسرے نے اور اہل منت دوسرے خالق کا  
 اقرار نہیں کر سکتا اور نہ کسی مخلوق کو بغیر علم خالق کے کہہ سکتا ہے پس بالضرور بارود  
 اور علم پیدا کیا اور سیکو ہم مثل حق کہتے ہیں جسکو منکرین وحدت الوجود و صوفیہ مخلوق  
 کہتے ہیں۔ اسکے بعد پانچویں سوالوں کا جواب دریافت کرنا چاہیے کہ اثبات حق و توحید کو  
 دھڑا بدین ثلثت والہام ربانی کی شناخت دریافت ہو۔ اور پانچویں سوال کا جواب  
 یہ ہے کہ جبکہ الہامی کلام میں دوسرے امور عجائبات اور عین امتیاز یون ہو سکتا ہے کہ  
 جو نسخہ صحیحہ یا سند سے مقابلہ کیا جاوے اور اسکے معقودہ ہونے کی صورت پر دوسرے  
 الہامی یا سند سے جہاں تک مل سکے یا تاریخ متواترہ کے موافق کیا جاوے مثلاً سنین  
 زمان آدم سے زمانہ حضور علیہ السلام تک سات ہزار کامل مطابق حدیث کے ہیں  
 وہی سنین توریت یونانیہ اور سکو مطابق ہیں وہی نامہ عبرانیونین ساتویں روز کے آرام  
 سے اشارہ ساتویں ہزار کے ظہور سے ہے علی ہذا وہ مضمون توریت و انجیل مجروحہ کے  
 جو جو مطابق قرآن مجید و حدیث کو ہیں انکی ہمکوت تسلیم ہے علی ہذا تاریخ متواترہ سے  
 جو مطابق ہے مثلاً تاریخ متواترہ یونانیون سے ظاہر ہے کہ مسیح سے ۲۲۳ قبل مسیح  
 دارا یوس بن احویروس بادشاہ ہوا اور اسکے دوسرے سال تک فرمان تعمیری بیت المقدس  
 صادر نہ ہوا تھا اور ۲۲۳ قبل میں فرمان تعمیری بیت المقدس صادر ہوا پس در ۲۵  
 دانیال میں صدور فرمان سے ساٹھ ہفتی جسکے چار سو بیس ہوتے ہیں زمانہ ولادت  
 مسیح تک صحیح ہیں اور سات ہفتی اور دو ہفتے اوسہیں محض غلط ہیں علی ہذا ولادت مسیح  
 سے انتہر سال بعد بادشاہین بادشاہ آیا اور سکی نسبت در ۲۵ میں ترجمہ عبریہ میں  
 لکھ دیا جکا ترجمہ یہ ہے کہ انتہر ہفتے پہنچے مسیح قتل کیا جاوے گا اور سردار دیگا جاکا  
 جاکا تہا جکا ترجمہ یہ ہے کہ انتہر روز مسیح کی ولادت کا بعد سردار جی بادشاہین

اور جس مقام پر کہ نہ تاج فنی ہو نہ صوفی نسخہ نہ پیش گوئی کی تعلیق و افکار اس سنی و اہل  
دین پر کتاب عزیز کی فصل کے آدھوں کی تعداد اور فیصل کتاب نمبر ایک تہ اوپر نہیں  
نہ جس سے اوپر جو کی زیادہ تعلی اور کی اصل کی تعلیق سے منع ہو سکتی ہے نہ کہ قریب  
سی بنفسیہ کہ ہم ہے مثلاً اور میں ایک نام میری روئے پر مالی نسخہ میں مثلاً لکھا ہے کہ یہ  
یعنی میں نے آرام میں ایسے ترجمہ اگر تیری میں ہے دوسرے ترجمہ میں جو شیعہ یا  
یہ جو شیعہ کہ وہ آثار نجات انظر عند علیہ السلام کی نسبت جو آرام کہ ہے ضائع کریں  
ابنا سے کہ نجات و نہ و ہزار ہفتہ یعنی حضور علیہ السلام کی کتب مقدسہ سے جس  
بہم پہنچے ہیں منسطور پر حال کس قدر بعض دوسرے ضروری بات کے ساتھ جو مناسب  
وقت سے درج کریں فقط تمام ہوا مقدمہ کتاب القاب کتاب

## آغاز مہول شریف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مراتب حمد ہے بہستی مطلق کو مخصوص جس کے کل موجودات محتاج ہیں اور محتاج الیہ کلام  
وہی واجب الوجود و عالم تہامی اور سک منظر اور وہی سبب بنظر اہل الہی چیز جو وہی سبب  
نہ ہو بنظر اہل ہرست کہ وہ وجود و مشاق ہے اور فہم ہے کہ انہی جسکی جسے ہو سکی نہ مثل ہے  
نہ سبب فرد صی ہے نہ مال نہ ولد نہ وجود و مطلق حقیقی نہ ہو اور جس کوئی منہ ہوا اہل  
راہلی تا کہ نہ اسکی دریافت ہو سکے نظر بران وہی باطن اور عیسے بنظر انومیت کہ  
مستحق الہ سے وہی بنظر حیرت شفق و کہ سے پہچان اور سکے صرف اسماء حسنی اور  
صفات اسی سے ہے پس اول ہی اول و سین قابلیت یا وہ مقدر اسی نظر سے  
اور نہ کو دشمن بنشائش گر کہتے ہیں جوام الاسماء سے اور سکے لوی عقل اپنے لوی اذنین  
اور سکے کسب حیرت جانتے ہیں اور اس درجہ میں صفات بنظر انالیہ سے تعین و شرف

اسرار و حیرت میری ہر حال کی اور نہ کہ اسرار و حیرت میری ہر حال کی اور نہ کہ اسرار و حیرت میری ہر حال کی  
اسرار و حیرت میری ہر حال کی اور نہ کہ اسرار و حیرت میری ہر حال کی اور نہ کہ اسرار و حیرت میری ہر حال کی



وہ منجسہ خود حیات و علم و قدرت و ارادہ و کلام و بصیرت حقیقی ہے اوسکو بطور زراعت و  
 احتیاج نہیں پس بن اسماء و صفات بے انتہا سے خزانہ مخفی ہے کمالات مستطین  
 والا اظہار ہے نہ نیکو و نیکو بتو ہی نیکو و نیکو چور بند ہی سر از روزن برآورد  
 میں خود بخود اوسنے چاہا کہ کمالات خفیفہ ظاہر مومن تاکہ اوسکی ربوبیت کا اظہار  
 اور اول بلا ابتداء سے جیسے متصف ہے ویسے آخر بلا انتہا سے موصوف بنے مگر  
 نہ کجا غیر کو غیر کو نقش غیر نہیں کسکا آخر ہوا اور کسپر رحمت کرے ناچار خود بخود  
 اپنی ذات میں قائم و دائم رہ کر منظر اسم اللہ عقل اول سے متشکل ہوا جیسے اول  
 ماخلق اللہ عقل اور حدیث میں ہے اوسکو روح عظیم کہتے ہیں اور یہی نور محمدی  
 جو مراد اول ماخلق اللہ نور ہی سے ہے اور پوشیدہ نہیں کہ جیسے وجود مطلق ہوا  
 و آرام سے عرش پر مبرا ہے ویسے اوسکا منظر اول روح ہی تجرے سے پاک اور با  
 چہارم وغیرہ مکاشفات یوحنا میں خداوند کو تخت نشین لکھا ہے جسکے تخت کو چار  
 جاندار اجل اور سلطنت زمینی اوسکی مع سلطنت چار جانداروں کے بعد مسیح کے مصرع جیسے  
 ہضم و دو دانیال میں خدا کی سلطنت کا قیام بعد سلطنت نخت نصری فارسین  
 کیا نہ و سکندریہ و رومیہ و روس سلطنتوں برباد کنندہ روم کی لکھی ہے اور خدا  
 سلطنتیں شروع شدہ مسیحی سے ہوئیں اور اللہ میں تمام ہوئیں اور لکھا ہے کہ  
 سلطنت خدا سے کیا رہوین سلطنت یعنی برقی برباد ہوگی اور احادیث میں  
 یہ بھی مصرع کہ قیامت کو تخت پر خداوند جلود گر ہوگا لیل سکی تحقیق یہ ہے کہ اول  
 اول خداوند وجود مطلق بصورت روح عظیم صفت الوہیت سے متشکل ہوا اور روح  
 عظیم سے بصورت روح عظیم ان محمدی منظر اسم جنات ام الاسما متشکل ہوا اور  
 منظر سے بعد کو بصورت مثل روح مسیح منظر جم صفت حیات سے متشکل ہوا اور  
 صفت حیات کے بعد کو صفت علم سے بصورت مثل روح آدم و نیت وغیرہ و

عالم سے تعبیر مت مثل روح سرشتی و صفت اولاد سے بصورت مثل روح خلیل و علی بنی  
 ہا و الہی ہر ایک منظر ہمارا خداوند و جو مطلق ہوتا گیا اور تمام عالم ارواح خداوند  
 بنا ہر کیا اور جیسے عالم ارواح حسب سمار پیدا ہوا ویسے عالم مثال حسب ارواح  
 پیدا ہوا لیکن عالم ارواح عالی آسمان مثال و عالم مثال سا فل زمین کے طور پر وہ  
 روشنی جو عالم اجسام میں ہے کہ حواس ہر ہری سے محسوس ہے نہ کہ ہا ہا ہیں جبکہ  
 قفاقت سے اجسام کو درمی میں اول ہی اول عالم یعنی خدا و مومہ می میں ستر ہزار  
 درجہ سے متشکل ہوا اور ایک جہر ہر سے ہوا و آب منظر روح محمدی بنایا اور سکوا و  
 عالم کیا یہی حقیقت پانی کی ہے جو عرش سے پہلے اودہ تھا پس اس کے جوہرانی  
 سے جو ستارہ و کوکبہ ہی مثال کیے منظر روح محمدی کو خاص بطور شہر کے کیا اور  
 بعد کو اس سے ارواح انبیاء کے لئے مظاہر بنائے اور ملائکہ کو زمین حسب جاتا  
 بنایا گیا اور دوسرے حصہ بلا سے اس کے عرش عظیم بنایا اور منظر ہر روح  
 کو ہر ہی روشن تاریکی مانند اپنے عرش کے رکھا اور مظاہر ارواح مقدسہ اور منظر  
 کو نبی کیا کہ منہر دوسرے انبیاء واقف اپنی نبوت سے تھے اور حامل اوس عرش کے چار  
 ملائکہ کئی ایک نام شیر پر ہے دوسرے ایک بکر یعنی بچہ ہری پر تیسرے ایک انسان یعنی تیلی  
 چوتھی کا عقاب پر اور حصہ منشی بقیہ اوس ملائکہ یعنی اودہ سے لوح و قلم کیے اور ان کو  
 نیچے آٹھ جنین بنائیں یہ عالم روشنی عالم اجسام نوری ایک عرصہ میں ہوا جبکہ  
 ایک رات دن کر کے تیسرے میں کیونکہ رات ایک شہر پہر کی مرقی ہے ایک  
 تین سو پچیس گھنٹہ روز نہ کو رکھا ہوا ہے کچھ گھنٹے زیادہ جیسے فصل نیم وانیال میں ہے  
 ایک روز ہر تیس ہزار سال کا جیسے اسے بطور قرآن مجید میں ہے اور ایک گھنٹہ  
 سبب یہ ایزہ کے پورے دور سے ہے اور ہر ایک دور سات سات ہزار برس ہے  
 مقرر ہے اس نظر سے پچاس ہزار برس قمری کا دور روز ہر ایک سال حرکت یزید نکات

ہستم سے پیدا ہوتا ہے جو چوبیس ہزار برس میں پوری ہوئی اسے علیٰ ہذا ایک سال روز شمار ہوا  
 جس میں عالم روشنی ظاہر ہوا اور دہ بقیہ مادہ سفلی سے عالم طبائع عالم خاص کر اوجہ صبیحہ  
 ملا اعلیٰ میں روح عظم بصفہ مادی تخت نشین ہے ویسے سفلی سا فلین کے لیے غازیل  
 بصفہ مفضل مقرر ہوا تاکہ حکمت اسم مادی کی جیسے روح عظم ملا اعلیٰ سے ظاہر ہے  
 ویسے حکمت اسم مفضل کے غازیل سے ظاہر ہوا اور یہ عالم از گمش کا محل بنے کہ عبارت  
 ظہور اسرار تحقیق سے ہے پس وہ مذکورہ سے دوسرے روز عالم خاص جو زمین متعبر ہے  
 بنایا اور تیسرے روز گہاس و دخت دانہ و پہل دار اسمین اشارہ تمیزی ہے کہ روز  
 ولادت باسعادت جس سے سرسبزی نیکو کاروں کی متصور ہو وہ روز پیر ہو گا اور چوتھے  
 میں بخان غاصر سے روا کر یعنی ثابتات آسمانیات و اقناب ماہتاب ستارہ وغیرہ  
 اور پانچویں میں ہنگ آبی جانور و ہوائی مرغ اور چھٹی میں دو آب و حشرات و بقیہ  
 جاندار جن وغیرہ و آدم اقل کو اسی روز کے آخر میں بنایا اور فاکر ڈالا بلکہ حدیث  
 کی رو سے ایک کم لاکہہ آدمی کے دور کیے اور فاکر ڈالے اور جبکہ گہاس و دخت کا  
 پتہ نہ تھا وہ چوتیسرے روز پیدا ہوئے تھے خدا نے چاہا کہ جیسے روح عظم عالم نوری  
 عرشی میں سر ہزار وجہ سے متمثل ہے عالم خاکی میں وہ روح عظم اوس روح محمدی  
 عظیم الشان سے متمثل ہو پس ملا سفلی کو جو اس روز سے نشا نہتے وہ عبارت جاندار و  
 روح نشے ہے اور پہلے آدمی کو نیز می سے یہ ملا سفلی واقف تھے خداوند نے فرمایا  
 کہ آدم کو میں اپنی صورت پر بنانا چاہتا ہوں یعنی خلیفہ کرنا چاہتا ہوں بنظر عادم علیہ  
 منقوض ہوئے کہ آیا تو خونی کو پیدا کرنا چاہتا ہے حکم ہوا کہ تم نہیں جانتے جو میں  
 ہوں پس آسمان و زمین و پہاڑ و تیر غرض جو طبائع دار ہیں امانت جلوہ محمدی کی بردار  
 کیے پیش کیا لیکن جاوید نبات کی سی صفت نمونہ میں اور نباتات میں حیوان کی سی  
 جاندار کی سی ظاہر کہاں ہے اور حیوان میں جس سے مراد جاندار ہے جن ہوا و دوسری چیز

انسان کی سی دیاکت کہ ان سے سب سے اعلیٰ کیا جا چکا حقیقت ہستیانی چونکہ جامع ہستی  
 و دنیا کشی سے خود پر ظالم و خودی و راستی سے جاہل قرار کر پیش ہے آسمان پر  
 نہ انت کشیدہ تر عہد خال بنام سن دیوانہ زندہ پس آدم صغی اللہ کو متب علیہ  
 ہماری کے لیے پیدا کیا یہ روز ساقوان ہوا اور میں شاد رہے حساب بتا دہم نامہ جبر کو  
 اور با کہ مزہ و شہم میں جلوہ خاص لم غسری میں ہوگا موزی و س نامہ کے جو عرش  
 خاں بر روح غم سے ہے تاکہ خلیفہ کہلا دے کہ یاد بیا بیا بدوش کے مالموں کے مقابل  
 جیاد بیا ہو گئے اور ستر نزار و ج روح غم کے موزی ستر نزار و مسلمان ایسے ہو گئے  
 کہ دنیا کو انیر غلبہ و رشک آئیے اور یہ ستر بہا بہا بہا بین ایک رسم مقرر ہے کہ  
 مظہر میں جس مسنت کا ظہور غالب رہی اوسکی حقیقت و نور مثل مسج میں مسنت  
 اور آدم میں مسنت علم علیٰ بذو جامع جمیع اسرار و صفات چونکہ حضور علیہ السلام موزی  
 اوس اعظم انسان ظف اعظم کے میں اس نظر سے با حیا ہم مکاشفات میں بغیر حشر  
 تہ یہ کہ حضور علیہ السلام کو خداوند پاریا کی سلطنت زمینی کو اوس کے باب تخیم میں  
 سلطنت خدا کہا جو خداوند کا پندہ دفاعی ارض ہے ویسے فصل دوم از نیال میر  
 حضور علیہ السلام صاحب رب سے قدیم اوسی حقیقت کی نظر سے موصوف علی ہذا  
 فصل سوم سفر شتی موسیٰ و فصل حقوق نبی میں مراد خداوند سے جو کہ سینا  
 کو میں ظہور کرے جو مالک صفا سے ہے و فاران یعنی صحابہ مدینہ میں جلوہ گر ہوا و سید  
 ماکا بصری غیرہ کو تشریف لیا و سے حضور علیہ السلام بنظر اپنی حقیقت کے میں علی  
 کتاب برینہ اوند سے مراد جس جس مقام پر حضور علیہ السلام کی تشریف آمدی کا ذکر  
 وہ بنظر اسی حقیقت کے ہے جیسے فصل آسم شیا و در وغیرہ میں خداوند کے مشفق  
 حضور علیہ السلام کو کیا ہے پس بنظر حقیقت ان وصاف کے ساتھ اتقاف منظر اوند  
 پنجمی و نبی قیدار ہونے حضور علیہ السلام کو نہایت حق تعالیٰ کے دیکھنے منظر اوند کے

پس اس حقیقت کے احتمال سے ملائکہ غرضی ملائکہ کو جو سبع سموات تک پہنچ گئے ہوں  
 کہ سجدہ کرو اس میں اشارہ حضور علیہ السلام کی تہجیت کا ہوا پس سب نے سجدہ کیا لیکن  
 شیطان پر حقیقت نہ کہلی اور اس پر امر متنبہ ہو گیا کہ کیسی مخلوق و حقیقت خالق ہر عباد  
 کیا کہ اس کو سجدہ کرے اس نظر سے وہ ابلیس متقی ملبس مقلوب البعض لبس سے کہلایا  
 و مردود و بعد از رحمت شیطان ہوا اور خدا تعالیٰ نے فرمایا آیا تو نے تکبر کیا یا تو عالمین سے  
 ہوا اور اس نے جواب دانی کا دیا جو وجہ اشتباہ ظاہر سے پیدا ہوا تھا کہ اگ بالا ہے  
 خاک سے پہراؤ سنی دیکھا کہ آدم کو سجدہ کیا جاتا ہے اور اصل امر ظاہر ہوا عالم مخلوقات  
 و ملائکہ کی صورت و صورت کو مخلوقات ہی سجدہ کر ایا جن میں وہ عجبت کہاں اسکے دفع  
 کے لئے باب یوحنا میں مسیح نے خبر دی کہ شیطان محکوم احمد کا ہو گا جسکے معنی دوسرے  
 تسلی و ہندہ کے ہیں چنانچہ مفصل آتا ہے پس جو مطلق بے شبہ واجب الوجود و تجرید و محض  
 و ترقی سے پاک ہے لیکن منظر اکمل خداوند وہی روح عظیم متمثل عرش پر ہے اور  
 قیامت کو تخت پر بیٹھ کر عدالت کرے گا اور حضور علیہ السلام اسکے روبرو سجدہ و تضرع  
 سے کرے گا کیونکہ وہ حضور کے اصل و متصرف مطلق ہے ملائکہ روح کے روبرو صرف  
 باندہ ہے کھڑے ہونگے کلام نہ کر سکیں گے لیکن جبکہ اجازت جنس سے ہو چکی ہو گی  
 و الملک صفا صفا و آیت یوم یقوم الروح و الملک صفا صفا لا یتکلمون الا من اولی الامر  
 سے ظاہر ہے پس کلام اور کلام خدا ہے اور رویت اور رویت خدا اور وہی  
 طور پر موسیٰ کے لئے متجلی ہوا اسی کا نام امر الہی ہے جیسے آیت قل الروح من امر ربی  
 سے ظاہر ہے اور حضور علیہ السلام روح عظیم جامع صفات اول تمثل اسی امر الہی کے  
 میں اسی مقام سے قرآن میں فرمایا ہے و اوحینا الیک روحاً من ربنا یعنی اوتاری  
 تجھ پر روح عظیم اپنی امر سے بخلاف دوسری ارواح کے پس نظر عجبت  
 چونکہ کتب سابقہ میں نسبت حضور علیہ السلام کے فرمایا گیا تھا اور یہودی و مسیحی

اہل کہنے سنا تھا اور نظر شخصیت سے حضور علیہ السلام کو دیکھتے سنا اور باوجود  
 جانے سے کفار مکہ پر یہ امر نہ کہا جیسے شیطان پر حقیقت آدم نور محمدی نظر ان  
 سترض سچو کہ کیا ہو ہے اس سول کو کہ کہا ہے اور چلتا ہے بازار و زمین ہزار ہا  
 چند مقام پر قدم آدم و شیطان آذان میں سنا گیا تا اہل یاقوت اہل حقیقت  
 سمجھ جاویں اور مانت سمجھ کی اپنی ذات کے لیے بشخصہ اس جہ سے ہوئی تا  
 منظر شخصیت نہ پورجے لکین یہ شہاد عام مخلوق کو نہ واقع ہوا و دوسروں کی پرستش  
 نہ کر لے لکین تاکہ شیطان محکوم کمال وجہ ہو جاوے اور کعبہ خانہ خدا منظر اسی نور  
 نور سے ہوا تھا جو آدم کا تیل و ان بنایا گیا تھا اور منظر روح محمدی اور میں جو  
 وہ بدستور بنا را کیونکہ طرف کی کیا کوئی صورت بناوے الغرض آدم کو تنہائی کی  
 گھس نہ رہا نیز غالب کر کے اور سکی با میں پہلی چیر کر عورت کو اور سکی شکل پر  
 اور اور زوی حیات ہوئی سے اور کانا نام خواہا اور دونوں کو اجازت دی کہ جنت  
 عدن میں جو چاہیں کہا میں جسکی حد نیل سے جھون نکاسے اور او میں ذرات و  
 وجہ ہے اور وہ چار شہیمہ جنت مثل یعنی زمین کے میں لیکن قریب و دستاخت  
 یعنی شناخت مردی زنی سے مانعت ہوئی کہ ایک کو انکو رسے اور دوسرے کو انکو  
 بطور ادب تعبیر کرتے ہیں اور اصل اسکی وہ ہے جسکے قرعے بعد نکاح میں رہتا  
 ہوا اور انسان حریص ہے منع کی ہوئی چیز پر حکمت خدا نے یہ آفت کیا تاکہ اذن  
 و دونوں کو شوق پیدا ہوا و شیطان اس امر سے واقف تھا کہ بعد ہمتاں ایسے فعل کے  
 جریان نسل ہے آدم ہمیشہ زندہ رہیگا اس نظر سے قسم دلا کہ کہا کہ مانت کی وجہ  
 یہی ہے کہ تم ہمیشہ کو زہو اور میں تمکو نصیحت کرتا ہوں اور ان دونوں کو فریب یا زہر  
 شخصی سے دونوں نے اس روخت قرع کی پس فرادند تجلیات صہا و شہا و شہا و شہا  
 ہوا منظر حکمت اسبطو افرا جس سے کبر رہو گئے اسی مقام سے ہر کہ یہ سہت تبیین

بخلاف سارے حیوانات کے نکلح کی رسمیات سے در نہ نزارع عشقی سے عالم تباہ تو ہوا  
 اور خوا کو کہا کہ شیطان کی بات سننے سے تو دروزہ میں مبتلا ہوگی اور تیری اولاد  
 پاشنہ سانپ یعنی شیطان کا بیگا یعنی انبیاء منجملہ اوتکے مسلح دیکھ او ہٹا میں گے اور  
 تیری اولاد او سکا سر چلیگی یعنی حضور علیہ السلام کا شیطان محکوم ہوگا جیسے باب ۱۶  
 یوحنا میں ہے اور حضور علیہ السلام سے سچ کو بار در سلطنت ملیگی جیسے فصل ۱۶  
 فصل ۱۶ شمویل سے واضح ہے پس لہ عورت یعنی مسیح کا بھی محکوم ہو تو عجیب ہے اور  
 آدم کو حکم ہوا کہ تیرے سبب زمین لعنتی ہوئی اسمین اشارہ و رسم و فصل ۳ شعیا  
 فصل ۲ ذکر کیا فصل ۳ ملاکی کے طرف ہوا اسمین ہیود یونکے ملعون ہو چکا زمانہ مسیح و  
 زمانہ حضور علیہ السلام کا ذکر ہے اور حکم ہوا کہ زمین تیرے لئے کانٹے اور وٹ کٹی رہی  
 اوگا وریگی یعنی اولاد پیدا ہوگی و حکم ہوا کہ تو کہیت کا سنبہ کہا بیگا اسمین اشارہ  
 حضور علیہ السلام کی طرف ہوا جیسے مذکور ۱۰۴ کی در میں ہے اور اکثر مذکور مذکور  
 حضور علیہ السلام کا ذکر ہے اور یہی مطلب یہ قرانی فاما یا تینکم منی ہدی فمن تخر ہدی  
 فلا خوف علیہم ولا ہم یخزون کا ہے یعنی اگر آدمے تہارے پاس مجھ سے ہدایت یعنی  
 قرآن پس جو بیروی کرے میری ہدایت کی پس نہیں ہے خوف او پر اور نہ رنجیدہ ہو  
 جیسے فصل ۲۴ شعیا و مذکور ۱۰۴ میں مفصل ہے اور آدم کو حکم ہوا کہ تو اپنے منہ کے  
 پھیننے کی روٹی کہا بیگا اسمین اشارہ ہوا کہ محنت سے شوکت سلام ہوگی الغرض  
 آدم و حوا کو چڑے کے کپڑے پہنائے اور آدم نے چاہا کہ درخت حیات یعنی توبہ و  
 تقویٰ کو کپڑے نظر بران پہرا سبیطو افرا یا یعنی باع عدان سے نکال دوسرے آدم کو نکال دیا  
 میرے عین مطابق قرآن مجید کے خدا نے اسکو چند کلمات سکھلائے جس سے او  
 تہ بہ منطوق ہے یہی در میں اول فصل ۳ توریہ تکوین میں اشارہ ہے کہ آدم و حوا تم  
 ہوئی اہل سلام میں اوسکی تفصیل ہے کہ عرفات میں آدم و حوا ایک عرصہ کے بعد ملے

اور نشان علیہ السلام ان کے لئے مقرر ہوا کہ جو نوین بیچ دہی کو کھجور کو مقام نہ کر میں  
 اسے اس کی توبہ قبول ہو جائے یہاں تک کہ ایسا نہ ہو کہ اس نے جبکہ پہل کی نسبت فرمایا  
 کہ تہارے پڑے نے یہ کام کیا ہے اور نور بکھڑا نیونین دالے گئے اور زمانہ ان  
 میں آئے تو وہ ان سے چھ کعبہ بخند ہی اسی کعبہ کا کیا اور جبکہ مصر میں سیارہ کو کہیں  
 اس نظر سے دوسرے مرتبہ پہر چھ کعبہ جنوبی مصر کو گیا جبکہ شرق میں ہنوز مصر  
 موجود ہے یعنی اسی کعبہ کو جیسے فصل ۱۲ اور ۱۳ انکوین میں ہے پس آدم خا  
 قائل و ابل پیدا ہوئے جبکہ تقہ مشہور ہے اور شدہ مہبوط آدم میں شمس  
 ہوئے اور ۲۰۵ شمس میں انوش ہوئے اور سوت عباد کے لئے خانہ کعبہ کی  
 تعمیر ہوئی جیسے ورس ۲ فصل ۱۴ انکوین میں ہے کہ اور سوت سے لوگ اللہ کا نام لے  
 گئے اور عمر ۱۹۰ انوش میں قیام ہوئے اور کوئٹہ میں بلبلیل ہوئے اور انکے  
 شدہ میں بارہواؤں کے شدہ ۲۲ میں اخنوخ یعنی ادریس کے چھ جگہ کتاب میں مطابقت  
 نامہ یوہا کے لکھا ہوا ہے کہ خداوند یعنی مسیح پر مبنی ہوگی اور خداوند یعنی حضور  
 علیہ السلام انکوینز اوئیکے اخنوخ کے شدہ میں متوشلح اوئیکے شدہ میں ملک  
 اوئیکے شدہ میں نوح ہوئے اور انکے شدہ میں شام ہوئے اور بعد کو مقام ویاقتہ  
 اور عمر ۱۰۰ شام میں نونان آیا جبکہ عمر نوح کی ۹۰۰ سال کی تھی کہ مہبوط آدم سے  
 ۲۱۹۶ سال جبکہ گذری تھے خلی امت باوجود وعدۃ الوجود کے اقبال کے تو انکے  
 زلفی کہتے تھے نظر بران حکم خدا ہوا کہ گشتی بناوے اور ہر ایک کیل کو پیغمبر کے نام سے  
 لگاوے پس دہم سے حضور علیہ السلام تک سب کے نام لکھے مگر چار کیلین خانی کیلین  
 حیران ہوئے حکم ہوا کہ ختم المرسلین علیہ السلام کے چار بارہ میں انکے ناموں کا  
 جبکہ نام ہنوز کتاب خرقہ میں اور باب چہارم مکاشفات میں موجود ہیں اور طوالت  
 اور نوح کے سوا تین میٹوں نہ ہووے کوئی باقی نہ رہا جیسا یہ دہلیا ہے یہاں تک کہ



حیرت وال ہے جسے کہ ربیبِ نوح بھی غرق ہو گیا اور بعد رفع طوفان کے مطابق دریا  
 فصلِ ششم تکوین کے نوح نے خداوند کے لئے مذبح بنایا یعنی یہی کعبہ جو اہل مکہ ان کو  
 کے زمانہ سے تھا پہلا اولادِ نوح طوفان سے خوف کرنے لگے نوح نے فصلِ ششم تکوین  
 مطابق کمان عہد سے تسکین دی کہ بادل طوفان قیامت میں کمان عہد کو رکھتے ہیں  
 مطلب اس سے وہی کمان خیمہ اور چار یار ہے جسکی نسبت فصلِ ششم حقوق میں عہد  
 ہے اور حقوق سے پہلے معرفتِ شعیب کی فصل ۴۴ میں پہر قسم کہائی ہے جیسے فصل  
 آتا ہے اور نوح ایک رفیر بیہوشی میں برہنہ ہو گئے اور حام دیکھ کر ہنسنا اور شام  
 و یافت کو خبر ہوئی اوہنوں نے سنیہ ہیر کر پرودہ ڈال دیا جبکہ نوح کو ہوش ہوا حام کو  
 بد دعا دی کہ تیری بیٹی کنعان کی اولاد غلام رہیگی یہاں تک کہ شیادوں بن سکا  
 کوش بن حام کی اولاد یعنی سند و سند ہی سے اولاد کنعان یوروبن پریم کے غلام بنے  
 اور سلطنت ہند اسی باعث غلاموں کے یعنی خیر آزدوں کے جو دوسرے کے تابع ہوں مشہور  
 و معروف ہے گواہین کوش کی بڑی سلطنت حواقی عربی بل میں ہوئی اسکے پیچھے  
 نرود کی وہ بعد زمانہ ہو پیغمبر کے تھا اور علم نجوم و ہیئت وغیرہ کی بنا پر اول ملک  
 میں ہے ہوئی یہاں تک کہ منہود کے نیل کنہ کا نجوم جو عہدہ اونکے مان میں رہی جا  
 سازی کہلاتا ہے گواہل اسلام میں متوکل ہوئیے خداوند پر و عدم متیقن علم نجوم  
 سے اسکا اعتبار جاتا رہا اور شام کو دعاوی کہ خداوند خدا رنگان سے برکت پاوے  
 مراد اوس سے وہی خداوند چار یار موجود باب ۱۴ مکاشفات خصوصاً علیہ السلام میں  
 یافت کو دعاوی کہ شام کے گہر اوسے چنانچہ زمانہ سحر میں چند اولاد یافت نے  
 ہدایت پائی الغرض بعد دو سال طوفان کے انکے شام کے ہوئے اونکے  
 ۱۳ سال میں قیام ہوئے اونکے ۱۲۵ میں شام اونکے ۱۳۵ میں خیمہ صاحب  
 زبان خبری ہوئے خواہ ہو وہوں یا خیر انکے عرصہ میں اولاد شام کی زبانیں مختلف

جبکہ ہر پندرہ سو خنوق کو جو بت پرستی کرتے تھے غارت کیا اور بقیہ ابراہیم علیہ السلام کے لئے  
 ہزاروں میں ایک عمارت بنواریج کے بنانا چاہتا تھا مگر وہ طوفان سے غارت ہونے لگا  
 سبکی زبانیں بل کی پس علم عمارت ہی جیسے ہی شروع ہوا اور ان کے سلسلہ میں ایک ہزار  
 اور دوسرے طوفان فوجان کے چند بیٹوں میں ایک نے عبرانی سے عربی بنائی جس کو باب  
 یعنی عرب کہتے ہیں جو فہم و لطیف ترین زبان ہے اور پاک کے سلسلہ میں ہزاروں کے  
 سلسلہ میں شروع اور ان کے سلسلہ میں تاخیر اور ان کے سلسلہ میں توح اور ان کے سلسلہ میں تاخیر  
 و با باؤں و ابراہیم ہوئے مراد باؤں سے ہنزن ہے غالباً زمانہ حیر سے یہ لوگ حس  
 دولت چلے آئے تھے جس ہنزن نے ابراہیم کو توح بن جو اور کر کے توح بن لکون بن  
 ٹولا اور ہنزن اور اس کی بیٹی جل گئی اور برکت توح بنی سے آگ ابراہیم پر باغ  
 ہو گئی پس طوفان سے ابراہیم تک ۱۰۰ سال ہوئے اور پہلے آدم سے شروع  
 ہزار ہفتم میں حضور تشریف لائے پس اس نظر سے ابراہیم ۲۶۲۸ سال قبل حضور  
 علیہ السلام ہوئے اور ولادت مسیح سے ۲۶۴۸ سال قمری قبل ہوئے پس ابراہیم  
 کلدانیوں کے توح سے مقام حاران میں حلانے باپ کے آئے واپس ازرائیل جس کا  
 اذ ابلی ابراہیم رب بکلمات کے مطابق فصل آنگون کے ہوئے کہ اپنے باپ کے گھر  
 چوڑ کر زمین کشتان میں جابلوں میں تھے ایک بڑی قوم بناؤنگا اور عجب مبارک  
 اور تیر نام بڑا کرؤنگا اور تو ایک برکت ہوگا ۴۰ - اولاد کو جو توح برکت سے ہن بن برکت  
 وونگا اور اس کو جو توح لعنت کرتا ہے لعنتی کرؤنگا اور دنیا کے سب گھرانے توح  
 برکت پاؤنگے یہ خبر فاس امت حضور علیہ السلام ہے جیسے باپ کا بیٹا حال میں کتاب  
 کہ فاس اس پندرہ سو متعلق ہے جو زمانہ امین فاسیہ اور اس کے دوسرے بارائین  
 بارے اسی مقام سے منی اللہ صل علی محمد وعلی آل محمد کا ملیش علی ابراہیم علیہ السلام  
 ابراہیم کے جاننے چاہئیں کہ فاس اس عدد کے توح ہے پس ابراہیم سے تمام قوموں کا

متصل شکم کے قصبہ اوزمین پہنچے جہاں بعد کو یعقوبؑ نے کعبہ بنایا تھا و نام پیر اسمعیلؑ کی ولادت کا وعدہ ہوا پیر ابراہیمؑ مطابق فصل ۱۲ آئین مذکور کے حج کعبہ اللہ کرنے گئے اور مذبح یعنی کعبہ اللہ کی تعمیر کے جو نذر رکے پاس ہے اور دعا کی وہ جو قرآن مجید میں حضور علیہ السلام کی نسبت ہے اور چاہے زفرم کہ پہلا بیر شیع سے یعنی عہد کا گو ابراہیمؑ نے بنایا ہے جیسے آئندہ آتا ہے اور پیر مصر کو گئے اور ساری کی خوبصورتی بادشاہ نے سنی اور طلب کر لیا اور دست لازمی کے قصد سے اس کے ماتہ شل ہو گئے اور سارا کی دعا سے کھل گئے نظر بران مع اپنی بیٹی ماجرہ کے بنظر عظمت سپر ابراہیمؑ کیا یہود بانیوں کا قول ہے دیکھو کتاب بریشیت رباہ کو پس کنیز کہنا یہ عام یہودیوں کا قول ضد سے ہے اور جیسے کہتے ہیں کہ اولاد صالح سے تین مگر یہود بانیوں کا قول صحیح ہے البتہ اس قدر مسلم ہے کہ بڑی عورت کے چھوٹی عورت تابع رہتی ہے یہ قدیمی رواج چلا آتا دیکھو ہنود کے راجا و عین اسمین ہکو تو کراہنہن اور جیسے توریہ میں بنی اسرائیل کو علام کے فرعون کا لکھا ہے مطلب اسی خدمتی سے ہوتا ہے اوس نظر سے توریہ عبرانیہ اگر کنیز کر کے لکھدین حج کا نہیں جنکا نکاح اور بی بی ہونا ثابت الغرض ابراہیمؑ مطابق فصل ۱۲ آئین کے حج کعبہ اللہ کا جو خوب مصر سے ہے یعنی اسی ہمارے کعبہ کو کرنے آئے اور وہی دعا مصرہ قرآن مجید کے اور وائسے پہر خلیفہ تشریف لائے جسکو کرا کہتے تھے اور مقام جبرون میں ایک قریب لکھ بنائی اور مطابق فصل ۱۲ آئین کے لوط کو قید سے چھڑایا جو تین سو اٹھارہ آدمیوں سے اونپر چڑھے تھے اور لوط کے مال سے دیکھا تھیں ایک سال نام کو دی یعنی سلامتی کے بادشاہ یعنی خسرو تھے اُس نے اوسکو مطابق درقل فصل مذکور کے برکت دی کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے جو آسمانی زمین کا مالک ہے پیر ائم مبارک ہو ۲۰ اور مبارک خدا تعالیٰ جس نے تیرے دشمنوں کو تیرے ماتہ میں جوئے کیا تیس لفظ برکت دیکھا کہ من اشاہ خفیضہ ولادت مسیح کی طرف سے اور بعد کو حضور علیہ السلام



ساری نے اوپر سختی کی اور وہ اوسکے سامنے سے بھاگ گئی ۷۔ اور خداوند کے  
 فرشتے نے اوسے میدان میں پانی کے ایک چشمہ کے پاس پایا یعنی اوس چشمہ کے پاس  
 جو صو رکی راہ پر ہے ۸۔ اور اوسنے کہا اے ماجرہ تو کہاں سے آئی اور کد پر جاتی ہو  
 اوسنے کہا کہ میں ساری کے پاس سے بھاگی ہوں ۹۔ اور خداوند کے فرشتے نے کہا  
 کہ تو اپنے بیبی کے پاس پہر جا اور اوسکے تابع رہ ۱۰۔ پہر خداوند کے فرشتے نے اسی  
 کہا کہ میں تیری اولاد کو بہت بڑا و لگا کہ وہ کثرت سے گنی نہ جائیگی (جیسے فصل)  
 تکوین میں ابراہیم کو وعدہ ہوا تھا ۱۱۔ اور خداوند کے فرشتے نے اوسے کہا کہ  
 تو حاملہ ہے اور ایک بیٹا جنے گی اوسکا نام اسمعیل رکھنا کیونکہ خداوند نے تیرا و کھنہ  
 ۱۲۔ وہ امی ہوگا اوسکا ماہتہ پیر اوسکے ماہتہ اسکے برفلات ہونگے اور وہ اپنے سب  
 بہاؤوں کے سامنے بود و باش کریگا الغرض ۱۳۔ برس کی عمر میں ابراہیم کے منہ  
 پیدا ہوئے اسٹین تمام پیشین گوئی حضور علیہ السلام کی اسارٹا ہوئی اور پہر مطابق  
 ۱۴۔ آتکویں کے ذریعہ اسمعیل سے وعدہ کثرت اولاد ہوا کہ میں اپنے و تیرے درمیان  
 کرتا ہوں کہ میں تجھے نہایت بڑا و لگا ۱۵۔ تب ابراہم منہ کے بل گرا اور خدا اوس سے  
 ہمکلام ہو کر بولا کہ دیکھ میں جو ہوں میرا عہد تیرے ساتھ ہے اور تو بہت قوموں کا باپ  
 ہوگا کیونکہ میں نے تجھے بہت قوموں کا باپ ٹھہرایا اور تیرا نام پہر ابراہم نہ کہلا سکا  
 بلکہ تیرا نام ابراہام ہوگا ۱۶۔ اور میں تجھے برومند کرتا ہوں اور تو میں تجھے پیدا ہوگا  
 اور بادشاہ تجھے نکلیں گے ۱۷۔ اور میں اپنے و تیرے درمیان اور تیرے بعد تیری نسل  
 کے درمیان و نکی پشت در پشت کے لئے اپنا عہد جو ہمیشہ کا عہد ہو کرتا ہوں کہ میں  
 اور تیری نسل کا خدا ہوں گا ۱۸۔ اور میں تجھ کو اور تیرے بعد تیری نسل کو کینا نکا تمام  
 ایک جہن تو پر ویسی ہے دیتا ہوں کہ ہمیشہ کے لئے ملک ہو اور میں او کا خدا ہوں گا  
 ۱۹۔ پہر خدا نے ابراہیم سے کہا کہ تو اور تیرے بعد تیری نسل پشت در پشت میرا عہد

لکھا کہ یسوع مسیح اور تیسرے درجہ کے فتنہ کا بے محابہ کرنا آخر  
 درجہ کی اور میں تم کے مطابق فتنہ پھیل کے ہوئی اور یہ شرف پھیل کے اول حاصل  
 اسی سبب کے فصل ۲۰ شیامین بصف غمخون لکھی اور لاو شہر ہے اور وہ میں  
 کے مطابق سارے کی نسبت ہی حکم ہوا کہ اسی سرست کہہ جاوے اور سکنا نام سر ہے  
 ۱۶۱۔ اور میں اس سے برکت دوں گا اور اس سے بھی نیچے ایک بیٹا بخشوں گا (پس لفظ  
 ابھی سے صاف دریافت ہوا کہ پہلے کا وعدہ پھیل کے لکھ لیا تھا) ۱۰۔ یقیناً میں  
 اور سے برکت دوں گا کہ وہ تو منوں کی مان ہوگی اور ملکوں کے بادشاہ اور اس سے پیدا ہوگا  
 ۱۸۔ تب پہلا برہم سنے کے بل گرا اور ہنس کے کہنے لگا کہ کیا توبہ کے مرد کے بیٹا ہوگا  
 اور کیا سرہ جو نو بنے برسی ہے جنی لگ ۱۸۔ اور ابراہیم نے خدا سے کہا کہ کاش میں  
 تیرے حضور جیتا رہے ۱۴۔ تب ۱۸ نے کہا کہ بیشک تیری جو دوسرہ تیرے لیے ایک  
 بنے گی (جو کہ تو ہنسنا) تو اس کا نام ضحاک رکھنا اور میں اس سے اور پیدا دے سکے اور  
 اولاد سے اپنا عہد جو ہمیشہ کا سا عہد ہے قائم کروں گا اور پھیل کے حق میں میں تیری  
 سنی اور سے برکت دوں گا اور اس سے برومند کروں گا اور اس سے مادہ کو یعنی بڑی  
 یومی یعنی حضور علیہ السلام کو پیدا کروں گا اور اس سے بارہ سردار پیدا ہونگے اور میں  
 اس سے اُمتِ خلیفہ بناؤں گا اور بارہ سرداروں سے ظاہر لفظ سے بارہ بیٹے پھیل  
 مراد ہیں اور اشارہ بارہ ائمہ کی طرف ہے جو حدیث الائمہ میں بعدی اثنا عشر میں مقصود ہے  
 جیسے فصل ۱۱ مکون میں دلا دھوا سے مراد عام ہے جس کا ساپ پر کاٹے اور اشارہ  
 سحر سے نصیحتی میں ۰۰۰ (اس سے بھی صاف واضح ہوا کہ ابتداً فصل میں اُمت  
 عظیم کا عہد ابراہیم کو وہ یہی وعدہ پھیل ہے جیسے فصل ۲۰ شیامین سے دونوں  
 ذکر آتا ہے) چنانچہ درجہ فصل ۱۱ کو میں مذکور ہے یہی ظاہر ہے کہ حق سے جس کا  
 بنے گی اسی وقت اپنا عہد قائم کروں گا اور فصل ۱۲ میں ابراہیم کے عہد اچانک کو جو

بعد اس کے پہلے سے محل زوال میں لکھا ہے پس ترجمہ ورس امین اس سب سے ہمیشہ کا سا غنہ لکھا اور  
 بعد کو مطابق فصل آنکلوین کے وعدہ ولادت سخی ہوا اور قصہ قوم لوط کا واقع ہوا جیسے  
 اور کا ذکر فصل ۹۱۱ میں اور فصل ۱۰۱ میں قصہ پڑے جانے ساری کا ہے اور فصل ۱۰۲ کی  
 رو سے سخی پیدا ہوئے اور دوہ چڑا گیا اور ورس نہم کے رو سے سار نے دیکھا کہ چاہے  
 مصری کا بیٹا جو وہ ابراہیم سے جانی تھی ٹھٹھے مارتا ہے ۱۰۔ تب ورس نے ابراہیم سے کہا  
 کہ اس غلام اور اس کے بیٹے کو نکال دے کیونکہ اس غلام کا بیٹا میرے بیٹے سخی کے ساتھ  
 وارث نہ ہو گا اور وراثت ابدی نبوت ابراہیم کی سہیل کو محقق ہو چکی تھی سار نے خیال  
 کیا سارا میری نسل کے زمانہ میں رہے وراثت مل جائے اور کم قدری اولاد سخی کی ہو  
 اس نظر سے ساری کی اولاد دو مرتبہ ایسی برباد ہوئی کہ حد سے زیادہ ایک نہ بچت نظر  
 میں نہ آتا قبل سخی میں جو دوسری قوم فاریسین کے ذریعہ سے نجات پائی چونکہ ماجرہ باور  
 آگئی تھی اور دوسرے مرتبہ چونکہ ماجرہ کو مطلق نکال دیا جا چرشتہ سخی میں اولاد سار ایسی  
 برباد ہوئی کہ پتہ نہ لگا باآخر بذریعہ اولاد سخی علیہ السلام کے لطیفیل حضور علیہ السلام پر بار  
 و نسا دہوئی اور حال ابراہیم و ماجرہ کا مطابق ورس آنکلوین کے حاصل ہوا کہ انجیل  
 کی خاطر یہ بات ابراہیم کی نظر میں نہایت بری معلوم ہوئی ۱۲۔ خداوند نے ابراہیم سے  
 کہا کہ وہ بات اس لڑکے اور ماجرہ کی بابت تیری نظر میں بری معلوم ہو رہی کی بات  
 حق میں جو میرے نے تجھے کہی کان کہہ کیونکہ تیری نسل سخی سے ہوگی یعنی بالفعل اور  
 ماجرہ کے بیٹے سے ہی ایک قوم پیدا کروں گا (یعنی امت عظیم جیسے ورس آنکلوین میں)  
 ۱۳۔ ابراہیم نے صبح سویرے اٹھ کر دوٹی وپانی کی ایک مشک لی اور ماجرہ کو اس کے  
 کانڈ سے پردہ کر دی اور اس لڑکے کو بھی اور اس سے رخصت کیا وہ روانہ ہوئی اور  
 پیر شمع کے بیان میں پہنچتی پہنچتی تھی اور پیر شمع ایک مطابق ورس آنکلوین فصل ۱۱۱ کے  
 ۱۴۔ اوس کو بنی کا جبر ابراہیم و ابی ملک میں اس قصبہ کے بعد عہد ہوا اور دیر چاہا ورس

وہ چہ ایل کی ولاد کا مقام ہے پہلے سے اسی مقام سے واضح ہوا اور جو واقعہ اہل  
 سلام میں ہوا کہ اسیم کو خداوند نے براق پہنچا کر وہ ماجرہ و اسماعیل علیہ السلام کو روانہ فرمایا  
 ۱۸۔ اور جب شک کے پانی جب کیا تب دسٹے اوس لڑکے کو جہاڑی کے نیچے  
 ڈال دیا ۱۹۔ اور آپ روانہ ہو کر اوس کے سامنے ایک تیر کے نیچے پر دو رہا بیٹھی  
 (یہی روایت کی کہ صفارہ پر جہاڑے لئے یا دہشت فرشتے لئے سنت ہوئی) کہ لڑکے  
 کسے کہا کہ میں لڑکے کا مرنا نہ دیکھوں سو وہ سامنے بیٹھی اور چلا چلا کے روئی ۲۰۔  
 تب خدا نے اوس لڑکے کی آواز سنی اور خدا کے فرشتے نے آسمان سے ماجرہ کو کہنا  
 کہ اسی ماجرہ تجھ کو یہاں آواز دے گا کہ اوس لڑکے کی آواز جہاں وہ پڑا ہے وہ اسی  
 ۲۱۔ اور وہ لڑکے کو اٹھا اور اوسے اپنے ماتھے سے سنبھال کر میں اوتھے اسی  
 بناؤ لگا ۲۲۔ پھر خدا نے اوس کی آنکھیں کھلیں اور اوس نے پانی کا ایک کواٹ کیا  
 جاکر اوس شک کو پانی سے بہر لیا اور لڑکے کو بلایا اور خدا اوس لڑکے کے ساتھ  
 رہا اور رہا اور جہاں میں را کیا اور تیر انداز ہو گیا (تا کہ نوح کے جہد گمان کی بنا  
 پرے) ۲۳۔ اور وہ فاران کے بیابان میں را اور اوس کی ماں نے ایک عورت کا  
 سے بیاتنے کو لی اور سچ ذبیحہ اللہ کی حبسی حدیث میں ہے قربانی ہوتی جیسے  
 نکوین میں ہے عام کہ سورہ میں جہاں بعد کو کعبۃ اللہ یعقوب نے بنایا جو کعبہ شرقی  
 مشہور ہے اب بان عمر بن عبد العزیز کی قبر ہے اور فرج کرنے دوسرے بیٹے میں اشارہ  
 ہوا کہ اولاد اسماعیل سے عبد المطلب کے دوسرے بیٹے کی نسبت قربانی ہوگی یعنی عبد المطلب  
 کیونکہ وہ جہاں سے غنیمت میں اور اسماعیل علیہ السلام کے مطابق و در سال فصل آقا کریم  
 بارہ بیٹے ہوئے آیت ۲۴ قیام آرا و ایل آیت ۲۵ شام آیت ۲۶ و ما آیت ۲۷  
 آیت ۲۸ آیت ۲۹ آیت ۳۰ آیت ۳۱ آیت ۳۲ آیت ۳۳ آیت ۳۴ آیت ۳۵ آیت ۳۶ آیت ۳۷ آیت ۳۸ آیت ۳۹ آیت ۴۰  
 آیت ۴۱ آیت ۴۲ آیت ۴۳ آیت ۴۴ آیت ۴۵ آیت ۴۶ آیت ۴۷ آیت ۴۸ آیت ۴۹ آیت ۵۰ آیت ۵۱ آیت ۵۲ آیت ۵۳ آیت ۵۴ آیت ۵۵ آیت ۵۶ آیت ۵۷ آیت ۵۸ آیت ۵۹ آیت ۶۰ آیت ۶۱ آیت ۶۲ آیت ۶۳ آیت ۶۴ آیت ۶۵ آیت ۶۶ آیت ۶۷ آیت ۶۸ آیت ۶۹ آیت ۷۰ آیت ۷۱ آیت ۷۲ آیت ۷۳ آیت ۷۴ آیت ۷۵ آیت ۷۶ آیت ۷۷ آیت ۷۸ آیت ۷۹ آیت ۸۰ آیت ۸۱ آیت ۸۲ آیت ۸۳ آیت ۸۴ آیت ۸۵ آیت ۸۶ آیت ۸۷ آیت ۸۸ آیت ۸۹ آیت ۹۰ آیت ۹۱ آیت ۹۲ آیت ۹۳ آیت ۹۴ آیت ۹۵ آیت ۹۶ آیت ۹۷ آیت ۹۸ آیت ۹۹ آیت ۱۰۰



جان بحق تسلیم ہوا اور وی حویلیہ سے شورتانک سہ تھے انکا قطعہ زمین سنیا بیوی کے ساتھ  
ملا تھا اور حویلیہ وسط دریا ایران سے اولاد شام سے ہے اور یہ حجابہ فصل ۱۶ و ۱۷  
میں غور طلب ہے کہ ہا علیہ و نکو برادران سحاقی کہتے ہیں اور ابراہیم کی تیسری بی بی  
جنکا نام منظورہ تھا جو حدیث سی ترکونکی دادی ہیں (چہ بیٹے ہوئے آذرمان آفرین  
۳۳ مکان ہم مدیان ۵ اسباق ۴ شوخ اور مدیان کے ایفا ترکونکا داوا ہوا جسکی  
اولاد ترکون نے بعد نب بن حمل بن قیدار کے اولاد کے بیت المقدس کو مطابق فصل ۲  
شیا کے آباد کیا اور ماجرہ والی مکر مقدسہ میں جنکا ذکر باب نامہ اول گلفیت میں ہے کہ  
نصاری کو پال نصیحت کرتا ہے برخلاف فرمودہ کاسر جنہوں نے توریہ پر عمل کر نیکی کیا  
کی ہے کہ نصاری ہو کر دین موسوی کیوں تسلیم کرتے ہو کیا تم نے وعدہ دہی بات نہیں  
سنی کہ عہد سحقی عہد ایللی کے وقت جاتا رہیگا ورنہ مجھے کہو تو تم جو شریعت کے باہر  
ہو اچاہتے ہو کیا تم نہیں سننے کہ شریعت کیا کہتی ہے ۲۲ - یہ لکھا ہے کہ ابراہیم کے دو  
بیٹے تھے ایک خادوہ سے دوسرا آزاد سے ۲۳ پردہ جو خادمہ سے تھا جس کے  
طور پر ۲۴ یہ باتیں مثالی ہیں اسلیئے کہ یہ عورتیں دو عہد میں ایک تو سینا کے پہاڑ کی جو  
نری غیر آزاد جنتی ہے یاجرہ ہے ۲۵ کیونکہ ماجرہ کوہ سینا اور یہاں کے یروشالم کا جواب ہے  
جو اپنے لڑکوں کے ساتھ غیر آزادی میں ۲۶ پراور کی یروشالم آزاد ہے ۲۷ موسیٰ ہم  
سبکی مانے کیونکہ لکھا ہے کہ اے ہانچہ جو جتنے والی نہیں جی جان سے خوش ہوا و تو  
جو در جتنے کا نہیں جانتی اب پہول اور قہقہو مار کیونکہ بکس عورت کے لڑکے خیم والی کے  
لڑکوں سے زیادہ ہیں اور فصل ۵ نامہ گلفیت میں لکھا ہے کہ سادری کا قول ہے کہ عہد سحقی  
کے ساتھ عہد ایللی جمع نہ ہو سکیگا یہ تم کیوں نصاری دین موسوی قبول کرتے ہو  
یعنی عہد موسوی قائم و پایدار نہیں اور مکر کی نسبت فصل ۵ شیا میں ہے کہ آدسی کا ہانچہ  
تو جنہیں جنتی تھی خوشی سے لہکار جو حاملہ نہوتی تھی وید کر کے گا اور خوشی سے چلا کیونکہ

خداوند فرماتا ہے کہ کیسے چاہیے جوئی کی اولاد قسم والی کی اولاد سے زیادہ ہے تو  
 اپنے غم کے تمام کوڑا دے ہائی بے سکنہ کچ بے پناہ درخت کو اپنی دہلیز  
 میں اور اپنی زمین منسوب کر کے اس لیے کہ تو اپنے اور زمین طرف بڑھتی اور تیری نسل  
 تو مٹی کی ریش ہوگی اور اجاڑ شہر و ملک و مٹی تم سے دور کہ تو پہرے بان ہوگی تو  
 مست کہہ کر تو پہرے رسا ہوگی کہ تو اپنی جوانی کی ننگ بھول جائیگی اور اپنی بیوی کا  
 پہرہ ادا کر لگی کہ کیونکہ تیرا خالق تیرا شوہر ہے اور کانا نام رب الانعراج اور تیرا خدائے  
 دینہ والا امرئیل کا قدم ہے وہ ساری زمین کا خدا کہلائیگا کہ کیونکہ تیرا خدا  
 کہتا ہے کہ خداوند نے تجھے جو طلاق کی ہوئی اور دل آزرہ عورت ہے اور جوالی ہو  
 گی ایک جو رو کی مانند جو رو کی ہوئی ہو پہرے پائے تے میں نے اگے م کے لیے تجھے چھوڑ  
 لیکن اب میں بہت سی مہرانیوں سے سمیٹہ لوں گا کہ قہر کی شدت کمال میں چنانچہ  
 تجھے ایک خط چھپایا پر اب میں ابدی عنایت سے تجھے رحم کروں گا خدا تیرا بچا ہوا اور  
 فرماتا ہے کہ میرے آگے یہ نفع کے پانی کا سا معاملہ ہے کہ جس طرح میں نے قسم کیا کہ  
 ابی کہ پھر میں پر فوج کا سا طوفان کہی نہ آئیگا سیطرہ اب میں نے قسم کیا کہ  
 میں تجھے پہرے کہی آزرہ نہ ہوں گا اور تجھ کو نہ گھر کوں گا ۱۰ پہاڑ تو جاتے ہیں اور کوہ  
 بل بامیں پر میری مہربانی جو تجھ پر ہے کہی غائب ہوگی اور میری صلح کا عہد خدائے  
 خداوند جو تیرا حق ہے یوں فرماتا ہے آ اے توجہ آزرہ خاطر ہے اور آندہ سی کی  
 اچھالی ہوئی ہے اور تسلی سے محروم دیکھ کہ میں تیرے پتھروں کو شجر فون میں سلاؤں  
 (یعنی جو اسو کی تعلیم کروں گا کہ اور تیری بنیاد میخون سے ڈالوں گا ۱۲ میں تیری نسل کو  
 لعلوں کے اور تیرے چائے کو کچھتے ہوئے جو اہر سے اور تیرے سارے احاطہ میں قیمت  
 پتھر دے بناؤں گا ۱۳ اور تیرے سارے فرزند ہی خداوند سے تعلیم پائیں گے اور تیرے  
 آزرہ دنگی سلامتی کو مل جائے گا تو استبازی سے پندار جوئی تو ظلم سے دور رہے گی

تو نہ درگاہی اور گہرا سہا سہا کہ وہ تیرے نزدیک آویگی نہ ممکن ہے کہ وہی گہری گہری  
 آدمین پر میرے حکم سے نہیں جو کوئی تیرے برخلاف جمع ہوں انہو کو چھوڑ کے شریعت  
 آویگی ۱۶ دیکھتے ہیں لو مار کو پیدا کیا جو کونسلے آگ میں ڈال کے پہونکتا ہے اور اپنے کام  
 کے لیے ہتیار نکالتا ہے اور غارتگر کو خراب کر نیلے لیے بھی پیدا کرتا ہے کوئی ہتیار جو  
 تیرے برخلاف بنایا گیا کام نہ آئیگا اور جو زبان عدالت میں تجھ پر چلی گی تو اسی محرم  
 کہہ گی یہ خداوند کے بندوں کی میراث ہے اور اونکی راستبازی مجھے ہے خداوند فرماتا  
 ایتھے اور یہ وہی ماجرہ والی کہ ہے جو ورثہ فصل دوم شمول اول میں کہ غور سے  
 (اسی سرائیلی) بہت باتیں نہ کہو اور بڑا بول تہا رے منہ سے نہ نکلے کیونکہ خداوند اشر  
 کا خدا ہے اور اعمال اسکے آگے نکلے جاتے ہیں تم زور اور اونکی کمانیں ٹوٹیں اور وہ  
 جو لڑا کھڑاتے تھے اونکی کمر میں مضبوط ہوئیں وہ جو بیٹ بہرے تھے اب بھی روٹی کے  
 لئے ضرور ہو گئے (یعنی بنی اسرائیل) اور وہ جو پہو کے تھے (یعنی عیسیٰ) انہوں نے فرخت  
 پائی بلکہ باجنہ سب جنتی (یعنی مکہ خوش ہوا) اور اولاد والی (یعنی جبریل سلم بیت المقدس)  
 طاقت ہو گئی کہ خداوند مارتا ہے اور جلاتا ہے اور وہی گور میں آتا رہا ہے اور وہی اٹھا ہوا  
 خداوند مسکین کرتا ہے اور بلند کرتا ہے نہ ناچیز کو خاک پرستی وہی اٹھا کھڑا کرتا ہے اور  
 گنگال کو کورے سے اٹھاتا ہے تا انہیں امیر و نکلے در بیان بٹھائے اور شہر کے تخت کا  
 مالک کرے کہ زمین کی ہونیان خداوند کی ہیں اور اوسنے دنیا کی بنا اوسپر رکھی ہے  
 وہ اپنے مقدسوں کے قدم پر نگاہ رکھتا ہے ہر شہر پر اندھیرے میں چچا پ پڑے سنگ  
 کیونکہ قوت ہی ہے کوئی فتح نہیں پاتا خداوند کے مخالف ٹکڑے ٹکڑے کئے جاویں گے  
 اسکے حکم سے آسمان پر سے انہر بادل گر چین گے خداوند زمین کی انتہا اونکی عدالت کریگا  
 اور وہ اپنے بادشاہ کو زور بخشدگا یعنی مسیح کو جیسے بعد کو مسیح کا ذکر ہے اور فرعون اور  
 ذکر غارتگرہ کہ کا ہے جیسے مذکور ہے اور کھنڈ کی سرسبز کی نسبت فصل ۱۷ شعیان میں ہے

تہج ہے جسکو بنی قیدار و دہلی نبت بن مل بن قیدار نے اور ترکن بن عیسا بن بن  
 نے آپا دیکھا اور یسویں چاروی ہے جس پر بیت المقدس سلیمان بنی ہے وہ پہلے خلیفہ  
 مشرق و مغرب ہے اس میں فرما ہے کہ کوہی یسویں کہیں گے چنانچہ شیخ عبدالحق رحمہ  
 وغیرہ کی کتب میں یسویں کر کے لکھا ہوا ہے فصل آٹھ روشن ہو کہ تیری روشنی  
 آئی اور خداوند کے جمال نے تجھ پر طالع ہو گا اور اسکا حلال تجھ پر نور ہو گا آٹھ  
 تیری روشنی میں اور بادشاہ تیری طلوع کی تجلی میں چلیں گے تم اپنی انگلیں اٹھا کر  
 چاروں طرف نما کر دے سب کے سب اکٹھے ہوتے ہیں دسے تجھ پاس آتے ہیں تیرے  
 بیٹے در سے آتے اور تیری بیٹیاں گود میں اٹھائی جائیں گی تب تو دیکھیں گی اور رونا  
 ہو گی ان تیرا دل اچھلے اور کٹا دہ ہو گا کیونکہ سندھ کی خدادانی تیری طرف بہرگی  
 اور تو موئی دولت تیرے پاس فراہم ہو گی آدھین کثرت سے اگر تجھے چاہیں گی وہاں  
 دھینا کے جوان آدھین سے سب سب (یعنی سندھ) کی میں آدھینگی وی سونا و لبان  
 لاؤں گی اور خداوند کی تعریفوں کی بشارتیں سناؤں گی تم قیدار کی ساری پیڑیں  
 پاس جمع ہوئی نبت کی سینڈ ہے تیرے قدمین حاضر ہونگے دسے میری منظور کیے  
 میرے بیچ پر چڑھائے جاؤں گے اور میں اپنے شوکت کے گہر کو بڑی دوزگاہ یہ کون  
 جہ کی کی طرح اڑتے چلے آتے ہیں کہ تو دیکھی اندھنی کا کب کی طرف آتینا جی ماک میری راہ  
 کہیں اور ترشیس (یعنی سپین) کے چہار پہلے آؤں گے کہ تیرے میونگواؤں کے روپ اور سوس  
 سمیت دوسرے خداوند تیری خدا اور اسرائیل کے قدوس کے نام لیے لادیں کہ تو کہہ  
 بزرگی دی ہے اور اجنبیوں کے بیٹے تیری دیوار اٹھائیں گے اور ان کے بادشاہ تیری  
 خدمت گذاری کریں گے اگرچہ اپنے قہر سے تجھے مارا پائی مہربانی سے تجھ پر رحم کر دینا  
 اندھ تیری ہاگین نبت کہلی پیشگی دی رات دن کہی بند ہو گئی تاکہ تو موئی دیانت کی

تیری پاس لائین اور اونکے بادشاہوں کی رسوم و رائج کے ساتھ آکر وہ قوم و مملکت  
جو تیری خدمت گذاری کرینگے برباد ہو جائینگے ہاں تو میں ایک نکتہ ہاں کہ جو  
آسمان کا جلال تجہ پاس کرینگا سرور و صوبہ دیوار ایک ساتھ تہہ تا کہ میں اپنے مقدس مکان کو  
آراستہ کروں اور اپنے پانوں کی گڑھی کو رونق بخشوں آ اور تیرے خازنوں کے بیٹے  
بھی تیرے آگے جھکے ہوئے آونگے ہاں تو سب جنہوں نے تیری حقیر کی تیرے پانوں  
پونگے اور وہ خداوند کا شہر اسرائیل کے قدوس کا صیہون تیرا نام رکھینگے آ اوسکے  
بدلے تو ترک کی گئے اور تجھ کو نفرت ہوئی ایسا کہ کسی آدمی نے تیری طرف گزری  
نہ کیا میں تجھے شرافت دائمی اور شہرت درشت کے لوگوں کا سردار بناؤنگا آ تو قوم کو  
دودہ بھی چوس لگی (اسی سبب اسکا نام مکہ ہوا) ہاں بادشاہوں کی چہاتی چوسگی  
اور تو جانگی کہ میں خداوند تیرا بچا ہوا اور میں حقو کا قادر تیرا چہرہ انبیا ہوں میں  
بیتل کے عوض سونا لاؤنگا اور لوہے کے بدلے روپیہ اور کلہری کے بدلے بیتل اور تیرے  
بدلے لوہا اور میں تیرے جاکو کو سلامتی اور تیرے عالم کو صداقت بناؤنگا آ آگے  
کو کہی تیری سرزمین میں ظلم کی آواز سنتی نہ جائیگی اور نہ تیری سرحدوں میں خرابی یا  
بربادی ہو تو اپنی دیواروں کا نام نجات اور اپنے دروازوں کا نام ستودگی رکھو گی  
۱۹ آگے تیری روشنی سورجیہ اور رات کو تیری چاندنی چاندسی نہو گی خداوند تیرا  
ابدی نور اور خداوند تیرا جلال ہوگا ۲۰ تیرا سورج پہر کہی نہ دلیگا اور تیرے چاند  
نرواں نہوگا کیونکہ خداوند تیرا ابدی نور ہوگا اور تیرے ماتم کے دن آخر ہو جائینگے آ  
اور تیرے لوگ سب کے سب ست باز ہونگے دی ابد تک سرزمین کے دارت اور میرے  
دکھائے ہوئے بیٹے اور میرے ماتم کی کارگیری ٹھہریں تاکہ میرے بزرگی ظاہر ہووی  
۲۱ آ ایک چھوٹے سے ایکڑ زمین کے اور ایک حقیر سے ایک قوی گروہ ہوئے ہیں خداوند  
آؤنگے کہ میں حق میں سب کچھ جلد کرونگا آ میں اور فضل آ میں بیان جہد و حکم و بیان

سیر ہے جو اپنے گروہ ہی میں ہے۔ اس سے خدمت پاکر بادشاہ ہونے کی حیثیت دیکھیں  
 ورنہ اس سے مفصل معلوم ہوگا۔ اس فصل سے مفصل حال چودہویں گیارہ لے بنی قیدار و  
 نب بن مل بن قیدار کا جیسے دریافت ہوا دوسرا بادشاہت بنی قشور و رات شاہ  
 کا ہی حال دریافت ہوا۔ باقی حال نسل قیدار بن اسیل کا فصل آٹھ شیا میں ہے  
 کہ درمیں میں ایک خبر کر رہی کہ قیدار کی دوسری عمارت کے لوگ کی بی بی کی حیرتی شہر سوار  
 یعنی حضور علیہ السلام کی ہے اور کیتاؤ کے مال کی تفصیل درمیں واقعہ و آئین کی  
 جسے بابل کو تاجدار اور بابل و امکا شفات میں بابل کی بربادی سے مراد و بادی  
 روم ملی ہے جو دس سال و شاہ ہونے کی اور اس کے بعد ہر قل گیا یوں شافع ہوئی و کتا  
 روز گئے کہ حضور علیہ السلام سے برباد ہوئی جیسے فصل منہم و انیاں میں ہے اور اس  
 ہمارے تفصیل کے پچیسویں و آٹھویں و آٹھویں و آٹھویں و آٹھویں و آٹھویں و آٹھویں  
 حضور علیہ السلام شہر سوار کے آویجہ کر صبر مثال سے ہے کہ ایک مرتبہ شریف لائے پچیس  
 عمارت کے کتبے سے تشبیہی جو دوسرے مرتبہ شریف لائے و عبدالرحمن بن عوف کے پچیس  
 کی ضرورت تیری اور شہر سوار کے مال ہی کی تفصیل درمیں کرتا ہے کہ نبوت عرب کے  
 بنی قیدار میں ہوگی جو حضور علیہ السلام کو ہوگی اور حضور علیہ السلام بنی قیدار سے ہیں جو کہ  
 بستے ہے اور دون بن خرمیدہ اور کی نسل سے پہلے خیمہ نشین تھے پھر حوالی مدینہ میں سکونت  
 کر گئے تھے اور قیمہ نام ہے طیبہ بنہ طیبہ کا جو دہ اسیل سے ہیں اور کتا مقام حضور علیہ السلام  
 لیے ہجرت کا مقرر رہا تھا اور ایک سال بعد مدینہ بنی قیدار کے ماوسے کے نظر را بن اسیل  
 میں معرفت شیا کے فرمایا گیا۔ درمیں دوسری بابت الہامی کلام کسی نے مجھ کو سیر  
 چاراکر اسے نکالیا ہاں بات کی کیا خبر ہے گھبان بولا صبح ہوئی ہے اور رات ہی اگر تم  
 پر جو ہوگی تو جو چہ تم پہر کے آؤ تا نبوت عرب میں بنی قیدار میں جو کہ صحرا میں تم رہا  
 کو تواسے و انیوں کے قافلہ (یعنی چرواہوں میں حضور علیہ السلام کے ساتھ کہ ان کے

۱۲  
 ان کا بیان کیا ہے

غزوہ اسیے اپنی لیکر پاپ سے کا استقبال کرنے آوا سے تیا کی زمین کے باشندہ و مدنی  
 لیکے مہاجرین کے غنے کو نکلوا کیونکہ وہ تلوار کے سامنے سے ننگی تلوار سے کہنچی ہوئے  
 کمان سے اور جنگ کی شدت سے ہجرت کرتے ہیں ۱۶۔ کیونکہ خداوند نے مجبوروں  
 فرمایا منور برس کی مزدور کی ایک ٹھیک برس میں قیدار کی ساری حشمت جاتی ہوگی  
 آ اور تیر اندازوں کے جو باقی رہے بہادر لوگ میں گھٹ جائیگے کہ خداوند اسرائیل  
 کے خدا ہے یوں فرمایا ایتھے اور یہی قیدار میں جنگی نسل کا ذکر فصل ۱۴ میں ہے  
 اور قید وہی جنگی سلع پہاڑ سے اہل سلام کی شوکت ہوئی کیونکہ سلع نام ہے مدینہ کے  
 پہاڑ کا جیسے صراح میں اور اس فصل کے درس ۱۳ میں بیان فتح بدر وغیرہ کا  
 جس میں غیرت کو حضور علیہ السلام نے خداوند صاحب شجاعت نے اُسکا یا اور اسی ستر  
 میں دشمنوں کو بلائیے جنگ کے لئے اور اوپر بہادری کر نیسے مراد غزوہ بنی قنیقاع کا  
 اور بہا میں قبل ہجرت و شوکت مابعد ہجرت احد کا جس میں قرح کے سبب ٹنڈے سار  
 لیکے اور دریں میں غزوہ بنی نضیر کا ذکر ہے جس میں اونکے سبزہ زار کاٹے گئے اور گہر  
 کہوڑے گئے اور درس ۱۴ میں بیان ہدایت عامہ و خاصہ یہود کا کہ اندھون سے مراد  
 بنی اسرائیل میں چانچہ درس ۱۵ سے ظاہر ہے اور دریں سے خذق کے غزوہ کا بیان  
 ہے اور پھر درس ۱۶ سے تا آخر یہود خیر و فک وغیرہ کو نصیحت جس میں عدم تسلیم سے  
 وہ لوٹے گئے لیکن دریں میں ذکر ہے عبداللہ بن سلام افرمی و ابویوہیہ و اکی  
 قوم کا جو مہاجر ہوئے جیسے آئندہ آتا ہے۔ اور اول سے اس فصل میں دریں تک  
 پہنچے واقعات یعنی اسج کا ذکر ہے اور حضور علیہ السلام بنی قیدار کا ذکر جو دوسرے واقعات  
 ہیں درس ۱۸ میں ہے فرماتا ہے و دیکھو تو سابق پیشین گوئیوں برائیں اور میں نے  
 یاتین قبلتا یون اوس سے پیشتر کہ واقع ہوں میں سے میان کرتا ہوں ۱۰ خداوند  
 کے لئے ایک نیا گوشت کا دھواں تم جو ہندو پر گزرتے ہو اور تم جو اوس میں رہتے ہو

جری ایک اور ایک باشندہ قہر میں پرتو سراپا کی تائید کو آتیا بان اور  
 اور سکی بستان قیدار کے آقا دیات اپنی آواز میں کرے منع کے لئے والے کو  
 است کا ٹیٹے پھاڑوں کی چوٹیوں پر سے ٹٹا رہی تھ آوے خداوند کا جلال  
 کرے از جری ہوا کہ میں اور سکی تانا خانی کرے آ خداوند ایک بیادہ کی (منہ  
 نکلی وہ جلی مرد کی مانند اپنی غیرت کو اسکا ٹیٹے وہ چلا ٹیٹا مان جگہ کے لئے  
 دیکھا وہ اپنے دشمن پر بیادہ کی کرے تھ میں بہت بہت چپ ہا میں خاموش رہا  
 اور آپ کو کہ گیا (یعنی تازان ہجرت و بعد کو) بیابان میں اور سکی عورت کی طرح جسے  
 در زور ہو چلا ٹٹا اور پٹا اور زور زور سے ٹٹا سانس ہی ٹٹا (یعنی  
 جگہ میں) آ میں پھاڑوں و ٹیلوں کو ویران کر ڈٹا اور اس کے سر پر  
 خشک کر ڈٹا اور اسکی نہ بیان بسنی کے لایق زمین بنا ڈٹا اور تالا ہوا ٹٹا  
 دو ٹٹا آ اور اندہ ہو کر اور سکی کر جسے سے نہیں جانتے لے چلو ٹٹا میں نہیں اور  
 رستوں پر جسے سے آکا دشمن لیا ٹٹا میں اس کے آگے تار کی کو رو سنی اور اور  
 رنجی بگہوں کو میدان کر ڈٹا میں اسے یہ سلوک کر ڈٹا اور انہیں ترک کر ڈٹا  
 آخر الفرض کوئی نبی تاسیج و ابعد نہ گذرا جسے حضور علیہ السلام کا ذکر کیا جسے  
 آئندہ بیان ہو گا اور ابراہیم علیہ السلام سے تاسیج عرصہ ۲۲۴ سال میں تاسیج  
 اشخاص گذرے پس اس رو سے حضور علیہ السلام تک عرصہ ۲۴۸ سال پہنچا  
 ہفتم مہو آدم میں سائے واسطے کے قریب ہونے مناسب ہیں لیکن حضور علیہ السلام  
 سے اوپر کے پیش نام کے قریب یا دہین باقی یا دشمن تاکر صفت امتیت فخر ہو  
 لیکن قیدار بن نبیل علیہ السلام کے محل ہوئے او کی نیت جتنا ذکر فصل و شعیامین  
 اور یہی صاحب رئیس کو قہر گوشت بن نبیل ہی دو ہزار مقام کے سرور اور  
 انبیاء بنی اسرائیل میں گئی کہ تہمت آئے وہ ہے از دہا علیہ میں حملی تہمت



بن قیدار سے حضور علیہ السلام کا ہونا تو اتر معنوی سے جلا آیا گو تین اشخاص کے قریب  
 تمام بعد نبوت کے دریافت نہیں کر اوکے بعد عدنان کو اوکے ابا اوکے ابا اوکے  
 معد اوکے نزار ہوئے اور اوکے دو بہائی ہوئے ایک آیا دسویں دوسرا معیہ جد اسماعیل  
 اور نزار دین ابراہیم پرستے اوکے الیاس ہوئے جو اپنی پشت میں تیبہ کی آواز نور  
 حضور علیہ السلام سے سنتے تھے اور یہ اول شخص میں جنہوں نے کعبہ پر پہ چڑھا می بنا دیا  
 فصل ۱۱ شعیا کے خدا والے انکے بہائی قنیں تھے جسے حلیمہ سعیدہ مہین اور الیاس کے مدد  
 و طمانحہ و ذیل ہو بھی ذیل قصصی شرق مکہ معظمہ میں بستے ہیں اور عبداللہ مسعودی  
 قلیہ سے ہیں اور مدد کے خرمیہ کو اوکے کنانہ و مہون و اسد کو مہون سے دون  
 سو و فصل ۱۲ شعیا ہوئے وہ قصبہ ابوامین متصل تیبہ یعنی طیبہ مدینہ طیبہ بعد اسکے کہ خرمیہ  
 رستے تھے بسنے لگے اور کنانہ کے نصر معہ دوسری ولاد کے ہوئے اور نصر کے مالک اوکے  
 فہر کو کہ فقیر مذکور کہا نا کہلاتے اور اوکے تلاش کرتے نظر پران اوکے نام قریش ہوا  
 جنہوں نے اپنے دادے کی اولاد کو جمع کیا یہ دوسری وجہ قریش ہونے کی ہوئی اوکے صاحب  
 و تجارت حرب ہو اور عبیدہ جراح انہیں حرب کی نسل سے ہیں اور غالب کے لوی تیبہ ہو  
 اور لوی کے کوٹ خرمیہ و حارث و عامر و سہامہ ہو اور کعب کے قرہ و منصصین حدی ہو  
 حدی کے زباج اوکے قرظ اوکے عبداللہ اوکے ربیع اوکے عبد الغری اوکے نفل  
 اوکے خطاب اوکے عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہوئے اور سعید بن زید عشرہ مبشرہ حدی  
 نسل سے ہیں اور قرہ جد امجد نے عروبہ جہہ سبت روز سبکو جمع کیا اور نبی آخر الزمان  
 ہزار ستمی یعنی مہتمی کے لغت کی نسبت خطبہ پڑا کہ وہ میری اولاد سے ہوئے اوکے  
 یہ جوی کرنا اور اشعار شوقیہ پڑھتے منجملہ اوکے ایک یہ ہے یا لیتہنی شاد فحواہ  
 و عونہ اذا قریش تنفی الحق خذلانا ترجمہ کاش میں موجود ہوں اوکے دعوت کے  
 وقت جبکہ قریش نفی کا یہ حق کی راہ خذلان اوکے حکیم ہوئے جو دشمنوں پر حملہ کر سکیں

قلاب بنی مخاصم مشہور ہو کر دو ستر تیر ستر یوسف ہوئے نجم سے سدا اوٹے قمر اور  
 یہ ایک قمر اوٹے قمر اوٹے قمر ابو علقمہ اوٹے قمر ابو بکر رضی اللہ عنہما  
 اور دوسرے قمر کے عبد العداوٹے قمر عسکر و مشر و بن ہرے اوٹے قمر سے خاکہ  
 ہوئے اور ابو جہل غیث بھی یوسف سے ہوا اور حکیم کے زید ہوئے بنو نضار و داران و دیگر  
 بات جیت کر کے لئے بنایا اور کبر بردج غالب ہو اسی نظر سے قصبی کہلاتے اور  
 اوٹے بہائی زہرہ سے سعد و قاص و عبد الرحمن بن عوف و مشر و و حضرت عائشہ  
 خاتون بنت وہب بن عبد بنحاف بن اور قصب سے مغیرہ مشر و عبد مناف و عبد الغری  
 عبد الدار ہوئے عبد الدار سے بنی شیبہ صاحب کلید خانہ کہے ہوئے اور قیر بن العوام  
 بن خویلد بن اسد بن عبد الغری بن امیہ و غیرہ کے ہاشم و عبد شمس جو روان کہلاتے ہیں اور  
 مطلب امام شافعی و زوفل ہوئے اور عثمان بن حسان بن ابی العاص بن امیہ بن  
 شمس بن بیسہ معاویہ بن ابی سفیان بن حرب بن امیہ بن عبد شمس بن لیکن مطلب کو  
 انیس غریب سے کہانی اولاد نے حضور علیہ السلام کا قبل چوت کے بڑا سات دیا اور  
 عبد شمس کو ہاشم سے عوار سے جدا کیا تھا وہی سدا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے  
 باہم دونوں اولاد میں مدام جنگ ہی اور ہاشم کے عامہ ہوئے جنگ و کثرت افعال  
 جمیلہ سے اور حمد و ثنا کے کرنے سے شیبہ بھی کہتے ہیں کہ مدینہ میں پیدا ہوئے تھے اتفاقاً  
 مطلب باہر گئے عامر کو حسن صورت و نیک شامل پایا اور جاناکہ عبد مناف کی نسل سے  
 ہے اس نظر سے ہر ادا اپنے لائے اور جسے دریافت کیا کہ یہ کون ہے پیار سے جواب  
 کہ میرا غلام ہے اس نظر سے مامر عبد مطلب کے نام سے مشہور ہوئے یہ بھی باعث زیادہ  
 بنی مطلب بنی ہاشم کا ہوا عبد مطلب بن شمس کی خوشبو آتی تھی اور شکایت قحط  
 نہیں قریش کے وسیلہ دعا تھے و عبد شمس جو شیبہ علیہ السلام کے معجزات جو بیلے ولادت سے  
 اور احسان کہلاتے ہیں اسے سدا دیکھو چنانچہ ایک روز تمام قریش سے بچے تھے میڈار سے

ناگہان خود کو غیب سے کھول دین حالہ پیش بہا پہننے ہوئے پایا ایسے جمال و جلال سے جو تخیل  
 ہو گئے کہ یہ کس نے کیا کاسہنوں نے نکاح سے تعبیر کی پس ایک عورت سمات قبلہ سے نکاح  
 ہوا وہاں پر ابو سفیان و نسے پیدا ہوئے وہ جو جنگ خنین میں شجاع مشہور ہیں اور  
 قبلہ مکین پہر مذہبیت عمرو سے نکاح ہوا اور صاحب فیل کہ پرچڑ ہے یہ واقعہ جالسر  
 سال قبل حضور علیہ السلام کے ہوا کیونکہ زمانہ ابرہہ صاحب فیل نصار کے بعد کیسوم  
 بادشاہ ہوا اسکے بعد مسروق بن ابرہہ اسکے بعد چار حبشی اسکے بعد سیف بن زید  
 ہوا جسکے اول وقت میں حضور علیہ السلام آٹھ سال کے تھے اور جبکہ ابرہہ ماتیون کے سات  
 دم کعبہ کے لئے آیا اوسہین بڑا ماتی محمود نام تھا اوسنے دیکھتے ہی کعبہ کو سجدہ کیا اور  
 آگے کو اوسکا قدم نہ بڑھا اوسوقت عبدالمطلب پاسبان رسول واقعہ موجود تھیں وہ سوار ہو کر  
 جبل سبیر پر تشریف لیگئے اور پیشانی سے حضور علیہ السلام کا نور ہلال کی مانند چمکا اور اوسکی  
 شعاع کعبہ پر پڑی اوسوقت فرمایا کہ اسی قریش خوف خدا کفایت کر لگا شرعاً فیل  
 سے کیونکہ نہیں نکلتا مجھے یہ نور خدا امہم کو پورا کرتا ہے پس عبدالمطلب اس مکان کو  
 تشریف لیگئے اور صاحب فیل کا ایک سروا بھیجا ہوا آیا تاکہ قریش کو بہکا دیکو ناگہان  
 عبدالمطلب پر نظر پڑتے ہی بیہوش ہو گیا اور گائے کی مانند ڈرانے لگا اور تہوین  
 آنکر عبدالمطلب کو سجدہ کیا اور کہا کہ تم سروا قریش ہو پہر عبدالمطلب ابرہہ پاسبان تشریف  
 لاتے تھے راہ میں محمود فیل نے دیکھتے ہی بلا اسکے کہ سابق سے اوسکی عادت ہو سجدہ کر ڈر  
 لگا اور کہا کہ سلام سر نور پر جو آپکی پشت میں سے یہ ہیں سے عہد نوح کی تکمیل شروع ہوئی  
 جو کل جانداروں کے سات باندھا تھا پس ابرہہ نہیں کی طرف لوٹا اور ابابیل نے اونکو غارت  
 کیا تاکہ ورس آخر فصل ۴۵ شعیب کی تکمیل شروع ہو کر ممکن ہے کہ گدھے سے تیرے مقابل  
 آئے عاقہ مگر اکٹھی ہوئی مگر اونکے ہتیار کارگر نہ ہوئے اور خدا کو منظور ہوا کہ جیسے  
 پہلے سہل نام اولاد سہیل جسٹہ کے شرف سے اول متا بہوین اور اولاد اسحاق کو ذبح ہوئے

محمد بن اسماعیل بن سلام کو فریبہ پونے والد ماجد رسول اکرم علیہ السلام سے مشرق کر کے  
 حوزہ سابق میں سفندیر گت سے ولایا یوں نے جو چھ سال قبل سہمی کے بارش اور  
 سونے کا آہو بہا ہوا غزال کعبہ مذکور کیا تھا اور قوم جرہم کے مالک عمرو بن عبد اللہ کی تحفہ  
 سے قبائل عرب نے اور مالک کو کھانا دیا تھا وقت نکالنے جانے کے جو اس کو سہو  
 کعبہ اور دوسرے اشیاء کے چاہہ زمین میں ڈال کر مٹی سے پر کر گیا تھا اور چاہہ زمین  
 نامہ پر کر گیا تھا عبد اللہ نے چاہا کہ اس کو صاف کرین قوم مانع آئی مگر اپنے بڑے  
 بیٹے عمارت کی مدد سے اس کو صاف کیا اور سوقت مذکور کی کہ اگر خدا دس بیٹے عمارت کے  
 تو ایک بیٹا اس کے نام پر فوج کر دین اور خدا تعالیٰ نے دس سے زیادہ بیٹے دے  
 ایک تو پہلے سے عمارت پدر ابو سفیان شجاع دوسرے عبد اللہ صاحب دولت  
 ابو طالب تہ زیرہ میمون ایک ماسے تھے عباس ابو الفضل تو امیر غزو شیر مکر  
 ابو لہب غیلاق قحطی، مقدم آضرار آفتہ صغر جیسے جیل علیہ السلام کے بار  
 بیٹے تھے اور دوسرے اوغین قیدار زیادہ مشرق ذر محمدی سے تھے ویسے ان بائیس  
 صاحب مجاہد دولت عبد اللہ دوسرے سوئے اور امینا ام حکیم دہرہ و تہ حاکم و تہ  
 صفیہ و ام سلمہ امیرہ و زینب عبد اللہ کے بیٹیں جو بن اور جبکہ دس بیٹے ہوئے تھے  
 میں ایک شب سوئے تھے کہنے والے نے کہا کہ پروردگار اس شان کے لئے اپنی نذر  
 دفا کر پس ترسان و برسان چھٹے پس ایک میٹہ نذر کیا اور فقیر و نکو کہا یا ہر  
 دوسرے مرتبہ کے خواب میں گامے فوج کی اور تیسرے مرتبہ میں اونٹ لیکن تیر  
 مرتبہ خواب دیکھا کہ نذر اپنی پوری کر اس نظر سے دریافت کیا کہ کیا فوج کر دین  
 ہوا کہ ایک بیٹا دس بیٹوں سے اسیر لیا ہوئے اور بیٹوں سے یہ خواہش کیا  
 کہ بیٹے تنہا لے دیا اور قمرہ سے بالآخر حضرت عبد اللہ صاحب تقرر ہوئے جو مال و کمال  
 ظاہری و نوعمدی کے امام تھے عبد اللہ کو دوست تھے جو عبد اللہ صاحب تقرر ہوئے جو مال و کمال

عبد اللہ کو پکڑا لیکن قریش بالخصوص دیکھے مامور زیادہ مانع آئے اور اموی بنی مخزوم انہی  
 ایک عورت کا بہنہ پائل گئی اوسنے کہا کہ تھارے مان ویت کیا مقرر ہے بیان کیا دیکھ  
 اوسنے کہا تو سب وٹو نکو ایک طرف اور حضرت عبد اللہ کو لکھنؤ پر رکھا قرعہ ڈالا اگر اوٹو پھر  
 کوٹے اوٹو نکو ذبح کرنا ورنہ دس دن وٹ بڑھاتے جانا ویسا ہی کیا بالآخر سو اوٹو پھر قرعہ ڈالا  
 لیکن اطمینان کے لئے پھر عبد اللہ کے چند مرتبہ قرعہ ڈالا وہ اوٹو پھر پڑا عبد اللہ طلبے سوٹ  
 ذبح کر کے عام ضیافت کی اور اس مقدمہ میں سبھی علیہ السلام سے جکے لئے صرف ایک  
 کبش ہے ذبح ہوئے تھے غالب ہو کر حدیث میں سبھی ذبیح اللہ کہلائے اور بنظر اسکے  
 کہ برادر جد بھی جد کہلاتا ہے جیسے پسران یعقوب کا قول قرآن میں ہے کہ ہم عبادت کرتے ہیں  
 اپنے باپ کی خدا اور اپنے دادا کے سچا حق اور اسماعیل اور ابراہیم کی خدا کو حضور علیہ السلام  
 انا ابن اللہ سمجھتے ہیں فرمایا یہی قرآن مجید میں ہے کیونکہ سورہ صفات میں یہ دستور واقع  
 ہوا ہے کہ اول قصہ بیان کرتا ہے پھر اوسکا خلاصہ بیان کرتا ہے وہی ذکر سبھی میں ہے  
 وہی توحید میں ہے، انجس جلال کمال حضرت عبد اللہ کا شہرہ دو بالا ہوا اور شام  
 بعض نادان اہل کتاب کو حسد ہوا کیونکہ سنہ ولادت جناب ختم المرسلین علیہ السلام  
 عیسوی شمسی فصل ہنم دانیال میں مصرع ہے اس طریق سے کہ داریوس بن حبشور و  
 یعنی گتاسف سنہ ۳۲ قبل مسیحی میں بادشاہ ہوا تھا اور اوسکے سنہ اول جلوس میں فصل  
 ۲۵ یرمیا کے درسل کو دانیال اوسی سال میں مطالعہ کر رہے تھے حبشین لکھا ہے کہ نبی  
 سلطنت حبشین سنہ ۳ قبل مسیحی میں نبی بیت المقدس کو برباد کر گیا تھا ستر سال بعد  
 جاتی رہے گی اور یہودی قید نبی نصری سے خلاصی پانچویں اور پھر وزس ۱۳ سے  
 فصل ۲۵ یرمیا میں بار و گربادی بیت المقدس کا ذکر ہے جو سنہ مسیحی میں ہوئے  
 اور بعد کہ یہ خلاصی کاغذی اوسکے ذکر ہے اور دانیال روئے اور کہا کہ کتبک اس  
 مقدمہ کے یہ حال باربادی نہ بگاڑا نہ انجام اسکا کتبک کا لیس جہر میل علیہ السلام آئے

کیا بیت در شمس سے فصل ختم میں کیا برسنی نہ کوہست کہ تیرے شہر انہری تیرے  
 مقدس کے لئے گناہ کے پورے ہوئے اور خطاؤں کے کن رہ ہوئے اور اہلالت و انبی کے  
 لانے اور ختم ہوئے نبوت و پاکوئے پاک کے تقدیس کرنے کے لئے ستر مہینے یعنی چار سو  
 نوے سال ستر سو پچیس بن (لیکن ابتدا و بار و کر بادی بیت المقدس میں یافتہ  
 کو کب ہوگی نظر بران فرمایا ۲۵۰ سال سے معلوم کر کہ در فرمان سے مرست و بنا کر  
 اور شمس سے جو شمس قبل سیسی میں سے جلوس دار ایوس میں جیسے فصل و در  
 غریب میں بت صادر ہوا بتا مسیح سرور کا ساٹھ مہینے یعنی چار سو پچیس سال ہو گئے اور  
 اور دیو این نگلی رقت میں تائی باد نیکی ۶۰ اور بعد از ہتر روز یعنی سال مسیح کے ایک  
 سرور اور آویکا شہر و ستام مقدس کے خراب کر دیا اور آخر اسکا طوفان کے سات ہو گا  
 آج و عمارت خرا میں مقرر گئی بنی (اب بیان سنہ و طریق بربادی کرتا بت) ۲۷ اور  
 بادشاہ بہتوں کے سات ایک ہفتہ یعنی سات سال میں پانچ ہفتہ لگا اور نصف مہینے یعنی سات  
 تین سال میں قرانی و ہر کو آہا و لگا اور خراب کر دیا اپنے بازو سے کردہ کے سات  
 اپنے انعام محل تک پہنچا اور اس پر غضب مقرر کر دیا یعنی مرنے لگا اور بے نشہ با  
 سنہ سیسی میں آیا اور سات سال تک زور کر دیا بالآخر اسکی شکست ہوئی اور  
 سات تین سال کے لئے اپنے بیٹے طرطوس کو شریک سلطنت کر کے سنہ سیسی میں  
 آجاری اسی ستر مہینے یعنی چار سو نوے سال موعود در سن ۲۸ کا شمار ہے گواہی میں  
 عمارت فصل ختم و انیاں صحیح نہیں ملتی اور سیح کے سنوں میں در سن ۲۹ میں سات مہینے  
 اور دو مہینے بجاتی کر دیے میں اور در سن ۳۰ میں انہتر روز سیح کے مقام پر انہتر مہینے  
 ۳۱ ہر میں اور ہتر مہینے دوسرے رجوں میں منحرف ہو گئے میں علی ہذا سیح کل نسبت  
 قتل یا بادی کا محض قدر اسے تاریخ متواترہ کے موافق تار وین ہونے کے حوالہ شہر  
 اور بیت کے رجوں میں گھسے جو لکھا ہے تاریخ متواترہ کے موافق کے موافق لکھا ہے

اور انسانی کسم پرسی کے ساتھ ساتھ مقدس زمین جیسے تاریخ کلیسا وغیرہ تصانیف میں  
 ہے اور ولادت با سعادت کے مغلطہ میں فصل ۴۴ د شیا و فصل ۴۵ سفر مشنی و جنت  
 نبی سے اہل کتاب اوقف تھے کہ بنی قیدار سے ہونگے اور باوجود اسکے کہ یہ بھی جانتے  
 تھے کہ امت مقتصدہ یہودیوں کو آرام سستی نہراں مفتہ میں تعظیم سبب سے حاصل ہوتا ہے  
 اور فصل ۲۸ سے ۳۲ سفر مشنی میں ان کی نسبت و وقت کامل بربادی پر  
 ہے ایک مانہ بخت نصر میں جو ذوالقرنین کی قباد و کورش نے ان کو آباد کیا دوسرے  
 مرتبہ غیر قوم یعنی رومیوں کے بربادی ہوئی جیسے درسل فصل ۴۳ سفر مشنی میں مطابق  
 درسل باب نامہ رومیوں و درسل فصل اول ہوشیہ کو ہے اور درسل فصل ۴۴ کو  
 سفر مشنی سے ہمارے حضور علیہ السلام کی شمشیر کا ذکر کرتا ہے کہ اس وقت شکی ہوگی  
 اور عدالت کی کجائیگی اور یہودیوں کے دشمنوں کو کہا جائیگی نفل عبارت موجب تطویل ہے  
 اور اس میں عا کے خود نامہ رومیوں کے باب ۱۲ اور ساری کتابوں عہد عتیق میں بڑی  
 پیشین گوئی ہے پر ان سب کے ساتھ فصل ۴۴ شیا میں بنی نصیر و بنی قتیقہ یہود  
 وغیرہ کے نسبت جلا وطنی خداوند صاحب شجاعت قیداری سے لکھی ہے اور فصل  
 ۴۵ ملاکی اور دوسری کتابوں میں بنی عہد سے بنی قریظہ کے نسبت مقتول ہونا نصیر  
 نظر بران جماعت ناہنجاریہود نے شام کے مالک سے آنکر حضرت عبداللہ کو چوکا  
 کیلئے گئے تھے گھیر لیا لیکن او نے غیب سے سوار پہنچے جو اس عالم کے مشاہیر تھے  
 انہوں نے ان کو دفع کیا اس واقعہ کو وہب بن عبد مناف دیکھ رہے تھے اپنے گھر کو  
 جبکہ واپس آئے اپنی بی بی سے کہا کہ آمنہ خاتون کی شادی عبداللہ کرنی چاہیے  
 اور دوستوں کی معرفت عبدالمطلب سے کہلا بھیجا وہ بھی متلاشی ایسی پاکدامن کے تھے  
 نظریہ بران منظور فرمایا اور نکاح احسن جوہ سے ہوا روایت ہے کہ قصیدہ یا تذکرہ  
 فرست کر پہنچا کہ گھٹ بربادی سے اوقف تھی اس نظر سے وہ بھی تربیت یافتہ تھیں

خدا پاک کے قسب میں نور ہو گیا اور اسے عبد اللہ ہو جان لیکن آدم علیہ السلام سے تا قبل اس  
 ایک سبب نامہ کی تختی میں آئی تھی کہ حسین نور پاک کو دریافت کر دے اوس سے جدا ہو گیا کہ  
 کسی عورت سے بطور رفاہ نہ ملے پاورے نظر بران عبد اللہ متوجہ ہوئے سنے ہذا  
 نیلی عدویہ کا قصہ مشہور ہے اور ایک عورت قشعہ بڑی مالدار خوشنکاح رہی کہ جسے  
 سو اوٹھو کی قیمت ہو اور بعض اب اسے دیکھ ہوئے میں مجھے یہ جاوین باد عبد اللہ کا  
 شمع موناوے حضرت عبد اللہ نے فرمایا کہ کل میں اسکا جواب دو بخا اپنے پاس  
 دریافت کروں میں مکان پر نشر لین لائے اور شب جمعہ میں جو ساتواں روز ہے  
 اور ساتویں ہزار کی طرف خدا تعالیٰ نے آرام کرنے سے ساتویں روز میں اشارہ  
 فرمایا ہے اور دراصل وہی روز ہے کہ وہ نور مقدس حضرت آمنہ خاتون کو سپرد ہوا  
 اوس شب میں حسب تصریح دراصل فروریہ کے روئے زمین پر عام روشنی ہو گئی  
 جیسے امارت مسیحیہ صاع سے ثابت ہے پس روز دوسرے حضرت عبد اللہ نے  
 عورت مذکورہ کی خوشنکاحی کی اوسنے شب کا حال دریافت کر کے کہا کہ مجھ کو اوس  
 نور کی خواہش تھی ورنہ نوح کی عجب حاجت نہیں اور یہ ایسی ہوا کہ سرور سلیمان  
 مبارکبادی و شوق والدہ ماجدہ حضور علیہ السلام کی طرف بیان کیا گیا ہے اور انا  
 شب جمعہ کو اسی سیر کی نور اقدس کی وجہ سے شب قدر سے زیادہ جانتے ہیں اور خیال  
 سمجھ میں ہے کہ اس شب میں ملک ملکوت میں مذابوہی کہ عالم کو انوار قدس سے منور  
 کریں اور ملائکہ زمین و زمان خوشی میں آئیں اور خازن بہشت کو حکم ہوا کہ خود و اس  
 کا دوازدہ گہوڑے اور عالم کو خوشبو سے موطر کر دے یہ سبب روشنی عامہ کا اور شب کو  
 جیسے دراصل فروریہ ۹ میں ہے اور اساتون کے طبقات زمین کے بقاع کو بشارت  
 ہو کہ نور محمدی آجکی رات آمنہ خاتون کو سپرد ہوا جیسے دراصل اول فروریہ ہذا میں  
 زمین کو بشارت دی گئی ہے روایت ہے کہ اوس شب میں اردو زمین کے بت آدم کے چہرے



تاکہ کامل ہو فرمودہ خدا کا جو فرور ۹۶ میں ہے کہ سارے بقیہ سجدہ کرین اور دنیا کے  
 بادشاہوں کے تخت پر رنگوں ہونگے تاکہ شجاعت حضور علیہ السلام کی جو درجہ ۱۲ فصل  
 شیامین فرمائی ہے شہرت پاوے اور شیاطین جو زمانہ آدم میں جنبتوں سے باز رہے  
 گئے تھے اور مطابق باب مکاشفات کے بقیہ تین آسمانوں سے رفع مسیح کے بعد  
 نکال دیے گئے تھے آسمان پر چڑھنے سے بالجمہ مکاشفات کے رو سے مقید کیے  
 گئے اور زمانہ سحر میں یہ کثرت اشتعالک جو میں جو زمانہ حضور علیہ السلام میں پیدا  
 نہی جیسے احادیث سے ثابت ہے اور ظاہر ہے کہ کل کا عالم ملائکہ سے ہوتا ہے  
 جنکی حقیقت روح ہے پس جیسے خدامینہ برسا کر رزق دیتا ہے جو انجورہ دریا میں  
 زمین آسمان سے اٹھا کر پیدا کرتا ہے یعنی اسی ہندو سے جو باہین زمین و آسمان کے  
 ہے ویسے خداوند رحم شیطان ملائکہ سے کرتا ہے کہ دخان کو بالا لیجاتا ہے اور شیطان  
 جبکہ غیظ سے اوپر چڑھتا ہے ارواح پاک ملائکہ سے اوسمیں وہ دخان اوسکی گرو  
 سے مشتعل ہو جاتا ہے اور جو واقعات زمانہ حمل میں واقع ہوئے کتب میراجات  
 میں مصرح ہیں بعض انہیں سے یہ ہے کہ آمنہ خاتون کو بار حمل معلوم ہوا تاکہ ستائر  
 ایک کی کامل ہو جیسے مثل فرور ۱۱۳ میں ہے آند اوند کی ستائش کرو اے خداوند کے بندو  
 اوسکی ستائش کرو اور خداوند کے نام کی مدح کرو ۲ خداوند کا نام اس دم سے اُنک  
 مبارک ہووے ۳ آفتاب کی طلوع سے لیکے اوسکے غروب تک خداوند کا نام  
 محمود ہو ۴ خداوند ساری امتوں پر بلند و بالا ہے ۵ خداوند ہمارے خدا کی مانند ہو  
 ہے جو بلندی پر رہتا ہے ۶ اور آپ کو پست کرتا ہے تاکہ آسمان زمین پر نگاہ کرے  
 وہ مسکین کو خاک سے اٹھا لیتا ہے اور محتاج کو مرنبہ پر سے اونچا کرتا ہے ۷ تاکہ  
 اسے امیرون کے ساتھ بلکہ اپنے ہی لوگوں کی امیرون کے ساتھ ہٹا دے ۸ وہ اپنے  
 عورت (یعنی مکہ کو) گہر چین جاتا ہے ایسا کہ وہ بچوں کی ماحوشی کے ساتھ ہونڈا دے

متناہی کر دانتے ہی ورنہ غیر سے اشارہ و ثانی آئندہ خاتون کی طرف سے جو کوئی  
 یقین اور تفصل بائیک نامہ اہل گھستون میں نافذ فصل ۱۲۷ شعبہ کو مفوض ہو گیا ہے  
 اور غین سے ایک سے کہ چیکہ چہ مہینے مل کو گزیرے فرشتہ نے کہا کہ نام اور ان کا محمد  
 رکھنا تاکہ کامل ہو ورنہ منبر پر ۹۶ حسین ترجمہ محمد زیدت محمود کر کے ہنوز موجود  
 ہے اور یہی نام مبارک پہلے سے کتاب الخلیل بر بنیاد میں سچو نے فرمایا تھا جو ہنوز  
 نصاریٰ یونانیوں پاس قبل زمانہ ولادت حضور علیہ السلام سے چلی آئی ہے اور  
 فرقہ سائین سے لیکر کتب ہندو میں باہم مفوض اندر سکتہ انتہر بن بیدین محمد و احمد و  
 رسول اندر کر کے اور ان پند میں کلکتی محمد کر کے موجود ہے اور ورنہ منبر پر ۱۱۱  
 محمود کر کے اشارہ بنام محمد موجود ہے صیفہ سالنہ یعنی زیادہ ترین ستودہ کے ہے اوست  
 ہندو کی پیشین گوئی ویسی ہے جیسے سحر کی نسبت مجوسیوں نے تارہ معلوم کیا  
 جیسے تواریخ اناجیل میں ہے اور غین سے ایک یہ ہے کہ ہر چار پائے قریش کے  
 شب محل میں گویا ہوئے کہ شکم مادر میں آئے رسول رب کعبہ کی قسم دی نام و نام  
 میں اور چراغ میں اس کے اہل کے یہ بیان ہوا اور محمدی کا فصل بیان و  
 حضور علیہ السلام میں جبکہ ہزار ششم ہو چکا اور ساتویں ہزار کا شروع ہوا اور  
 کو مشور ہوا کہ ورنہ فصل انگوں کو جیسے تفصل بابت وہ نامہ عبرتین لکھا ہے کہ  
 کرے علی ہذا فصل نہم و انیال کے ستر مہینے سنہ مسیحی زمانہ بر بادوی بیت المقدس  
 سے پورے ہوئے شب پر میں آئندہ خاتون کے دروید ہوا اور وقت عبد المطلب  
 خانہ کعبہ میں طواف کر رہے تھے ایک آواز غلبہ شان آئندہ کو آئی اور سے فریاد  
 ہوا تاکہ اعلیٰ ہو ورنہ فصل ۱۲۷ حقوق میں حضور علیہ السلام کی خبر میں درمیں میں  
 شہتہ اتے خداوند میں نے تیری غیر سنی اور ڈر کیا پھر آئندہ خاتون کے ایک منہ  
 سفید نے پرے وہ ڈر جانا رہا اور کیا دیکھا کہ شریعت سفید و درمیں شالی گہرے رہنے دیا

انہوں نے پیا اور قرار پایا اور ایک نور بلند و یکساں اور عورتیں لکھتے تھیں درخت خرمشا  
 نظر آئیں اور میں سے ایک آسب زن فرعون دوسری مریم بنت عمران اور تیسری میری  
 حوا چوتھے ساری اور سچی تھیں اور کچھ مرد ہزاروں پر شاگ دیکھے تاکہ خدا کا فرمودہ  
 کامل ہو جو فرشتہ در سل فصل ۳۳ میں اور حقیقوں کے در سل فصل ۳۴ میں و فرمودہ  
 کے در سل انین بردانیاں کے در سل فصل ۳۵ میں اور کاشفات کے در سل باب غیر  
 میں ہزاروں گونے سات آنا لکھا ہے وہ ملائکت مراد ہے اور حضور علیہ السلام کی ولادت  
 زمانہ دس بادشاہوں برباد کنندہ روم میں صاف فصل ۳۶ و انیاں میں لکھی ہے جو  
 سیحی سے تاسلہ سیحی میں ہوئی دس بادشاہ ہوئے ہیں میں دو گہری دن چکر  
 پیر کے روز بارہویں چاند ماہ ربیع الاول مطابق ہندی ماہ میا کہ میں جبکہ عطار و  
 ثور میں راس جوزا و زنب توں کتاب حمل قمر سلطان مریخ جدی محل میزان کا تھا  
 حمل میں جیسے کتب ہندو میں کلکی اوتار محمد علیہ السلام کا راجہ صاحبین سے تحقیق کر  
 لکھا تھا ہزاروں جاہ و جلال کے ساتھ رونق افروز اس جہان کے ہوئے اوس شکل  
 و شامل سے جو در سل سے فصل ۵ غزال لغزلات سلیمان میں لکھا ہے کہ میر محبوب  
 سرخ و سفید ہے دس ہزار آدمیوں کے درمیان وہ جھنڈے کی مانند کھڑا ہوا ہے  
 آا اسکا سراپا جیسے عمدہ سونا او سکی زلفیں پیچ در پیچ ہیں اور کوسے کی کالے ہیں  
 آا او سکی آنکھیں اون کبوتر کی مانند ہیں جو لب دریا و وہ میں نہا کے نمکنت سے  
 بیٹھے آا او سکی رخسارے پہلوئے چمن اور طبان کی ابھری ہوئی کیاری کی  
 مانند ہیں او سکی لب سوسن میں جسے بہتا ہوا غنیکتا ہے آا او سکی ماہیہ ایسے پیر  
 جیسے سونکی کڑیاں جنہیں ترشیں کے جواہر ہڑے گئے (یعنی صاحب مہر نبوت) او سکا  
 پیٹ باقی دانت کاٹا م ہے چہر نیلیم کے گل بی ہون (یعنی صاحب مسرہ جو شکم  
 باقی دانت خال پر خط باو یک شق صدر تھا) آا او سکی پیر ایسے جیسے سنگ مرمر کے

ستون چوبیس کے پاؤں پہنچ گئے جہاں میں آسمان کی فضا تھی اور وہی میں تھا  
 مرد میں ۱۰۔ اسکا منہ شیر میں ہے ان دو سراپا عشق ہے اسے یروشلیم کے (میں)  
 مکان مقدس (ب) جیسو یہ میرا پیارا یہ میرا جانی ہے اسٹے اور جبکہ حضور علیہ السلام  
 پیدا ہوئے نصیب زبان سے لا الہ الا اللہ فرمایا تاکہ کامل ہو وہ جو فصل ۱۰ شیا میں  
 فصاحت سے مدوح میں اور آسمان غاتون فراق میں کہ بعد ولادت کے ایک برس بعد  
 آیا اور حضور علیہ السلام کو اوسنے دکھ لیا اور میری فکر سے غائب کیا تاکہ کامل ہو نہ  
 کہ فرمودہ کہ بیان ادیکالی گہاؤں نے اسے گہیرا کر میں نے سنا کہ اور اگر گہرا  
 کہتا ہا کہ پہراؤ انکو مشافق و معاریب میں اور لاؤ شہر و زمین تاکہ انکو نام و معرفت  
 و معرفت پہچان میں کہ نام انکا ماحی ہے محو کر نوا لا شرک کے آثار کو تاکہ کامل ہو  
 خدا کا فرمودہ وہ جو شیا نبی نے پیشین گوہنے کیجیے میں حضور علیہ السلام و ریش  
 فصل ۱۱ میں فرمایا کہ خداوند کا جلال انکا راہو کہ اور سب بشر ایک سات اوسے  
 و یکہین گے اور فرمودہ ۴ کے و ریش میں ہے کہ آسمان اوسکی مملکت کی مشافق  
 کرتے ہیں اور ساری امتیں اوسکے جلال کو دیکھتی ہیں ماحی ہونا و ریش فرمودہ کہ  
 میں ہے اور نیز ماحی ہونا حضور علیہ السلام کا فصل ۱۲ شیا میں صاف ہے اور اسے  
 نے یہ بھی سنا کہ خدا کر نوا لا کہتا ہا کہ پہراؤ محمد علیہ السلام کو تمام زمین میں اور پیش کر  
 او کو روحانیات پر جن و انس ملائکہ اور طیورہ و موش پر تاکہ کامل ہو وہ جو فرمودہ  
 ۱۱۳ میں لکھا ہے کہ خداوند کی مثال کون ہے کہ اعلیٰ علیہ السلام سے افضل سافلیں پر  
 تشریف لاتا ہے تاکہ زمین و آسمان کو دیکھے اور نیز وہ بھی کامل ہو جو نوم بنے عمر  
 جن و انس وغیرہ سے نسبت حضور علیہ السلام کے کیا ہے اور سنا اسے آسمان خاتون  
 نے کہ وہ روگو خلق آدم ہرقت شہادت شجاعت فوج خلعت ازراہیم لسان اسماعیل  
 رضا رفاق فصاحت صالح حکمت لوح بشری یعقوب است و سی مہر برادری است

جہاد و شیعہ صوت وادو و حبیب نیال و قار الیاس عصمت تھیں زہر عیسے و غوطہ وادو  
 اخلاق پیغمبر و نمین بودا و سکے وہ بادل کھل گیا مجھے اور سخت لپٹا پایا میں نے محمد علیہ السلام  
 کو سبز حریر میں جسے پانی چشمہ کی مانند ٹپکتا تھا اور کہنے والا کہتا تھا عجیب عجیب  
 کہنے لگے محمد علیہ السلام تمام زمین پر نہیں ہے کوئی مخلوق اہل دنیا سے مگر اونسے مطلع ہو  
 اور اوسے اونسے قبضہ میں پہ نظر کی گویا چودہویں رات کا چاند ہے اور اسی طرح  
 شکست لیس کی بو اور دیکھے تین شخص ایک کے پاس چاندی کے چاگل دو سر کے ہاتھ  
 میں طشت زہر و تیسرے کے ہاتھ میں حریر سفید پس نکالی ایک نے انگشتی جھینٹیا  
 دیکھنے والوں کی حیران ہون اور دھویا اوسکوسات بار اور امین شانہ مبارک کے  
 اوس خاتم سے مہر کی اور حضور علیہ السلام کو حریر میں لپٹا اور ایک ساعت اپنی بازو میں  
 اوٹھایا پہر محکوم دیا یہ سب کچھ واسطے کامل کرنے فصل ۳۳ سفر ثانی موسیٰ وغیرہ کے  
 ہوا کہ ہزاروں ہزار پاکوں کے ساتھ خداوند سینہ یعنی مکہ میں آویگا پاکو نمین ملائکہ  
 بھی آگے جسے یہ کارخانہ ہونے کو ظہور عام پر فاران میں روز بدر ہوا اور اوصاف  
 پیغمبروں کے مجمع اس نظر سے تاکہ کامل ہو وہ جو درس ۴۴ فصل ۴۵ شعیان میں وصف  
 رحمن سے متصف کیا ہے اور رحمن جامع الاوصاف ہے یہی مطلب ہے جو سچ نے مطابق  
 درس ال باب یوحنا کے فرمایا کہ وہ میری خبر و شے پاویگا اور تمہیں دکھاویگا ایسے  
 جملہ انبیاء کے اوصاف کے مجمع ہوئے اور جیسے حضرت آمنہ خاتون نے حالت  
 ششما ہی جل میں فرشتہ سے سنا تھا کہ نام اونکا محمد رکھنا اور دوسرے عجائبات کچھ  
 ویسے بلاوت کے وقت عبدالمطلب خانہ کعبہ میں دیکھنے لگے کہ مقام ابراہیم کی طرف  
 کہ چہ اہل ہوا اور سجدہ کرنے لگا اور اوس سے آواز اللہ اکبر اللہ اکبر رب محمد المصطفیٰ کی آئی  
 اور کہا کہ جب مجھ کو آکھیا میرے رب نے ناپاکی بتوں پلیدی می مشر کوئسے اور عیسے آواز  
 سنی اللہ اکبر کہ جب کی قسم کہ خدا نے کعبہ کو بوزنیدہ کیا آگاہ ہوا کہ کعبہ کو خدا نے اپنے ہاتھ سے  
 بنایا تھا کہ جب کی قسم کہ خدا نے کعبہ کو بوزنیدہ کیا آگاہ ہوا کہ کعبہ کو خدا نے اپنے ہاتھ سے



کیا ہے محمد علیہ السلام جیسے فروری ۶۶۰ء وغیرہ میں اور خلیل برنباہ و اترہ بن بیدین جو  
 ماحوذ فرشتہ سائین سے ہنود میں آیا موجود علیٰ ہذا کہ میں ایک یہودی نے جو بتا  
 کر کہ بتا روز ولادت میں دریافت کیا کہ کوئی آج مولود پیدا ہوا لوگوں نے کہا ہم نہیں  
 مانتے اسے کہا پیغمبر ختم المرسلین آج پیدا ہوئے اور انکے دو نشانہ نیشانے  
 اور سین بال میں مجتمع اور تالاش کرتا ہوا آیا اور پشت مبارک کو دیکھا اور پیش  
 ہو گیا اور کہا نبوت بنی اسرائیل سے لگی اور حسان ہفت سالہ وقت ولادت میں  
 تھے انہوں نے کہا کہ وقت ولادت ایک یہودی اپنی قوم میں فریاد کرتا تھا قوم  
 کہا کیوں فریاد کرتا ہے کہا نجم احمد نکلا اور مادر عثمان بن ابی العاص وقت ولادت حاضر  
 تھیں اور آمنہ خاتون نے روشنی دیکھی جسے محل بصری شام کی نظر آئی جیسے فروری  
 میں ہے اور حضور علیہ السلام مختون پیدا ہوئے تاکہ مضمون فصل ۲۵ شعیاء کامل وجہ  
 خصوصیت ہو کہ مختون سے بیت المقدس آباد ہوگی اور دوسرے شخص جو مختون ہیں  
 وہ موجب فخر اسطرچہ نہیں ہو سکتے اور کسرے کے محل میں زلزلہ پڑ کر چودہ گنگوہ گر  
 تاکہ ورش فصل ۳ جقوق کا کامل ہو کہ مادی کے پردہ کا نچلاتے تھے اور نو شیروان  
 نسل مادی بن یافت سے ہے اور نیز مضمون فصل ۲۰ شعیاء کامل ہو کہ خداوند کے  
 طلوع سے بادشاہ گردش میں آئین گے اور حضور علیہ السلام کا فخر ولادت جیسے  
 مدارج النبوت میں مفصل ہے زمانہ نو شیروان میں حدیث سے ثابت نہیں اور نو شیروان  
 کو فخر کا مقام ہے نہ حضور علیہ السلام اور اگر جو ہر سال سے فارس کی جہی تہی ہوا  
 شب میں بچہ گئی تاکہ کامل ہو ورش فصل ۵ شعیاء کا فرمودہ کہ وہی تمام وہ لوگو  
 جو ان کو رہنمون کرتے ہو اور چنگاریوں کو اپنے گرد کرتے ہو ہوتا رہو کہ اپنی آگ کے نور  
 از راستی چنگاری روشن کی ہوئی میں چلو لیکن یہ میر لفظ ہے ہو گا کہ عذاب میں  
 رہو گے اور کہہ رہے تھے خواب دیکھا کہ فارس کے کوہ کو جو ابی اس کے لیے جاتے ہیں

تاکہ فرود شیا فصل اول کا کامل ہو کہ وہ دوسرے سواروں کے پیش دیکھے اور ایک سوار  
 ہمارے ایک شتر سوار پیش فری شتر سوار حضور علیہ السلام ہوئے اور انکی بقیر میں پہنچ کر  
 شام نے اسی قدر کہا کہ جب سرکش ہوتے ہیں اور انکا سر کو بپا ہوتا ہے اور  
 سادہ خشک ہو گیا اور درود سادی جاری ہو گیا چند روز سال سے خشک تھا تاکہ  
 اشارہ ہو کہ ہزار سال تک قیامت اولیٰ منسوخ باب ہم مکاتبات کہ عبارت  
 خروج یا خروج ہوس یا خروج اگر نیز سے ہے نہیں اتنی فصل بیچ بیان درود پیش  
 حضور علیہ السلام کے حضور سید المرسلین علیہ السلام نے سات روز تک والدہ ابا  
 صاحبہ کا درود پیا پھر قوم میں نے جو بلاخر مسلمان ہو کر مریں چند روز درود پلا  
 جنہوں نے امیر حمزہ کو بھی درود پلایا تھا وہ کینزک ابولہب کی تین انہوں نے  
 شروہ فرخندہ ابولہب کو سنایا اور اس جو خبری پر آرا و ہوں اس نظر سے  
 حسب خراب عباس رضی اللہ عنہ کے شب و شب میں تحفیت خدایا ابولہب  
 ہوتی ہے بعد کو علیمہ سودی نے درود پلایا تاکہ یا بان قیدار کو بھی بشارت ہو  
 جو جنگا و غین بستی تین بیسے فصل ۴۴ شیا میں ہے وچو کہ علیمہ کے ایک اور بیاد  
 پتا تھا حضور علیہ السلام نے واپسی چاتی سے درود پیا بنظر اسکے کہ صفت تھا  
 جو ابواب یوحنا قبل وغیرہ میں ہے ابتداء سے کامل ہو رہا تین چاتی جبکہ علیمہ  
 دیکھ لگی حضور علیہ السلام نے درود نہ پیا اور یہی دستور تا آخر رہا اور حضور علیہ السلام  
 کو علیمہ خاوند پاس لائیں وہ بھی شیفہ جمال بالکال ہو گئی اور انکی شتر مادہ کے  
 ایک قطرہ شیر کا تھا تشریف لاتے ہی جاری ہو گیا تاکہ خصوصیت شتر سوار کی  
 ابتداء ہے جیسے فصل ۴۵ شیا میں ہے کامل ہو پس چند روز حضور علیہ السلام علیمہ  
 کو مین رہے ایک رات علیمہ کیا دیکھتی ہے کہ ایک نوگرہ آگئے اور کیا اور ایک  
 بہتر نویش حضور علیہ السلام سے اسنے لکھ کر دیکھا اور خداوند کو میدار گیا اور نہ کہ کیا



کہا حلیمہ خاموش اور اپنی بات کو پوشیدہ رکھ کہ جس روز ہے یہ جہاں جزا دہ پیدا ہوا ہے  
 علماء یہود کو کہا نا پینا نہ گوارا ہے اور نہ آرام و قرار ہے جیسے میر و دولہا نہیں  
 ولادت سے ناخوش تھا پھر حضرت حلیمہ حضرت آمنہ خاتون سے رخصت ہو کر محض  
 علیہ السلام کے چلین اور جبکہ حضور علیہ السلام کو دراز گوش پر آگے بٹھایا وہ چپٹ  
 ہو گئی باوجودیکہ وہ ضعیف تھا اور لمبی گردن کر کے چلنے لگا اور کعبہ کو دیکھتے تین بار  
 سجدہ کیا اور سر اٹھا کر آسمان کی طرف سب آگے چلا جسے آدمی تعجب کرتے تو  
 زمانہ بنی سعد کہتے تھیں کہ یہ وہی دراز گوش ہے کہ ہمارے سات لائی تھی کہ تجھ کو  
 گراما تھا اور نہ اٹھاتا تھا حلیمہ نے کہا واللہ یہ وہی دراز گوش ہے کہ خدا نے اس کے  
 سبب برکت دی ہے پس کہتے تھے والدہ اسکی شان عظیم ہے اور حلیمہ دراز گوش  
 سے سنتی تھی وہ کہتا تھا کہ میری شان عظیم ہے میں مردہ تھا زندہ ہوا لاغر تھا فربہ  
 ہوا عجب از زمانہ بنی سعد تم غفلت میں ہو و نہین جانتے کہ کون میری پشت پر ہے  
 وہ سید المرسلین و خیر الاولین و آخرین و حبیب عالمین ہے اور چپ راست  
 حلیمہ سنتی تھی کہ اسے حلیمہ غنی ہوئی اور بزرگترین بنی سعد بنی اور گوسپند و ن کے  
 گھ پھین گزرتی تھیں مگر گوسپند آگے کہتے تھیں کہ رضع تیرا محمد رسول پروردگار میں  
 و آسمان ہے اور بہترین فرزندان آدم تا کہ کامل ہو وہ عہد جو نوح بنے تمام بندگان  
 سے باندھا تھا کیونکہ مسیح کے زمانہ کی نسبت خوشخبری بنی اسرائیل کی لڑکیوں کو تھی  
 اور یہاں پر خود بیا بان قیدار کو اور جو اس میں رہتے ہیں سب کو ہے حجر ہو یا حجر  
 و اب ہو یا حشرات سب کو جیسے فصل ۲۲ شعیان میں ہے اور کسی منزل میں تشریف  
 لیجاتے مگر وہ سر سبز ہو جاتا باوجودیکہ قحط سالی پہلے سے تھی تاکہ کامل ہو وہ جو  
 مرنور ہو ۹ میں ہے کہ جو میدان میں ہیں وہ باغ باغ روین بن کے سارے درخت  
 لٹھیاویں اور نیز کامل ہو وہ جو بیا بان یعنی بیا بان غروب کی نسبت شعیان بنی کی فصل

میں کہ میں یہاں ان کے ساتھ رہا اور جبکہ منزل ہی تھوہ پر پہنچے جو شاک ترین  
 اور نزل میں ہے صید کی کڑھیں معانی تھیں اور شام کو سیرا سیرا بیا پر شیر آئی اور  
 اور تمام طلبہ ایمونسے گنتی کو گھوسلے تم چراگا، ابی اوسب میں تھیں چرائی اور  
 چیر و برکت جو ہر سے گہر میں ہے تم اور سکون میں جانتے ہو میں دوسری تو میں تھیں  
 اوسے مقام پر چاٹنے گھنیں اور گئے ہی مال و بکرو تھیں خیر و برکت ہوئی تاکہ کہ کل ہی  
 وہ خوشخبری جو فصل ۱۰ شعیامین قیدار کی بکریوں کو دی گئی ہے اور جب حضور  
 نے بات کہنی شروع کی فرمایا اللہ اکبر اللہ اکبر الحمد للہ رب العالمین سبحان من  
 اصیلا اور کہی آمہتہ لا الہ الا اللہ قدوسا ماسا لعیون والرحمن لاتا فذہمتہ  
 ولا لوم فرماتے تاکہ کل ہو وہ جو معرفت بنی شعیامین فصل ۱۱ میں فرمایا گیا ہے  
 کہ قیدار کی بستیاں حمد خدا کی ظاہر کریں اور جبکہ مہد میں حضور علیہ السلام تہر جانا  
 آپ کی سات اشادہ میں پہر تاکہ کامل ہو جبہ و حق نبی کی معرفت فرمایا گیا ہے کہ  
 سورج و چاند اس کے اشارہ میں پھرتے ہیں اور معرفت آپ کا کہی کہلاتا اور اگر انشا  
 کہتا تو حرکت و فراد کرتے اور پھر اس صورت میں فرشتہ گردیت و نہ حادث فراد  
 کی تھی تاکہ غیرت و ریح فصل ۱۲ شعیامین تکمیل شروع اور جبکہ حضور علیہ السلام مرتج  
 رفتار ہوئی لوگوں کے سات کہیلے تاکہ بچی کی بیشین کو مٹی کامل ہو جو مطابق  
 شعیامین کے مقرر کیا گیا تھا اور وہ کہلاتا لوگوں میں تھا پس جسکی عظمت کا وہ بیشین کو  
 کیسے کہیلے اور روز میں ایسے بڑے جیسے دوسرا گویا مینے میں اور مینے میں گویا  
 برس اور میں تاکہ کامل ہو صاحب شجاعت ہوا آپ کے فصل ۱۳ شعیامین ہے اور  
 ضرورت کے وقت ابراہیم پر سایہ کرتا مڑ بڑا و کا فرمودہ کامل ہوا اور کہی  
 نہ بیشین تاکہ شرف آپ کا کامل ہو وہ حواہیل کی اولاد میں ابراہیم کو درشت  
 کو میں کے سوانح فرمایا گیا ہے کہ اوس سے بڑے سے چربے کو پیدا کرونگا اور حضرت

قدوسین و رسل ۲ فصل نہم دانیال تکمیل پاوے پس ایک عرصہ تک جنگل میں دیہات میں  
 حضور علیہ السلام حلیہ کے گھر سے تاکہ کامل ہو وچو شجرہ فی فضل ہشتیا میں جنگل میں دیہات  
 سے قیدار کو دیکھی ہے اور پھر آمنہ خاتون کے پاس لا میں اور خیر و برکت سے اطلاع  
 دینی لیکن عرض کیا کہ اب وہاں کی ناقص ہے اور اپنے قبیلہ کو پہر لگیں تاکہ  
 دیہات قیداری کو خوشخبری بوجہ اتم پیدا ہو اس عرصہ میں ایک فرح علیہ سے  
 حضور نے فرمایا کہ مجھ کو سوا سے بکری چرانے نہیں پہنچتی تاکہ کامل ہو وہ جو قیدار و  
 یعنی بن جمل بن قیدار کے جنگل و بکریوں کو مبارکبادی فصل ۴۰ شعیب میں دیکھی ہے  
 حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ میں جنگل میں جاؤں اور سیر کروں پس حلیہ نے شانہ کیا  
 اور سر نہ لگایا اور جامہ پہنایا اور خزع کی تختی کئے میں ڈالی حضور علیہ السلام نے  
 اوسکو نکال ڈالا تاکہ فرمودہ نبی کا کامل ہو کہ میں توکل کروں گا جبکہ دو پہر ہوا حضور  
 حلیہ کا بیٹا فریاد کرتا ہوا دوڑا آیا کہنے لگا ہم کھیل رہے تھے کھڑے ہوئے ناگاہ  
 ایک مرد آیا اور محمد علیہ السلام کو ہمارے درمیان میں سے بکری لچا کر پیار لگیا  
 اور سینہ تا شکم چاک کیا آئندہ مجھ کو خبر نہیں دیاں پر حضور علیہ السلام کا سینہ چاک کیا  
 اور باو عین وغیرہ سے دہویا اور برابر کر دیا مگر ایک نشان باقی رہ گیا تاکہ کامل ہو  
 و رسل ۳ فصل ۵ غل الغلات سلیمان کی معرفت جو فرمایا گیا ہے کہ اوسکا شکم باقی  
 دانت سا جیسے نیکم کی گلکاری ہے پس حلیہ اور اونکے خاوند دوڑے گئے دیکھا  
 کہ حضور پیار پر بیٹھے ہیں آسمان کی طرف نگاہ کئے ہوئے اور دیکھ کر تبسم فرمایا ابرا  
 دھنون نے سر و چشم حضور علیہ السلام کو بوسہ دیا اور حال دریافت کیا مفصل حال  
 بیان فرمایا جیسے اجادیت صحیحہ میں ہے اور یہاں تک شوق صدر کی تحقیق کہ نشان  
 شکاف آخر عمر تک موجود تھا پس حلیہ اور اونکے شوہر کی یہ صلاح ہوئی کہ بکریوں کو  
 لچا میں جبکہ حوالی کر میں پہنچے حضور علیہ السلام کو بٹھا کر حلیہ رفع حاجت کو کہیں پہر

واپس آئے تو حضور علیہ السلام کو چایا تاکہ کابل ہو فرمودہ وہ سن فرمودہ و جب تو  
 نسبت کہا گیا ہے کہ وہ گرجا میں پس ہر چند تلاش کیا تا چار فریاد کرنے لگی تاکہ  
 ایک بڑا عمارت پہنچے ہوئے آیا اور کہا کہ اے صدیق کیا تجھ کو ہوا جو فریاد  
 کرتی ہے اس نے قصہ بیان کیا اس نے کہا کہ پہل بت پاس مل جلیہ نے کہا وہ  
 تجھ پر کہ حال شب وادرت کا تو نے دیکھا سنا نہیں کہ اوٹ کو کی پہنچا کہ سب ٹوٹ  
 گئے لیکن جلیہ کو ہر پہل پاس بیگیا اور گرداؤ کے گویا اور ادھکا قصہ بیان کیا کہ  
 نام مبارک کے لیے ہی منہ کے بل گرا اور تمام بت سرنگون ہو گئے اور آواز سب  
 منکلی کر اے پیر سے ڈر رہا اور نام شریف اس میں حاضر رہا کہ یہاں مست ہے  
 کہ ہماری طاقت اور سارے بتوں بت پرستوں کی اس کے ماتہ پر ہوگی اور خدا  
 اس کو ضائع کرے گا اور ہر حال میں خدا اس کا نگہ یہاں ہے اس میں عبد اللہ کو  
 خبر چو جلیہ سے پوچھا کہ کون رو رہی ہے اور محمد علیہ السلام تیرے سات ہیں یا  
 دیا اسے سید محمد علیہ السلام گم گئے اور ہر چند تلاش کیا پتہ نہ لگا تا چار عبد اللہ  
 اندر خانہ کعبہ تشریف لیگئی اور طواف کر کے مناجات کی مانت غیب سے آواز دی  
 کہ اے آدمی غم نہ کیا کہ محمد علیہ السلام کے لئے خدا ہے کہ اوٹ کو بچھڑا دیا جیسے فصل  
 شیا میں عبد اللہ نے کہا کہ اے خدا کر نیوالے محمد علیہ السلام کہاں ہیں جواب آیا  
 وادی تہام میں درخت کے نیچے عبد اللہ تہام میں گئے راہ میں درخت تو غل ہی  
 ہمراہ ہو گئے دیکھا وادی تہام میں درخت خراب کے نیچے بیٹھے ہوئے پتے چستے ہوئے  
 عبد اللہ نے کہا کون ہے تو اے بیٹے فرمایا میں محمد بن عبد اللہ بن عبد اللہ  
 عبد اللہ نے کہا میری روح تجھ پر قربان میں ہوں تیرا داد عبد اللہ نے کہ پتے گئے  
 پہا کر مکہ میں لائے پھر جلیہ نے جا کر واپس لیجائے حضرت آمنہ خاتون کو گواہ لیا  
 کیونکہ حضرت عبد اللہ والد ماجد صاحب پہلی انتقال ہو گیا تھا جیکہ حضرت علیہ السلام دوبار

کہ تھے اور جبکہ حضور علیہ السلام پانچ برس کے ہوئے حضرت آمنہ خاتون اپنے باپ کے  
 طے کے لیے مدینہ منورہ کو تشریف لگئیں تاکہ مبارکبادی فصل ۳۳ سفر مشنی و فصل  
 حقیق بنی کی معرفت جو فاران و تیمہ کو دی گئی ہے شروع ہوا اور تیمہ مدینہ منورہ  
 کا نام ہے جو فاران کے جنگل میں ہے پس ایک مہینہ و ماں رہیں یہودی قوم آمدورفت  
 کے لیے کہتی تھی اور کہتی تھی کہ یہ پیغمبر اس امت کی ہیں پس بعد ایک ماہ کے آمنہ  
 خاتون نے قصد مکہ معظمہ کا کیا اور مقام دون و ابوالین متصل مدینہ منورہ کے تھا  
 فرمایا آم امین حضرت عبداللہ کی کنیر بہنیں وہ ہمراہی میں تھیں مدینہ منورہ کے مکہ معظمہ  
 میں حضور علیہ السلام کو لائین اور دای آگلی بنیں اوس سے سرفراز دولت ابدی  
 ہوئیں اور عبدالمطلب نے پرورش ظاہری کی اور بہت مکرم رکھتے اسی سال میں  
 عبدالمطلب شرف قریش کے ساتھ سیف ذی یزن بادشاہ مین کی تہنیت کو گئے  
 اونسے عبدالمطلب کو بشارت دی ظہور ختم المسلمین علیہ السلام سے کہ تمہاری نسل  
 ہونگے اور واپس آنیکے وقت قحط قریش میں تھا عبدالمطلب نے ابوقیس پہاڑ چاکر  
 اپنے کند ہوئے حضور علیہ السلام کو چاکر دعا کی خدا تعالیٰ نے مینہ برسایا جبکہ حضور  
 علیہ السلام آٹھ سال کے ہوئے اور عبدالمطلب وقت آخر ہونے لگا حضور علیہ السلام  
 کی نسبت اپنی اولاد کو وصیت میں مبالغہ کیا اور حضور علیہ السلام کو تمنا کیا کہ جس  
 چچا پاس رہنا منظور ہو رہیں حضرت عبداللہ کے حقیقی مادری بہائی زیر و ابوطالب  
 تھے اور ابوطالب عبدلہ مین کمال محبت تھی حضور علیہ السلام ابوطالب کی گود میں  
 جاسیتے وہی کمال رعایت حضور علیہ السلام کی کرتے اور اندر و باہر اپنے ہمراہ رکھتے  
 اور کدھ مین شہار بناتے جبکہ باہر مین سال کو پہنچے ابوطالب نے مالک شام کا  
 قصد کیا تاکہ کابل پہنچے فصل ۳۴ سفر مشنی و فصل ۳۵ حقیق بنی کی مبارکبادی شروع  
 مالک یسعیور کو اس نے نظر سے ممالک یسعیور مین نصیری انکے مقام سے پہنچا اور حبشہ مین مکار

اُتار را کہ میں باز رہا تھا اور اوس میں مستطخر حضور علیہ السلام تھا جبکہ قافلہ قریش کا اور  
 راہ سے جاتا موصیہ سے ٹکرتا لاش کرتا جبکہ نشان حضور علیہ السلام کی بنیاں مسجود  
 میں بدل جاتا جبکہ قافلہ ابوطالب پہنچا پھر ان کے درستی فرورہا ہے وقت تھا  
 اوسنے دیکھا ابراہیمؑ کو اور پیر سایہ کر کے ہوا اُنکے جاتا ہے اور جبکہ حضور علیہ السلام  
 ابوطالب کے سات درخت بول کے نیچے بیٹھے وہ ابراہیمؑ اوس درخت پر ٹھہر گیا  
 بحیرہ اس حالت کو دیکھ کر تعجب ہوا اور دعوت اوس قافلہ کی کی میں ابوطالب  
 اہل قافلہ دعوت کہانے گئے اور حضور علیہ السلام امین کر کے شہر دیتے قافلہ میں  
 رہے اور وہ ابراہیمؑ ہی وہیں رہا بحیرہ نے دریافت کیا کہ تم میں سے کوئی اس  
 مجلس میں ایسا ہی ہے جو تشریف نہ لایا ہو قافلہ نے حضور علیہ السلام کو بیان کیا نہ  
 اوسنے حضور علیہ السلام کو بلوایا کہ ابراہیمؑ ہی ہوا تھا اور جبکہ قافلہ عقبہ جبل میں  
 تھا بحیرہ درخت و شجر سے سنتا تھا السلام علیک یا رسول اللہ میں اسنے نشان  
 مبارک پر مہر نبوت کو جیسے فصل درود سلیمان میں فرمایا گیا ہے دیکھا اور وہ ابراہیمؑ  
 لایا اور کہا کہ یہ صاحبزادہ وہی ہے کہ توریہ و انجیل و زبور میں وصف الکا ہے اور  
 وصیت کی کہ اسے ابوطالب کی کمال حفاظت کرو تا کہ میرا نساڑے جو اپنے دینوں کی  
 مسخوخی سے دشمن ہو گئے ضرر نہ پہنچائیں اور بعد الکا حامی ہے میں ابوطالب تمام  
 بعری میں پہنچ کر مانتے کو لوٹے اور اسطر سے انوار و فضائل و کمالات دیکھتے  
 رہتے تھے اور میثاہد و ملائکہ اور پاک و رتوں کے ملاحظہ سے حضور علیہ السلام سے  
 سلام کہیں کا ہنوں پاس لیگئے کا ہنوں نے کہا کہ یہ احوال و سادس شیطان  
 و امراض حیوانی سے نہیں یہاں تک کہ سال پچیسویں میں پچھ اور مال جہیز متنازع  
 خدیجہ رضی اللہ عنہا کا ایک سفر قحط کو گئے اور بعری میں پہنچے وہاں پر درخت  
 نیچے اترے جو خشک رہا تھا (دیکھنی ٹکڑی پر سینہ پر ہوا سی شربت کثرت مسخر

علیہ السلام سے سرسبز ہو گئی اور میوہ دار ہو گیا اور گرد اگر د اوس کے سرسبز و خرم ہو گیا تاکہ کافر  
 ہو ورس ۱۲ باب ۱۰ تو قاضی ثقیل و ثقیل کہ عیسیٰ نے اونسے ایک تمثیل کہی کہ انجیر کے درخت  
 اور سب درختوں کو دیکھو ۳۰ جب دشمن کو یمنین نکھلتی یمن تم آپ ہی جلتے ہو کہ اگر کسی  
 نزدیک ہے ۳۱ سو اس طرح تم ہی جب دن چیزوں کو ہوتے دیکھو تو جانو کہ خدا کی بادشاہت  
 نزدیک ہے نستودا رب یہ دیکھ رہا تھا وہ حضور علیہ السلام پاس آیا اور لات و غری کی  
 قسم دلا کر نام دریافت کیا آپ نے فرمایا تیری مائیکو دوسے دور ہو مجھے عرب میں کوئی  
 کلمہ نہیں کہ کلام کرے کہ گران تر ہو مجیر ایسی ہی بحیرانے قسم دلائی تھی اور جواب کو دیا یا  
 میں نستودا رب کے ماتہ میں ایک صحیفہ تھا اوسکو دیکھتا تھا یعنی صحیفہ سرور سلیمان جہین علیہ  
 مبارک ہے اور کہتا تھا اوس خدا کی قسم جسے ثقیل عیسیٰ پر بھیجی یہ وہی نبی ہے تاکہ کامل ہو  
 وہ مسیح کا فرمودہ جو ورس ۱۲ باب ۱۰ تو ایخ یوحنا میں ہے کہ تم اوس فارقت یعنی دو  
 تسلی و ہندہ ہم یعنی احمد کی گواہی دو گے اور کہا کہ اس درخت کے نیچے سوئے نبی کوئی نہیں  
 بیٹھا یعنی اس طور سے کہ وہ سرسبز ہو جاوے یہ خاص نشان اوسی پیغمبر کا ہے جسکی بادشاہت  
 کے نشان ورس ۱۲ باب ۱۰ تو قاضی میں ہے جیسے لفظ آرام میں داخل ہونے سے نسبت ہو  
 زمانہ موسیٰ میں اشارہ زمانہ عیسیٰ سے تھا جیسے نامہ عبر یمنین ہے پس حضور علیہ السلام نے  
 مصرے میں مال بیجا اور دو گنا فسخ ہوا اور قافلہ کو بھی پاس کی برکت سے فائدہ ہوا جبکہ  
 کو تشریف لائے دوپہر تھا حضور علیہ السلام کے سر پر دوفرشتہ مرغ کی مثال سایہ کرتے  
 ہوئے خدیجہ نے دیکھے اوس سے میل عظیم دلیمن پیدا ہوا اور خدیجہ صاحب عقل و گیت  
 و اشراق و نسب حسبین ممتاز و کثرت زرقا لیس سے ملکہ نکاح بہتین کہ سارے عرب دے  
 نہ سنگا نکاح کے اونسے تھے انہوں نے ایک رت کو بھیج کر دریافت خواہش نکاح خضیب  
 کرائی حضور علیہ السلام نے عقد نکاح معاش کیا لیکن فرمودہ کسی کامل کا جو صابین تروا  
 ہر دو کو پہنچا کامل ہوا کہ ملکہ شہل و یمن یعنی عرب معرفت مکمل کے خود منظور کر گئی خدیجہ رضی اللہ

ہونکہ اس سبب سے غور فرما لیا اور کمال خوشی و مسرت سے شاکت ہوئی اور اس کے دل میں  
 حضور علیہ السلام کا تعریف ہوا اور خیرات کروایا کہ قبل اس سے پانچ مہینے سے تیرہ مہینے  
 اول مہینے میں سے سنہ مذی کے دس اشاک و پانچ تیسرے قبل اس سے پانچ مہینے  
 کتب اس سے حضور پچوآن کو پنجہ و پانچ چھ کو میدک و پانچ دس مہینے اس کے  
 اس میں اور اسی سال سے جو پندرہ سال قبل فوت ہے آواز سننے کے یا محمد یا رسول اللہ  
 کہ کیا وہ کہتے اور سنہ میں روشنی دیکھتے جیسے ذکر میں مین کو نظر آتی ہے یا سب  
 و تیرہ روز یا سب شہر یہ صفت بیکانہلی موجب الشراح خاطر ہوتی اور سب مسئلہ میں کہ  
 جو سنوں پر جو رت سابق کی بریدگی کے سبب یا کیا تاکہ مضمون فصل اشیا کا مل ہو کہ  
 آمد سنہ ہوا و جو اسود کے رکھنے پر نزاع ہوئی کہ کون ہوا و اسکو تمام ہر کہے اور  
 قال کہ پچھلی الاصلح اسیر شہر کی کہ اول جو صبح آوے مکہ مغرب ہو پس حضور علیہ السلام  
 سے کہا کہ میں آئے حضور علیہ السلام نے اپنی چادر میں جو اسود کہا اور فرمایا کہ سب  
 اٹھایا اور جب تمام ہوا پس پچھلی اصلح اسیر شہر کی کہ اول جو صبح آوے مکہ مغرب ہو کہ  
 مقلندہ ہی پسند آئی تاکہ وہ کل ہو وہ فصل ۴۴ میں اسیت حضور علیہ السلام کی نسبت کتاب  
 کہ کہ اسکو تعلیم کیا اور کہنے اور سکودا نامی کی راہ سکولامی تاکہ جو اسود کی تعلیم  
 درس فصل ۴۴ دنیامیں ہے کامل ہو اور سنہ میں اسرافیل حاکم عالم مثال امام ہر  
 کہے اور قبل چالیس سال کے کسی سال میں مطابق بخاری و مسلم کے معراج خواب میں کہ  
 ہوا جسکا ذکر سورہ نجم میں آیت ولقد رآه نزلة اخر سے سنہ چہ نبوت میں اجمع ہے  
 تاکہ بناو ثبوت قائم ہو و کامل ہو و جو فصل ۴۴ دنیامیں ہے ازود سے خاص تعلیم یا نام  
 اور سنہ میں ذکر سلطان الاذکار و اندھ میں مشغول ہو اور خلوت کو دوست کہنے کے وقت  
 یجا کہ جل فر کے خارج میں رہتے تاکہ کسی کو نہ فرمودہ و صاحبین سے سنہ کو پہنچا  
 کامل ہو کہ کلکی اور اچھا چھپا ہو کہی کہ وہ میں پیشے کرتے اور سنہ میں سے اہل ان کے



چہ پہلے رمضان تک ہی خواب میں آئی اور چہ السیون حصہ میں سال نبوت کے گنا گیا اور  
 مکمل استعداد پیدا ہوئی کہ جبریل حاکم غاصر کو بچشم خود رمضان شریف میں دیکھا اور تمام  
 قرآن مجید جملہ واحد کر کے آسمان پائین پر نازل ہوا اور میں سے ایک حریر پارہ جبریل  
 تمثیل ہو کر لائے یعنی خود جبریل اپنے مقام پر رہے اور صورت علمیا و انکی تمثیل صورت  
 بشری پر ہو گئی اور کہا اے محمد علیہ السلام خوشخبری ہو میں جبریل ہوں خدا نے مجھ کو تیرے  
 پائین بھیجا ہے اور تو رسول ہے جن والنس پر دعوت کر لا الہ الا اللہ کے ساتھ تاکہ اوس سے  
 فصل اس سفر شنی کامل ہو کہ خدا کے یگانہ کی نبی موعود سے تعلیم ہوگی اور پڑھ اس حریر کو  
 جو اب ہر مائیں پڑھائیں تاکہ کامل ہو جو فصل لا انکون میں می فصل نہ شعیام میں ہی  
 صفت مذکور میں ناچار جبریل نے پیار مجھ سے اتنا نسبت کے لئے دبوچا اور کہا پڑھ  
 حضور علیہ السلام نے جواب کو روہی دیا پھر جبریل نے دبوچا پھر وہی جواب دیا پھر دبوچا  
 اور کہا کہ شریطان سے پناہ مانگو آپسے ستمیذا اللہ من الشیطان الرجیم فرمایا تاکہ کامل ہو  
 باب یوحنا فرمودہ کہ شریطان حمد کا محکوم ہوگا جیسے سر کو شریطان اولاد دھا کہلائے پھر  
 کہا کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم میں حضور علیہ السلام نے بسم اللہ پڑھی تاکہ ہر ایک چیز بزرگ کو  
 خدا کے ہی نام سے شروع ہو اور توحید جو شان نبی صاحب کلام موجود فصل اس سفر شنی ہے  
 کامل ہو پھر اقر ب اسم ربک الذی خلقناک تعلم ما لم تعلم تک پڑھایا یعنی پڑھ اوس پروردگار کے  
 نام سے جس نے پیدا کیا عالم کو پیدا کیا انسان کو علقہ سے (پس اس نظر سے انسان کب  
 لائق عبادت ہو سکتا ہے جیسے سچی ابن مریم کو نصارے غلطی سے پرستش کرتے ہیں) پڑھ  
 اور پروردگار تیرا وہ بزرگ ہے جس نے تعلیم کیا قلم کے ساتھ اور تعلیم کیا انسان کو وہ جو پیر  
 جاتا تھا اور کلام خدا ہی سچہ تھا تاکہ کامل ہو ورنہ اس سفر شنی کی فصل یہ ایہودیوں کی لکھی  
 آئیکہ ہائیون میں سے ایک پیغمبر گزشتل تیرے پیچھو لگا اور اپنا کلام اُس کے منہ میں ڈالو لکھا  
 جو کچھ فرمائی وہ بھیجا دے ۱۹ اور ہو گا یہ کہ جو کوی میری باتوں کو جو میرے نام سے

کہے تھے اور سو بڑے گروہ تھے۔ لیکن وہ ہمیشہ کہتے تھے کہ میرے نام سے کوئی بات نہیں  
 کرے اور شے کہنے کا میں نے حکم نہیں فرمایا یا نہ اسے یہ کہہ نہ کی قسم کرے چاہے کہ تیرے  
 مارا جاوے اور دوسرا نشان فرمایا کہ جو شے کی بات پر ہی نبوی اور پورا ہو وہ جو کہ  
 سے باہر کتاب حال میں فرماتا ہے کہ یہ جو شے کا فرمودہ سچ کے جانے اور کرنا اس پر  
 پورا ہوگا پہر تعلیم کے لیے جبریل نے وضو کیا اور حضور علیہ السلام سے وضو کروایا تاکہ ان  
 قدس قدوسین جو نا حضور علیہ السلام کا جو درجہ افضل نہم دنیاں میں ہے اور وہ کچھ  
 پر مانی اور حضور علیہ السلام نے اقرار کیا اور جبریل چلے گئے اور حضور علیہ السلام مکان  
 لے گئے پس کوئی رخصت اور پہلا اور تہہ نہ تھا مگر کتابا یا رسول اللہ اور حضور علیہ السلام  
 کے بدن پر لڑو پڑائی چیز جو انکے سے ظاہر نہ تھی تاکہ کامل ہو درجہ افضل اس قدر  
 فرمودہ کہ وہ نبی شکر ہوگا اور بنظر لڑو فرمایا اور آؤ ہو بھگوار اور آؤ ہو بھگوار پس چاروں مانی اور  
 بدن پر پانی دالا اور اس سے سکین ہوئی اور ام المؤمنین خدیجہ رضی اللہ عنہا سے عالی فرمایا اور  
 کہا میں نے تاج ہون اپنے نفس پر بلا یعنی آزمائش سے تاکہ کامل ہو شلیت ہوئے جو مطابق  
 فصل ہم کتاب خروج کے بعد وحی کے خوف کہا یا تھا کہ شاید قرعون مجاہد قتل کرے اور یہاں  
 والا اور اس کی تعلیم بہت پرستو کو شکل دکھائی لیکن خدیجہ رضی اللہ عنہا نے اوصاف حدیث  
 سے آچے سکین کی بنگو قریش اچھا جانتے تھے کہ اس سے آپ بلا میں نہ پڑیں گے اور اول  
 تصدیق ام المؤمنین رضی اللہ عنہا نے کی لیکن نبی کا خیال کم فائدہ جاوے بعد کو دوسری  
 اور ام المؤمنین سکین خاطر کے لیے اپنے چچا زار و پاشی و رتہ فوہل پاس لیکن وہ قریش میں  
 بت پرستی چھوڑ کر نصارے ہو گئے تھے بعد دریافت حال کے فرمایا کہ جبریل وہ ناموس  
 سے جو موسیٰ پاس آیا تھا اور بشارت ہو گا کہ تم وہ رسول خدا ہو مگر بشارت میسے نے  
 دے دی ہے کہ میرے بعد ایک سولہ دیکھا نام اور کا احمد ہو گا یعنی دوسرا تسلی دینے والا اور  
 جلد ہے کہ امور جو چاہا و قتال پر کا شصتیار ہوں اور میں بڑے کمزور امی کو ارج کرینا اور غنیمت

مدکار ہونہ صفت صدیق سے مطابق در سن منورہ ۶۷ سے وقت تھے اس سے اونکو  
 طبع ہوئی حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ آیا مجھ کو خارج کر دینے کے مطابق فصل امشبیا و  
 منورہ ۶۷ کے کہاں اور کہاں کو نہیں لایا تیرسی مثل مگر اوسکی قوم دشمن ہی ہے پس وقت  
 حیدر و ز بعد جیتے نہ رہے اور زمانہ عورت نیا یا لیکن اہل جنس کے مطابق حدیث کے ہوئے  
 کہ فن کو مینے ایسا اور ایسا دیکھا اور کامل ہوا اونکی گواہی سے سچ کا فرمودہ کہ تم اوسکے  
 گواہ ہو گے انکے بعد علی مرتضیٰ رحمہ اللہ وجہ ایمان لائے تاکہ کامل ہو باب کتاب شفا  
 اور کتاب خرقہ کا بیان جو چار یا زین بنظر ایمان اول نام اسکا لیا ہے اور پھر عبداللہ  
 ابو بکر سلمان سچو اور بعد چالیس سال اپنی عمر کے سلام طاهر کیا جیسے قرآن مجید میں لکھیں  
 اونکی نسبت وارد تاکہ کامل ہو وہ منورہ باب مکاشفات و کتاب خرقہ کا حسین و سرے کا نام  
 پھر پڑے پر لکھا ہے اور بکر پھر پڑے کو کہتے ہیں اور اسی عرصہ میں زید بن حارثہ ایمان لائے  
 اور صدیق کی ہدایت سے عثمان و زین بن ہدی تاکہ کامل ہو باب کتاب مذکور کا فرمودہ  
 جو تمیرے کا نام انسان و پتلی پر بتلاتا ہے اور زین بن العوام اور عبدالرحمن بن عوف سعد بن  
 ابی وقاص طلحہ بن عبداللہ ہدایت صدیق سے ایمان لائے اور طلحہ کو راسخا نام نے ہی  
 خبر دی تھی بعد ازاں ابو عبیدہ جراح و بوسلہ و ارقم مخزومی و عثمان بن مطلقون و عبداللہ بن مسعود  
 و ام الفضل و زوجہ عیاس و اسما و بنت ابو بکر صدیق و فاطمہ خواہر فاروق رضی اللہ عنہم جمع ہوئے  
 اور تین سال تک امر مخفی رہا اور قرآن مجید ہی ہنوز اور نہ آیا اسرائیل ہی رکاب با سعادت  
 میں بدستور ہے جو عالم خواب کے متصرف ہیں بعد تین سال کے جبریل کو کرسی زرین پر دیکھا  
 اور ہدایت اور انکی حضور علیہ السلام پر غالب ہوئی اور زین بن زینب و زینب بنت جحش و زینب بنت جحش  
 اس سے منزل ہوئی اور اوائل سورہ منزل نازل ہوئی اور قرآن پڑے در پے کنا شروع ہوا اور  
 دعوت نکارا کا حکم لیکن ہنوز کفار کے معبودوں کی مذمت نہ ہوئی تھی اس سے وہ بھی غیور  
 علیہ السلام بہ ہمت و شجاعت پہنچوئی نہ توئی کہ پیش جیکہ کی گئی کفار نے معجزہ طلب کیا اور حضور علیہ السلام

لیل پہنچے اس وقت تک کہ صبح نہ ہو گیا  
 میں صبح نہ گیا میری شاخ ٹھیک دنیاں موجود تھیں لیکن منجھوٹا سبز ٹٹا نکلا  
 دل تجو بدبو تک نہ مل کہ منہ فصل اسفرشتی میں صبح کو نہ ملے گی کل منہ دار جان  
 پس اس قدر سے ابتدا رکھ منہ سمجھو بتایا گیا کیونکہ ان کے سپر بیجا جبکہ مکی خبرتی ہیں اس  
 سے برباد ایک یہ کا نہ اسکا کر اس کے برابر بات کیونکہ جو ناماد و حسب ل اہ کو رکھ کر  
 جاتا پس چار سو کر انفریہ گیا کہ اس خبر کو تسلیم ہو ہی غلام بیجا و غیرہ کرتا ہے اور رکنا نہ خبر  
 ایک پاران لیا تھا رکنا کے پیرے پر بیٹہ جانا اور پھر ایک بیٹے سے شہ زور دے پٹ جاتا  
 کر دے جگہ سے نہ لیا ایک در مطابق رویت ابو نعیم کے حضور علیہ السلام جل میں ملا اور کیا کہ تو  
 ہرے سرور میں کو بڑا کہتا ہے اگر رعایت قوم کی ہوگی میں نیچے مارا ان اور کہ جس کے چھوچھا  
 حضور علیہ السلام کہا کہ خدا اُسے کہا کہ دس کمر میں دن اگر چھوچھا اور حضور علیہ السلام اس کو  
 چھوچھا دیا اُسے کہا تیرے چھلے مجھے چھوچھا ہے نہ تو نے ایک اگر چھوچھا تو دس کمر میں دن  
 پر حضور علیہ السلام چھوچھا پر پڑی دے کہا پر چھوچھا اور حضور علیہ السلام نے کہا یا ان  
 پر اُسے کہا کس دلیل سے آپ نے ایک خست کو بلایا وہ شقی ہو کر زمین کو چیرا ہوا آیا  
 اور اُسے گواہی دی پہل ذکا جواب سجدہ زمین میں دیا گیا کہ زمین نے نازل کیلئے تیرے  
 نہ یار کی تسلیم سے جس میں نے پیدا کیا انسان یعنی آدم کو اور تسلیم کیا اس کو بیان مجھ پر  
 قدر یہ مگوین میں ساتویں ہزار کے آرام سے مامر ہوئے مطابق اضر ہے اور اگر کو شک  
 زمانہ کی تفسیق میں ہم آفتاب قمر کو پیدا کیا ہے حساب کے ساتھ (حساب کرد) اسکا ہر  
 اور درخت سجدہ کرتے ہیں محمد کو کبھی یسار کو بھی یہ بات پیدا ہوئی اور دوسرے دلائل  
 فباہی اور کہا تھان سے جسد سورہ رحمن میں جی دے گئے جیسے تفسیر جلالہ  
 میں مذکور ہے اور سوائے اسکے سیر و غیرہ کی زبان بولی و قرآن مجلی صاف چون ہی  
 اور دینین زبان سے کہا گیا پس وہ لاچار ہوئے اور اتفاق کیا کہ جو کوئی مسلمان ہوا

اور کوفتہ اور عذاب میں ڈالا یہاں تک کہ بنی مائیم اور بنی مطلب کے سوا کوئی حضور علیہ السلام  
 کا معین نہ رہا اور انہیں سے کوہنوز مسلمان بہت سے ہوئے تھے مگر عصبیت کا سبب  
 ابولہب کے سبک خیال تھا اور عتبہ بن ابولہب بہت گستاخی سے پیش آیا حضور علیہ السلام  
 نے فرمایا کہ خدا اس پر کتنی کو مقرر کرنا کہ اس کو پہاڑ ڈالے پس سفر شام میں ابولہب اس کی  
 بہت حفاظت کرتا اور کہتا کہ محمد کے منہ سے جو نکلا ہے وہ پورا ہوتا ہے رات کو ایک  
 منزل میں شیرون کا خطرہ تھا اس کے لئے کجاوہ کو جمع کر کے سب سے اوپر لٹا یا پس رات کو  
 شیر آیا اور سب کو سونگھا اور کسی سے متعرض نہ ہوا فقط عتبہ کو باوجود حفاظت کے پہاڑ والا  
 اور گوشت تک خبیث کا نگھایا اور جبکہ ایک آیت قرآن شریف کے مقابلہ میں نہ لاسکے  
 اور دعوت انکارا مہوی اور جواب تعلیم پانچا یا رسے جو اعتراض کرتے تھے کامل پایا  
 قریش نے کہا کہ ایام حج میں مخلوق آدگی وہ قرآن سے گی کیا تدبیر کیا دے جس سے منقص  
 و مدت قرآن صاحب قرآن کی ہوتا کہ اوس سے آدمی پہر جائیں اور تسلیم قرآن نہ کریں  
 بعضوں نے کہا کہ ابن کہو ولید بن مغیرہ اور بنی عقیلہ تھا اوس نے کہا بہت سے کاموں کو  
 سمنے دیکھا ہے اور کا کلام اوس کے زمرہ اور صحیح سے نسبت نہیں کرتا قابل عرب یہ دیکھ کر  
 شکوہ و رنج کو کہیں گے بعضوں نے کہا کہ مجنون کہو ولید نے کہا ہم جانتے ہیں دوسرے  
 اور جنون والوں کے کلام کو یہ کلام اوس کے مشابہ نہیں بعضوں نے کہا شاہ کہو ولید نے  
 کہا شعر و کی قسموں کو ہم خوب جانتے ہیں اور اوس کا کلام مشابہ اوس کے نہیں بعضوں نے  
 کہا ساحر کہو ولید نے کہا کہ سحر میں یہ لطافت و لطافت کہاں بلکہ وہ لمبہ و نجس ہے میں  
 بلکہ قرآن میں حلاوت و طلاوت ہے کہ کسی دوسرے کلام میں نہیں نہایت یہ کہ اوس کے  
 کلام میں یہ تصرف و تاثیر ہے جو جدا ہی ڈالتا ہے مابین پائے بیٹے و باپ باہمی دشمن و دوست  
 میں اس نظر سے کچھ مناسبہ سحر سے ہے اگر کہو یہ کہو گونا گونا دیکھا اوس کے حق میں آیت  
 انہ فکر و قدر قتل کہیت قدر ختم قتل کیف قدر نازل ہوئی اور بے شبہ وہ شہر میں کے سات بار گیا

یہاں تک مالک حضور علیہ السلام پڑا اور کوئی دروازہ پریشان اور کوئی راہ میں نہ تھے  
 جیسے فیملہ ابولہب کی محرت اور اسکے حق میں اور ابولہب کے حق میں سورہ تبت نازل  
 ہوئی اور ان کے حق میں بدستور فرمودہ ہوا اور کوئی سجدہ کی وقت گردن دہانا کا گھر  
 گھٹ جاوے اور ابو بکر بچا تھے پس ابو بکر کو ایسا مارتے کہ سر پر بال تک نہ رہتے تاکہ  
 فرمودہ نفل۔ انتر شنی کا مل ہو کہ وہ نبی مارا تھا دیکھا اس میں اشارہ کمال تحفیت کا ہے  
 یہاں تک کہ ایک مذکور صحابی نے کہہ میں عقبہ بن ابی معین نے اپنے کپڑے کو حضور  
 کے گلے میں ڈالا اور گلہا گونٹا اور ابو بکر نے اوس پر ہوش کا دوش پکڑ کے دفع کیا  
 اور کہا آؤ قتل کرتے ہو اوس مرد کو جو کہتا ہے کہ رب میرا خدا ہے یہ طرح سے دوسرے  
 مرتبہ اسی غمبشت نے حسب اشارہ قریش کے اونٹ کا ٹکنبہ حضور علیہ السلام کی گردن  
 سجدہ کے وقت رکھ دیا حضور علیہ السلام اس کے بوجہ سے سر نہ اٹھا سکے حضرت زبیرؓ  
 لائیں اور گردن پر سے وہ ٹکنبہ اتارا اور چونکہ ایک کل لحم سے تھا قبل ممانت کے وہ ٹک  
 تھا حضور علیہ السلام نے نماز توڑی اور تمام کی اس وقت قریش کو بد دعا دی اور جسے ٹک  
 کا نام لیا وہ بیدار میں غمبشت لاشیا کے بعد ایک سال ہجرت کے مارے گئے اور فقرا و  
 و صفا و صحابہ پر حال تنگ کیا بلال و عمار کا حال مشہور ہے وہاں سر و سیمہ و عمار کو قتل کیا  
 اور جواباً ایک تیر کا غلا سکے اور مدینہ کے یہودی پس آدمی بکارت نبوت کی علامات دریافت  
 کیں انہوں نے کہا کہ قصہ نصاریٰ صحابہ کہتے جو یہودی ہی بناتے تھے اور حقیقت  
 روح و ذوات انہیں نبی کی قیاد دریافت کرو اگر نبی ہے خبر قصہ صحابہ کہتے وہ تو قریش سے  
 دیکھا اور حقیقت روح سے وہ درگاہ کر گیا (کیونکہ دریں فصل ۱۱ حقوق میں اس کی توضیح  
 و پروردہ لکھی ہے) اور روح سے مراد روح فطیمہ خود حضور علیہ السلام ہیں) اس صورت میں  
 باوجود اسی بونیکے جانو کہ وہی نبی موجود ہے جیسے دریں سے نفل ۱۱ شہیادیں حضور  
 علیہ السلام کی صفت لکھی ہے کہ بھی ادھکی نہیں کوئی کر لگا کہ کون ہے کہ صبیح خداوند کو

بتلاوے اور شیر اوسکا کون ہے کہ اوسکو تعلیم کرے ہم اسکے ساتھ وہ مشورہ کرتے اور ہیکو کون  
 تلقین کرے اور کون کین طریقہ انصاف کا یا دلاوے اور کون علم سکھایا اور کون سنے راہ  
 و راہی کی بتلائی پس حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ کل میں جواب دہنگا اور انشا اللہ نہ کہا پس  
 سورہ کہف نازل ہوئی اور قصہ صحابہ کہتے جو نہ تورت میں ہے نہ تخیل میں بیان فرمایا  
 اور روح کی نسبت فرمایا کہ بغیر انشا اللہ کے کہی نہ کہنا کہ میں کل کہو گا بالآخر جواب اسکا  
 یہ جو ہیں سال سورہ بنی اسرائیل میں آیا اور عجائب غرائب اوندی بیان ہوئی اور قصہ  
 ذوالقرنین فرمایا جسکا ذکر فصل دانیال میں اور بہت دوہرے مقام میں ہے اور وہ  
 یہودیوں کے لیے ایک تسلی دہندہ اول تھا اور سکندر دہ ذوالقرنین ہے نہ ذوالقرنین  
 اور اوسکے ساتھ وہ پیشین گوئی عظیم شان یا جوج روس و ماجوج انگریزوں کی فرمائی جو  
 خدا کے بندوں کو عبادت کرتے ہیں اور انکو تنبیہ کی کہ ایگمان کرتے ہیں وہ لوگ جو کافر ہو  
 یہ کہ پکڑیں ہندوں خدا کو محبوب دیکھتے ہیں گوئی اب بعد ہزار سال اہل اسلام کے  
 مطابق باب ہستم مکاشفات فصل ۳۰ و ۳۱ و ۳۲ خرقیل کے ظہور میں آئی مفصل حال تفسیر  
 معاملات الاسرار میں ہے مگر کافر اس پر ہی نہ باز آئے اور کمال تکلیف دینے لگے خدا کو نظر  
 ہوا کہ درس مزبورہ کی بنیاد ڈالے کہ اہل حبش ایمان میں سبقت کرینگے حضرت  
 عثمان مع رقیہ صاحبزادی حضور علیہ السلام کے جو انکے نکاح میں تھیں اور جعفر تیار پایا  
 سوا رقیہ رضی اللہ عنہا کے دریا تاکئے اور کشتی میں سوار ہو کر حبش کو پہنچے قریش  
 نے ایک جماعت کو عمرو بن عاص کے ساتھ ہدیے دیکر نجاشی بادشاہ حبش کے پاس  
 پہنچا تاکہ مسلمانوں کو واپسے بادشاہ واپس کر دے ایمان جا کر بیان کیا کہ یہ لوگ ہاگ کر  
 آئے ہیں انکو واپس کر حسب الطلب جبکہ حاضر ہوئے سجدہ حسب عادت دوسرے آدمیوں  
 مسلمانوں نے نکلیا عمرو بن عاص نے کہا دیکھئے کیسے متکبر ہیں بادشاہ نے عذرت یافت  
 کیا مسلمانوں نے کہا کہ ہاگ حق تعالیٰ کا حکم نہیں (جیسے آیت ولا نصبر علی من یس) کہ ہم سب

سرانجام یہ کہ دین اوستہ قسم سے سب یاد رکھا کہ کچھ کسی کو قرآن اور بت پسوں کیسے اور کس  
 سورہ و جرم پرچی اور نبی شی رو یا رکھا کہ کیا ہی مشایخ پھیل کے ہے۔ کلام اور گواہی  
 دی کہ بے شبہ اس کو مکہ صاحب نبی آخر الزمان ہے جسکی عیسیٰ نے خبر دی ہے کہ اگرچہ  
 میرے بعد احمد یعنی دوسرا تسلی دینے والا اور احمد مشہور ہے تاکہ کابل ہو کہ جہاں بابل جن  
 میں ہے کہ وہ میری مع کر گیا اور نیم اسکی گواہی دو گئے اور خائبہ خاطر کا فرد کو دیکھ گیا  
 اس پر مدین ہی کلام قریش کا قرآن کی نسبت رہا جیسے سورہ طہ میں ہے کہ کوئی کا ہونے  
 کوئی شاعر کوئی مجنون کوئی فریبی گمراہ کہتا اور سکا جواب یہی تھا کہ ایک آیت اسکے برابر بناؤ  
 اور وہی بت پرستی پر قائم رہے اور انکی تردید میں سورہ نجم نازل ہوئی کہ کیسے نبی گمراہ اور  
 کج ہو سکے قسم ہے نجم محمد کی جو عرش مجید سے زمین پر آیا (جیسے فروردین ۱۱۳۰ میں ہے) ہر  
 گمراہ ہوا صاحب تہا را کہ مجنون ہو نہ کج کا ہن شاعر نہیں کہتا سطلق بالخصوص من و عا سے  
 نبوت میں خواہش سے نہیں ہے اور سکا قول کر دی چو بھی گئی تعلیم کیا اور سکو سخت تر کیا  
 صاحب بن یعنی مدح غلام نے جو نبوت اور ملاحظہ کیا گیا کہ مستوی ہوئے محمد اور خداوند  
 انقی اسنے عرش پر تہا پر قریب ہوئے محمد پس اور خداوند پس ہوئے محمد مسافت و دیکار  
 یہاں تک کہ قریب دس سے پس می کی اپنے زندہ کیلن وہ جو وحی کی نہ جھوٹ بولا دل محمد  
 نسبت اور سکے جو دیکھا اور سکی آنکھ نے آیات تم گشت کو کرتے ہو محمد سے اوپر جو دیکھا اور سکی  
 آنکھ سے اور ہر آئینہ دیکھا محمد نے خدا کو بار و گر عینے پہلے نبوت کے سدرۃ المنتہی کے پاس  
 اور سکے جنت الماد سے ہے جبکہ کو انکا تھا سدرہ کو او سچیز نے کو انکا تھا کج ہوئی ہر محمد  
 اور نہ زیادہ بڑھ گئے کہ تمیز باہم دگر نکر سکے اور غلط سے اشیاء کو خدا کہہ دے ہر آئینہ دیکھیں  
 اپنے رب کی آیات نہنگ آیا پس تھے دیکھا لات وغری و سات تیسرے بیدار کو ہوت تیر  
 جنس و علیہ السلام کو اور زو ہوئی کہ قریش اہریت پاجا وین اور اپنی طرف سے بطور غلط کے تہہ نام  
 پہنچی سے کہتے میں فرمایا کہ انکے انفریق اللہ والے انکے شاعتیں ہر طرف آیا یہ غولیدہ سے بڑے ہیں



اور آیا تحقیق انکی شفاعت ہر اندیہ منظور ہوگی یعنی ہرگز نہ ہوگی جیسے سابق ولاحی میں ہم  
کی ولایت سے چنانچہ فرماتا ہے الکلم الذکر والانشی یعنی کیا تمہارے لئے نزدیک ہے  
لئے مادہ ہے لیکن حرف استفہام عبارت مذکورہ سے قرینہ کے سبب جو نہین شیطان  
کہا پر یہ القاد الا کہ محمد علیہ السلام نے تعریف بتوئی کی اور سورۃ کے اتمام پر جبکہ حضور  
علیہ السلام نے سجدہ کیا سوائے خلف بنی امیہ کے سبک فروغ نے ہی سجدہ کیا اور  
گھرانے کہا کہ ہمارے مع ربّ میں تھی وہ رفع ہوگئی اور اڑتے اڑتے یہ حضرت میک  
پہنچی اور جبریل آئے اور کہا اے محمد کچھ وحی میں لایا دیکھا اپنے فرمایا نہین خصوص  
اسلام کو اس سے سخت رنج ہوا پس یہ سورہ حج و ما ارسلنا من قبلکزل ہوئی  
یعنی جہنم نہین پہنچا کوئی پیغمبر پہلے تجھے اور نہ رسول مگر جب دسنے آرزو کی قوم کی ہدایت  
کی ڈالاشیطان نے اوسکی آرزو برانے میں خلل پس دور کرتا ہے وہ جو ڈالاخل شیطان  
پہر محکم کرتا ہے اللہ اپنی آیات کو اور اللہ دانا با حکمت ہے پس کافر اپنی صلح سے پہر گئے  
اور صحابہ بضر صلح شکر حبش سے واپس آئے اور خبر دروغ دریافت کر کے پہر واپس گئے  
اور پیغمبر دن کی آرزو میں خلل پڑنا شیطان سے قصہ تابی موسیٰ سے جانے کوہ طور پر اور کو  
پرستی اور کی امت سے جو خدا نے بعد کو دور کی واضح ہے علیٰ ہذا مسیح کا ارادہ تھا کہ حواریوں  
نہ پہرین اور پطرس ہی کا نش نہ پہرے مگر وہ پہر گئے اور پہر خدا نے انکا ایمان دکھا اور شیطان  
کا اثر جاتا رہا اور علیٰ ہذا اکثر نبیوں کا حال ہوا اس قصہ میں مفسدین نے اول یہ الکلم اول  
وآخر آیت الکلم الذکر والانشی کے استفہام کو افراتیم اللات والغری ونبات الثالثہ الاخرے  
وآخر آیت الکلم الذکر والانشی کے استفہام مطلق منظور نہین اور دوسری تاویلات کرنے لگو  
اس سبب اکثر التباس پڑا ورنہ معنی اسکے صاف ہیں چہے ہائی میں ابوجہل نے  
سخت ایذا دی اور دشنام تک دین امیر حمزہ رضی اللہ عنہ بڑے غیرت ناک تھے ایک روز  
سنگار سبب آنکر عواف کو پہنچے تھے کہ ایذا دشنام دی ابوجہل سنگر غصہ ہوئے اور وہاں

اور بلکہ سرکارِ ایمان کو شرم و ہراسی میں سے اوسکا سرٹوٹ گیا اور کہا کہ تو محمد کو کا لیاز  
 دیتا ہے اور ایذا پہنچاتا ہے حالانکہ میں اوسکے دین پر چون اور دامن سے خصوصاً  
 پاس نکرا بیان لائے اور حضور علیہ السلام نے دعا مانگی کہ اسے خداوندِ اسلام کو غور کر  
 سورج شام یعنی ہرجل سے یا عمر بن الخطاب اور عیاضیہ بودا کہ ہرجل سے کہا کہ جو عمر کا  
 نہ نکلاں دے سوا ورنہ اوسکو دون کیسیکو یہ قدرت نہوتی باوجود اسکے کہ عمر فاروق  
 نے کہیں حضور علیہ السلام کو آزار نہ دیا تھا بیرون قتل کہ اٹھا یا لیکن نبی برحق صاحبِ کلام کن  
 نسبت و درجہ فضل اسقدر شہی میں موجود ہے کہ مارا نجا میگا اور بابت و درمکان شفاست  
 عمر کو خلیفہ بنالکھا ہے اور ہرجل کی نسبت فضل اشیا کی گیل کرتو ادرین کہنے  
 پس ثنائے ادرین جنابِ صحابی سے دوچار ہوئے اور عمر نے اوسکے قتل کا ارادہ کیا  
 انہوں نے کہا مجھے کیا قتل کرتا ہے اپنے بہن ہرجل کی خبر لے کہ وہ بھی مسلمان ہیں  
 پس عمر اوسکو چوڑا اپنی بہن کے گہرائے اوسکو سورہ طہ پڑھتے پایا اور وہ کمال نکو خوش  
 آیا کہا بخیر دے انہوں نے کہا کہ اوسکو نہیں چھوئے گوراکہ لوگ اسلام دالے اور قتل کے  
 ارادہ کے موفی ملین بیان آگیا اور شہادت کہہ کر حضور علیہ السلام پاس گئے اور اجازت  
 چاہی حضور علیہ السلام نے اوسکے کندھے ایسے پکڑے کہ بل شکے اور ایمان لاسو  
 آئے نازل ہوئی یا ایہا ابی حبیب اندر من اتجاہ من المؤمنین یعنی اسے نبی کفایت کرتا  
 نکجو اندرونِ مؤمنین جو ترے پیرو ہیں اسوقت میں پالیس تن مسلمانوں نے عمر کے  
 سببے ہوئے اور حضور علیہ السلام مع ابو بکر و امیر حمزہ و علی و عمر رضی اللہ عنہم کے خاکہ کعبہ  
 میں قشریف لائے اور عمر نے کفار کو فائدہ کعبہ سے ہٹایا اور کفار نے قفسیہ یا بکس یا یا  
 جبریل بشارت دیدیئے اسلام عمر کے لئے آئے ساتویں سال میں جبکہ اسلام کی عزت و  
 قوت فارتق و حمزہ و حجت مبشہ سے دیکھی قریش کا حصد انض بھر کا یہ سبب  
 ہے کہ یہ اشیا کی فصل گیل پائی ہے وہ اپنے قتل و ہلاکت حضور علیہ السلام کے یاد و بوی

وائے عیسا کہ میں انسان مطابق فصل ۱۸ سفر مثنیٰ کے حضور علیہ السلام کا عجاظ پس جبکہ قابونہ  
 پہنچا ابوطالب پاس جمع ہوئے کہ بدکار خدا کی تائید سے تھے کہ اپنے باور زادہ کو سبوتا  
 یا جنگ کی تیاری کر یا چارے تو نکی وہ بکوشش نکرے ابوطالب کی طلب سے حضور علیہ السلام  
 تشریف لائے ابوطالب نے کہا کہ اپنے پر رحم کہاؤ اور مجھ کو جنگ کی طاقت نہیں خوب  
 فرمایا کہ خیال نہ کرو کہ میں تمہاری حمایت میں ہوں خدا میرا نگہبان ہے جبکہ کام پورا  
 نہ کیا یا تہ نہ اٹھاؤ گا اگر مدد کرو گے کرو ورنہ عون کہی کافی ہے پس ابوطالب کو قوت  
 پہنچی اور قسم کہا کہ کہا کہ جنگ میں نہ ہوں تجھ پر قریش قابونہ پاسکین گئے اور کفار سے  
 حضور علیہ السلام نے یہ فرمایا کہ اگر ایک بات تم میری مان لو عجبے اکابر تمہارے پیروا و عجم کے  
 سردار تمہاری خدمت میں کھڑے رہیں گے انہوں نے کہا ایک نہیں سناتین یا نہیں گئے  
 حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ لا الہ الا اللہ کہو انہوں نے کہا جیسے سورہ ص میں کہ ایا کہو  
 محمد علیہ السلام نے سب مجبوروں کو ایک مجبور اور اس سے توجہ کے لئے اور چلے گئے اور جن  
 لوگوں نے یہ مانا وہ بدستور مالکے ب عجم کے ہوئے اور کفار قریش نے زیادہ سنگی شروع کی  
 کہ بنی ہاشم سب کو ابولہب کے اور بنو مطلب کو مہوز بہت انہیں مسلمان تھے شہاب میں  
 رہے اور قریش نے عہد نامہ قتل حضور علیہ السلام پر لکھ کر مہر کی کہ صلح بغیر از قتل حضور  
 علیہ السلام نہ ہوگی اور کعبہ میں رکھ دیا اور سودا سلف بنی ہاشم و بنی مطلب کا شہر ہونے سے  
 سطلق بند ہوا اور منافقوں سے ہی گران بہا خرید کر ایام حج میں دونوں قحموں کو لگایا اور  
 سال اسی حالت پر رہے تاکہ کامل ہو فصل ۱۸ سفر مثنیٰ کی پیشین گوئی کہ وہ پیغمبر قتل ہوگا آہیں  
 اشارہ کمال تکلیف کشی کی طرف ہے اور کامل ہو درہا فصل ۲۴ شعبا کہ بہت مدت تک  
 خداوند صاحب شجاعت قیداری خاموش ہو رہا بالآخر بعض اہل قرابت کو رحم آیا تاکہ  
 اس صغیفہ ظالمہ کو جان کین گرا و بچل وغیرہ بر سر پناش اونکے ہو حضور علیہ السلام  
 نے خبر دی کہ ظلم کی عبارت عہد نامہ سے ویک کہا گئی کہ خدا نے مقرر کی تھی اور خدا

رسول کا نام فقط باقی ہے ابو طالب نے اوسنے کہا کہ صحیفہ کو دیکھو اگر حکم کی عبارت ہے  
 فرما دو محمد باقی نہیں ہیں عبدالمطلب ثابت نہ اے عہد شکنی کی حاجت ہی نہیں ورنہ جبرائیل  
 محمد کے ساتھ کر میں محمد نامہ بہرے تو فرمود پاپا اور وہ عبدلکرم گیا اور جبرائیل اپنے  
 کمر اور سکی بات و درنگی شکست سے پہلے شکی اور وقت ابو طالب کعبہ میں اپنے یاد رکھ  
 ساتھ آئے اور عاکی کو اسے خداوند مدکر مہر ہی ظالموں پر اور جو قطع رحم کریں اپنے  
 شعب میں آئے اور جماعت میں غالب آئی اور یہ صورت و سون سال ہوئی یہی حال  
 میں خسرو پرویز کے فتح ہرقل پر ہوئی جو گیارہویں شاخ و انیال کی فصل کے فرمود کہ ہمارا  
 تبا لیکن برادری اوسکی موقوف تھی حسب تصریح فصل مذکور حضرت علیہ السلام صاحب اک  
 قدیم ہر جولاہوں لاکھ ہر قدسوں کے ساتھ اسے نہ خسرو پرویز پر پس کفار قریش نے  
 کہا کہ پرویز کی فتح ہرقل پر ہوئی اور وہ وہی ہے بخلاف نصیر کے کہ قاتل حضرت  
 کو لازم اور تیر تلبیہ آتی ہے پس حضرت نے فی الم غلبت الروم فی الدنیا والاخرۃ ہم من  
 عبد علیہم سنیا لیون نازل فرمائی کہ آٹھ سال تک جو عدد الم کے محل صغیر سے چھوٹے  
 مغلوب ہو رہی ہے روم قریب کی زمین میں اور وہ بعد مغلوب ہو جائے گئے جلد غالب  
 ہونگے اور اس وقت پیشین گوئی بقول رؤس کہنہ سورج کے ہوئی تھی کہ قسطنطین  
 ہرقل کو گھیر لیا تھا اور ہرقل مطابق فصل و انیال کے شاخ کو حاک تھا بقول و جبر  
 مذکور کے براہست سراج اوسکے فتح کی توقع کسی کو پیشین گوئی کے وقت میں تھی  
 یہاں تک کہ ابی خلف کا فکر و احتمال صدق اس پیشین گوئی کا ذرا تھا کہ عرصہ تین سال کے  
 لیے دس از نوین صدق اگر رضی اللہ عنہ سے شرط ہوئی لیکن حضور علیہ السلام کو صدق  
 رضی اللہ عنہ نے جبکہ خبر کی حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ مدت و قیاد اوٹوین ران کہ  
 کیونکہ الم کے محل صغیر زیادہ شکست کے ہوتے ہیں اس سے نوین سال میں فتح ہوگی  
 متیقن ہیں ابی خضرت سواد نوین چوبیس نو سال کی خبر طے ہے مراد یہ قبل حیرت تمار کے

صدیق نبی الدین نے بائیس سال میر نزول سور سے فتح ہوئی اور حبیبیہ  
 زمانہ میں خبر فتح معلوم ہوئی اس وقت سے پہلے ابی بن خلف تو بدر میں مارا گیا تھا  
 اُس کے بیٹے سے صدیق نے سوانٹ لیکر خیرات کر دیے اس سنہ سے تکمیل قدرت  
 دوسری کی پڑی جو غلبت بصیغہ معروف و غلبون بصیغہ مجہول ہے متواتر منقول ہے  
 کہ بعد فتوحات ہر قتل کے عمر فاروق سے نوین سال میں شکست ہوئی پہر اس سنہ سے  
 تیسری پیشین گوئی کی بنیاد پڑی کہ ۱۶ یہ عدد اور آٹھ کو ضرب کرنے سے اکہتر عدد الم  
 جیل کسیرین اور ملانے سے مجموعہ کے گنتہ ہوتے ہیں وہی ضرب شمشیر صلاح الدین جویم  
 سے ردیوں پر فتح ہوئی اور دسویں سال بوطالب بیمار ہوئے اور قریش کو حضور  
 علیہ السلام کی پیروی پر وصیت کر کے انتقال کر گئے ان کے تیسرے روز المومنین چہرے  
 رضی اللہ عنہا کا بھی انتقال ہوا اسی سے وہ سال عالم الحزن کر کے مشہور ہوا پس اتنا  
 ابولہب حسب نصیبت برا و معین و مددگار حضور علیہ السلام کا رہا بالآخر جہالت سے بگاڑ  
 اور کفار نے ایذا و تکلیف کمال وجہ کو دینی شروع کی اور حضور علیہ السلام مکہ معظمہ میں  
 قبیلہ بنی بکر بن وائل پاس تشریف لگئے انہوں نے جبہ ہندی دیا جسے قبیلہ قحطان پر  
 آئے انہوں نے جبہ دی لیکن پہر پشیمان ہوئے دیا جسے طائف و ثقیف پر آئے  
 ایک مہینہ تک ثقیف کو دعوت اسلام کی انہوں نے قبول نہ کی بلکہ لڑکون اور بے عقلوں کو  
 پیچھے لگا دیا کہ گالیان میں اور پھر مارین یہاں تک کہ پائے مبارک خونین ہو گئے اور زمین  
 جبکہ حضور علیہ السلام گرجاتے بازو اور پاؤں پکڑ کر اوٹھاتے پہر جبکہ تشریف لیجاتے پتھر  
 مارتے اور مٹھتے اور زید حارثہ آپ کے ساتھ تھے سپر ہو جاتے اور زرقعہ بن عبد یلیل  
 بن عبد کلال اہل طائف کو حضور علیہ السلام نے دعوت کی انہوں نے اجابت نہ کی اور ہوش  
 و غم و دے خود ہو گئے یہاں تک کہ قرن الثالیب میں نہ پہنچے خودی میں نہ آئے دیا  
 جو سر ہانایا ابن پیرہ کو دیکھا کہ سہا یہ کر رہا ہے اور اس میں سے جبریل نے پکارا کہ تیری قوم جا

نہاد و نہ تہ ستا سکتے کمال نبیالی کو چاہیے اگر کو فراد تو کر کے وہ نون یا تو کو کر کے  
 اور کا فر و بدین و بدی ہی ملک البجالی نے بعد اسلام کے کہا حضور علیہ السلام نے فرمایا نہیں  
 یہ نہیں چاہتا شاید انکی اولاد مسلمان ہوں پس اہل شائف سے ماہوس ہو کر پری  
 رشت کے ساتھ کہ کو واپس آئے کیا اور سراد پر ایک باغ متبہ و شہیدین شریف  
 اور کو پیشانی کے سبب ہم آیا اور خوشہ انکو بعد اس علم نصرانی کے ماہم ہو جان  
 جب دست مبارک پر رکھا فرمایا بسم اللہ پس نہ در سے مبارک دیکھا اور کہا کمال  
 میں نے اس کام کو کر دیا ہے نہیں مشا حضور علیہ السلام نے دریافت کیا کہ کہاں تو  
 رہتا ہے اونے کہا میں کو یہ حضور علیہ السلام نے فرمایا قریہ مرد صالح یونس سے ارستہ  
 آپ یونس کو کیا جانیں حضور علیہ السلام نے فرمایا وہ میرا بھائی ہے اور میری خدمت میں  
 عداس نے پوچھا ایک کیا نام ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا محمد علیہ السلام اونے کہا ہر صبر و  
 حیرت ایک نام سنا ہے اور انکی تعریف میں نے قریہ میں پڑھی ہے کہ اگر خدا کا حکم  
 ہو جیگا وہ آپکے تابع ہو گئے اور اپنے درمیان سے تجویز نکالنے کی کر گئے جیسے خود  
 فصل ۳۲ سنہ شریفی میں ولادت کہ میں در وقت تیرہ وینہ طیبہ میں لکھی ہے  
 دوسری کتاب شعیار غیر دین مفصل ہے اسکے بعد و نون پر تعظیم سے پکڑے اور  
 دولت اسلام سے شرف ہوا ہے قسمت اور خلاصہ کی کہ حضور و دیگر سے بلاد شرف  
 شرف ہوا اور واپس آئے وقت لیل نخلہ میں تلاوت قرآن شریف کی جن دن شریفی  
 وہ ایمان لائے اور ہا کر قوم کو خبر کی کہ کثرت شہاب کی مخالفت آسمان پر پڑنے کی  
 یہ وجہ ہے کہ ختم المرسلین علیہ السلام پیدا ہو گئے اور ہننے اونے قرآن مجید شایع  
 عقیدہ ہوا شہدائان کا خاص باب بستم مکاتبات میں ہے اور حضور علیہ السلام کہ میں نے  
 لائے اور جن میں ہزار دن جن جمع ہوئے اور وقت حرم کے ایک درخت جس  
 علیہ السلام کو لکے آئے کی خبر دی حضور علیہ السلام محمد بن مسعود کو ہر وہ لکے

اور ایک خط کہنچر یا تاکہ او میں کوئی جن نہ آوے پس عبد اللہ بن مسعود وہ میں رہتے  
 اور آواز سننے سے تھے اور کچھ دیکھتے نہ تھے اور حضور علیہ السلام آواز کو غلام کر رہے تھے  
 جنوں نے گواہی و مجرہ طلب کیا حضور علیہ السلام نے ایک دشت کو طلب فرمایا وہ میں  
 چیرتا ہوا حاضر ہوا اور گواہی پیغمبری پر دی اور حسب اشارہ واپس گیا اور جبکہ حضور  
 علیہ السلام نے طائف سے واپسی کا قصد کیا تھا اہل مکہ کو اچانک ایک آواز مہیت نامک  
 آئی تاکہ سفاہت طائف و ثقیف کی ۔ مگر میں یہ وہ ہوا جو فروریہ ۶ میں ہے کہ جبکہ  
 بیابان میں گیا سینی یعنی کوہ کہ لرزا جیسے سورہ رعد میں ہے اور رہے کا قصد وہ مدینہ میں  
 ہوا ہے اور سورہ رعد کی ہے اس قدر یاد رکھنا چاہیے کہ حضور علیہ السلام کی نسبت جو  
 پیغمبر نے کہا اور اس کثرت سے کہا کہ کسی دوسرے کی نسبت نہیں کہا جیسے تفسیر  
 معاملات الاسرار میں کتب مقدسہ کے تراجم محرفہ سے بہت کچھ منقول ہے وہ یہ ہو مطابق  
 ہوتا گیا لیکن نشانات حضور علیہ السلام کے دو قسم کے تھے ایک تو صاف صاف دوسرے  
 نیسے یہ وہ اوپر و اونکے دوسرے طریق سے سمجھتے تھے جیسے سال و وار و ہم میں  
 سورہ بنی اسرائیل اور حدیث سے ہم لکھیں گے علیٰ ہذا محجزات حضور علیہ السلام کے اور  
 دوسرے نبیوں کے دو قسم کے تھے ایک مخوفہ جسے کافر بیت کہا میں اور ان کو  
 تنبیہ ہو دوسرے مہلکہ میں مخوفہ کی نسبت سورہ بنی اسرائیل میں فرمایا ہے و ما نزل  
 بالآیات الا تخوفنا و انہیں سے چند مذکور ہوئے اور ایک آواز عظیم انہیں سے ہے  
 جبکہ حضور علیہ السلام مکہ کو واپس آئے آواز مہیت نامک کے سب سے کچھ نرم پڑے اور  
 کہنے لگے کہ ایک سال تبوں کی عبادت حضور علیہ السلام کریں اور ایک سال کافر خدا  
 کی بندگی لیکن اگر ایسا حضور علیہ السلام کرتے تو مطابق فضل و اسرار شہنی کے کہ  
 جانے اور نبی برحق نہوتے حضور علیہ السلام نے غانا اور مطابق آیت انا بلونا ہم کما بلونا  
 اصحاب الجہنم کے و اس سے حضور علیہ السلام کے قحط سالی ہوئی جس کا ذکر سنہ بارہ میں لکھیں

لائے یہ سب عزات ہو گئے کہ وجہ ہجرت میں اور حضور علیہ السلام کی نسبت  
 انبیاء میں صفات کہنا ہے کہ یہ معجزہ علی العموم کے نسبت بعد ایک سال ہجرت کے ہو گیا ہو  
 اور اسکی نسبت مابین قرآن میں بھی چونکہ میں اس سے بشارت دیتے والا ہوں نہیں کہ  
 اور دنیاوی امور میں کافرین کو اگر یہ وقت سے مطابق آیت سورہ بقرہ کے وہ جو  
 اور آیت مافی ترکہ فرائض کتاب کہیں کہ نہیں تو ہم مگر باطل کر دیا کہ کتب مقدسہ کے  
 اصحیح کا قول ہے کہ میں باطل کرنے تو رہے کو نہیں آیا قیامت تک ایک شے بھی  
 اسکا ضائع نہ ہو گا گو نسخ در سری پڑے کہ عبارت تکمیل سے بت پس کیسے خداوند  
 مدودہ کے ہی کر کے اپنی ایسے مقام پر اہانت اذہم کا مقام ہے اسی سبب سے  
 فرمایا کہ جب تک تو مکہ میں ہے اور وقت تک اس میں آسکتا رہے خلاف سورہ بقرہ  
 اور وجہ اتفاق کی بات ہے کہ موسیٰ کا زور و شور حد نبوت کے قبل مہر سے  
 نکلنے کے باران غرق نعران ہوا اور پہرہ بات کم ہو گئی ویسے ہی اوائل میں  
 موسیٰ غالب ہی رہے بعد کو ختم ہو گئی علیٰ ہذا سبع نے تین سال کے بعد میں سرحد  
 کیے بالآخر عزات سے انکار کیا وہی تین سو سال تک اس تک حج توحید کی قائل ہی  
 بعد کو ہو گئی اور حضور علیہ السلام خدا کی طرف سے دس سال تک حمایت قوم میں رہے  
 اور تین سال بڑے وقت میں اور دس سال بعد ہجرت کے کمال مدد و شکوت ظاہری  
 و عزات کے ساتھ رہے دس سو سال تک اہل اسلام حمایت خدا میں رہے اور پھر  
 تین سو سال میں باجمیع دس و اگریز کے کشاکش میں اور بعد تین سو سال کے  
 جبکہ مدد و جس مدد و شوری میں تیرہ سو سی ابط تفرغ سے کامل ہوا دیکھ کے کمال شکوت  
 سے ایک ہزار سال گندہ گئے انشا اللہ تعالیٰ نظر بران قل جو کہ باجمیع نسبت  
 معجزہ فتح ہر گز بھی مابین آیات کہ میں فرمایا گیا ہے کہ فطیم آیت خدا کے اختیار  
 ہے میں بشیر و نذیر ہوں اس سے ادا ان لوگ انکار و عجز نہ سمجھتے ہیں اور یہ آیت مابین



کہ ان کے نشانات حضور علیہ السلام کے یہود سے غلط دریافت کر کے طلب کیے تھے۔  
 حال سلسلہ میں دریافت ہو گا ایک اے جاہل کہ بنا فصل ۲ شعیب ۲۴ و نور ۲۴  
 مضمون متعلق ہجرت سے کامل کرے پس کیا یہ وہ سال ہوا اور چھ شخص جنہیں  
 بعد از بارہ اوجاہ بن عبد اللہ تھے حج کعبہ کو آئے اور یہود سے قدیم حالات حضور علیہ السلام  
 سنتے چلے آتے تھے وہ دولت اسلام سے اول انصار میں مشرف ہوئے اور بارہ سال  
 سال ہوا اسکے رجب کی ۲ تاریخ خدا کو منظور ہوا کہ مضمون رسول دل فصل ۲۴  
 کامل کرے کہ خداوند جس سے تم خوش ہو وہ ناگہان پھل لینے بیت المقدس میں آوے گا  
 پس حضور علیہ السلام کو معراج ہوا کہ بیت المقدس اور عرش مجید تک تشریف لے گئے  
 جیسے آپہ وین نو من الزکیک اسپر وال نہ اور اسپر کے فخر کو اسکے ابو جہل حضور  
 آیا اور کہا اے محمد کیا خبر ہے آپ نے قصہ معراج فرمایا اوسنے کہا دو سو روکن رو برو کر  
 حضور علیہ السلام نے فرمایا مان پس بیست و دو رو برو انکار نہ کرنا لیکن ابو بکر رضی اللہ عنہ  
 پاس کی دمی پہنچا کہ تیرے صاحب کو معراج ہوئی کہ بیت المقدس میں رات کو گئے اور لوٹ  
 آئے آیا تصدیق کرو گے فرمایا کہ میں اس سے زیادہ کی تصدیق کرتا ہوں کہ ملائکہ  
 دم بہرین آسمان سے زمین پر آتے ہیں پس کیا تعجب حضور علیہ السلام سے ہے  
 چو شاید کہ جاہلے نادر سے بد براءید بریر امن عالمی ہن او کہ صافی تر از جان  
 است ہ اگر شذ بیک نقطہ آید دوست ہ اور تصدیق کے لیے کفار جمع ہو گئے اور اقامت  
 شخص بیت المقدس کو بلایا اور حضور علیہ السلام سے حال بیت المقدس میں پرتی  
 دریافت کیا حضور علیہ السلام نے کل بیان کیا مگر بعض امر میں جو ایوتہا تردد پیدا ہوا  
 جبریل نے مسجد مقدس کے مقام کو رو برو کر دیا حضور علیہ السلام دیکھتے چاہتے اور بیان  
 کرتے تھے پس صفت ہو ہو اور کو دریافت ہوئی پھر قوم نے کہا خبر دیجیے ہمارے قافلہ  
 کہ جو مقصود تہ ہے کہین کو اپنے ملین فرمایا مان میں گذرا فلا نے قافلہ پر روم میں کو اونٹ

اور حکم کیا گیا تھا وہ طلب کر رہے تھے اور کہا وہ میں ایک پیالہ پھانٹ کر پانی بہا کر  
 زبردستی اور میں دوست پیاسہ بنا اور سکون میں بیٹھ گیا اور کہا کہ یا جیسے تھا گوگون  
 کہا اسکو دریافت کر بیٹھے جبکہ وہ غافل آیا بہ ستور انہوں نے اقرار کیا اور حضور علیہ السلام  
 نے فرمایا اور میں پہنچا تھا نے غافل پر اور میں دو شخص سوار تھے میرے براق کی  
 سے اڑا کر اور کچا جو کچا اور ایک کو اڑنے لگا دیا جس سے اوسکا ہاتھ ٹوٹ گیا اور  
 نے کہا اسکو دریافت کر بیٹھے جب غافل آیا بہ ستور انہوں نے اقرار کیا اور دریافت کیا  
 کہ وہ غافل کب ریکا حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ طلح آفتاب کے وقت درحال اڑنا  
 و سیت سے اوس میں جو جوتا اور فرمایا کہ اول اوشین زورق کا اوٹ ہو گا پس طابق  
 و میں ۱۲۲۱ مزیور ۱۰۰ کے کہ وہ طلبہ ترق میں طلح آفتاب کا انتظار کریں گے وہ  
 انتظار کر لے گئے اختلاف واقع ہو کر خدا کا فرمودہ کب غلط ہوتا ہے پس کہتے  
 جو میں کہا کہ وہ کھلا سوچ دو ستر نے کہا وہ ہے زورق کا اوٹ لیکن قوم نے سوچ  
 معمول کیا اسی مقام سے ہے و لو جارت ہم کل آیت لم یؤمنوا یہا کہ اگر اوس میں آیت  
 کل معجزات وہ ایمان لائیں گے کہ قضا سابق از کور و کتی ہے چنانچہ سورہ اسرہ  
 میں قسطہ جیلہ جو پھر لیکر آئے تھے اور حضور علیہ السلام کو نہ کیا آیت و اذا قرأت القرآن  
 جعلنا بینک و الایہ سے وضع ہے کہ پہر بھی وہ ایمان نہ لائے اور رہی سے گلہ میں نہ کہ  
 مر گئے پس سال ایسی قسطہ سالی مطابق آیت و اذا قلنا کائنات یکا عالم اناس کے  
 جو سند سے چڑی تھی زیادہ ہوئی کہ مردار اور کہتے تک قریش کہا گئے حضور علیہ السلام  
 نے مطابق آیت و اذھن من استعظم کے فرمایا کہ اگر قسطہ سالی دور کر سکتے ہیں تو کو کچا  
 مگر کہ وہ خدا کے حکم کو پہر سکتے ہیں لاچار ہو اور حضور علیہ السلام سے ابرو سفید  
 کہا اپنی قوم کی طرف نگاہ کرو اور دعا کرو اور حضور علیہ السلام کی دعا سے سینہ پر گمراہ  
 ایمان لائے اور ایک مرتبہ مطابق اسی سورہ کے منور کیا کہ گئے کشتی روبرو نبی الی خبر

عبود کو پکارا مفید ہوا، بالآخر خدا کی جانب سے کثرتِ سائلِ نجات معجزہ  
 پر لگا دیا اور نہ کافر و ملکی عادت کشتی میں عبود و نفعیہ کے پکار نیکی ہے اور اسی  
 سورہ میں مطابق اکثر انبیاء کی پیشین گوئی کے پیشین گوئی کی کہ کوئی قرینہ نہیں مگر اس کو ہم کہا  
 کر نبیوالے ہیں یا عذاب سے واسطہ ہیں عذاب سخت کیونکہ قیامت کے اربین کمان  
 حضور علیہ السلام کو مطابق پیشین گوئی نوح کے خدا نے رکھ دیا ہے اور فصل ۲۲ سفر  
 مثنیٰ کے مطابق تشریح خدا انکی ہونیوالی ہے اسی مقام سے خالد کا نام سیف اللہ  
 اور فصل ۲ حقوق کی رو سے کمان قسم کہنے والی ہے و علیٰ ہذا اور فرمایا کہ ہر کوئی  
 چیز آیت ہلاکت کے لائنیں نہیں منع کرتی مگر تکذیب کے پہلوں نے اور اس سے برباد ہو  
 چنانچہ قوم ثمود کو نافرمانی بنیاد اور ظلم سے وہ برباد ہو گئے اور ہم آیاتِ مخوفہ نہیں  
 مگر خوف کے لیے چنانچہ ہمنے فرمایا کہ تیرا پروردگار آدمیوں کو قحط سے گھیرے گا اور  
 اور وہ گھیرے گئے علیٰ ہذا معراج کے معجزات کی نسبت فرمایا کہ نہیں کیا ہمنے تیرا  
 رویت معراجی کو مگر ایک زائیش اور نزاع جو منع کی گئی ہے قرآن میں اگر تصدیق  
 کرو بہتر و نہ قصہ آدم و شیطان یاد کرو اور فرمایا کہ اونکی پیروی نہ کرنا اگرچہ وہ تیرے  
 نکالنے کا قصد کریں مگر نکالیں گے اور کے بعد نہ ٹہریں گے تیرے خلاف پر یہ  
 تھوڑے عرصہ جسکی تفصیل فصل ۲ شعیامین ہے اور بدستور ویسے ہی ہوا اور  
 فرمایا کہ اگر جن دامن جمع ہو جاوین قرآن کی مثل کے لانے پر ہرگز نہ لاسکیں گے  
 کیونکہ موجود غیر ہست گو وہ حضور علیہ السلام ہی ہیں جسکی صنعت ہے کہ کلام موجود خدا  
 اونکے منہ میں ہوگا اور حضور علیہ السلام کے نشانات فصل ۴۴ و ۴۵ شعیامین میں  
 کہ بنیایان عرب میں چشمے جاری ہو جائینگے اور باغ لگائیں گے اور زبور ہائیں  
 ہے کہ خداوند جبکہ بنیایان کو نکلا سینی یعنی کہ ملا اور فصل ۲۲ حقوق میں ہے کہ  
 اوس حال میں کسی کا اختیار سوج و چاند پر ہوگا اور پھر زریہ زریہ ہو جاوین گے اور فصل ۲۵

شہداء اور مہاجرین کے کام میں ہونا فرما دیا۔ اور ہر سب سے لکھا ہے اور معراج کا حال فصل سوم  
 میں ہو تو وہیں لکھا کہ یہ حال بنی اسرائیل سے دریافت ہے لیکن یہ نہ معلوم کیا کہ  
 فصل ام شیا کے قبل ہی ہوگی کہ اہل مکہ ہجرت کے اکیس سال کے برابر ہو چکے  
 ہیں کیسے پہلے سے اونٹنے لئے یاغ لگائے اور ہجرت کے وقت کو وہ مکہ لے کر  
 کیا شیا اور یثرب کے ریزہ ریزہ ہونے سے مطلب یا رشا متین کی بے حقوق ہیں  
 پس کیسے یا رشا اپنے مقام سے اونٹ لے کر وہاں کے جاوین کر رشتہ پا تو ہیں  
 لیکن وہ اپنے علم کے موافق ایک روز جمع ہوئے اور حضور علیہ السلام کو بلا کر کہا  
 کہ جو کچھ آپ نے کیا دیکھنے نہ کیا ہو گا اگر اس سے بارشابت مطلوب ہو ہم مدد کریں  
 اور جو دیکھ کی خواہش ہو جمع کر کے دین اگر جن لگتا ہو اس کا بندہ سبست کریں حضور  
 علیہ السلام نے کہا اس میں سے کوئی بات نہیں بلکہ میں رسول ہوں حوائج فرمائیے  
 وہ کہتا ہوں اگر انوکھے بہتر روزہ صبر کروں گا کیونکہ میں ان فصل ام شیا کے مطالبہ  
 مدت تک شاموش رہنا ہی لکھا ہے اس پر اونہوں نے کہا کہ ہمارے برابر تنگ تر  
 عیش کوئی نہیں پھر ان کو فرماؤ کہ وہ جو جاوین دین نہ پیر جاری ہو جاوین حضور علیہ السلام  
 نے فرمایا میں اسلئے نہیں آیا کیونکہ اس طریق سے نشان حضور علیہ السلام کا تھا  
 کہ پھر ان کا روزہ ہجرت کی وقت نہ ہو نہ کوئی ریزہ ہو جائیے مطلب تھا کہ حق  
 میں نہ ال سلطنتوں سے موقت تھا اور نہ ہر دن کا جاری ہونا ہجرت کے بعد اور ان کی  
 نسبت سبادی کہی تھی نہ آبادی پھر اونہوں نے کہا ہمارے باپ دادا کے روزہ  
 کر رہا ہوں ان میں سے قصے کو اہ کہ گواہی آج کی نبوت پر دیوے تو ایمان  
 لیا وین حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ میں اسلئے نہیں آیا اگر اشارہ کتب بقہ مترا  
 مرد کے زندہ کر دیتا تھا اور اس سے مقصود والہین عبدین کے زندہ کرنے اور ہر کچھ  
 میں ان اور ایسا عربی کے بیٹے کے زندہ کرنے کیلئے اشارہ تھا پس یہ قصہ لایا

کی و خمر کا سراج النبوت میں ہے اور طحاوی نے حدیث زندہ ہونے والے بنی مین  
 ثابت کی ہے یہ کل بعد ہجرت کے ہوا پہر کہا اپنا گھر زرو جو اس پر سے پڑ کر لے کیونکہ  
 فصل ۴۴ شعیان میں کعبہ کی نسبت فرمایا ہونا لکھا ہے وہ یہی بعد ہجرت کے موقع ہے  
 حضور علیہ السلام نے فرمایا میں اس لیے بنین آیا پہر انہوں نے کہا کہ تو آسمان کا کوا  
 جیسے تیرا گمان ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا انتشار الدیہ وعدہ شق القمر کا ہوا  
 ایک نے اوغین سے کہا کہ جب تک اور فرشتوں کو نہ لاؤ گے ایمان نہ لاؤ گے یا ت  
 فصل ۴۵ کے بعد ہجرت کے ظاہر ہونی تھی جیسے آئندہ آتا ہے کہ جب بنی مین  
 فرشتے آئے اور عبداللہ بن امیہ پہوپی زادہ نے کہا کہ چڑھتا دیکھو ان سہان میں  
 سیر ہی لگا کر اور قرآن اکٹھا لیا وے جب یہی مجکولین ہوں پس حضور علیہ السلام  
 و اسے چلے آئے اور لوگ ہنسی اٹھا کرنے لگے اوغین سے بالخصوص پانچ شخص  
 زیادہ اٹھا کرتے ایک ولید معزہ دوسرے عاص بن امل تمیر نے اسود بن مطلب  
 جازت چوتھے اسود بن یثوث پانچویں عاص بن قیس ایک روز حضور علیہ السلام  
 خانہ کعبہ میں تھے جبریل علیہ السلام آئے اور حضور علیہ السلام سے حال نہرا ایک فرشتہ  
 کیا حضور علیہ السلام نے ہر ایک کی مذمت بیان کی اتفاقاً وہ پانچوں حاضر تھے  
 اور پانچوں کو جبریل نے دیکھا پس اشارہ جبریل سے ولید کی ازار میں دوکان پسے  
 کے بیٹھے سے تیر کی بہاں چمٹ گئی اسکو چلتے میں معلوم ہوئی مگر تختہ کے سبب  
 نکال نہ سکا اور اسکی ساق ایسی زخمی ہوئی کہ اس کے دروسے چلاتا تھا اور کہتا تھا  
 کہ محمد کے خدا نے مجکو مارا ہے یہاں تک کہ وصل جہنم ہوا اور عاص بن وائل کے  
 پیر میں جبریل کی نظر سے کاٹا لگا اور ایسا ورم کر گیا کہ سخت درد کھاتا تھا اور  
 چلاتا تھا کہ محمد کے خدا نے مجکو مارا ہے یہاں تک کہ رکات دو زخمیں دوڑا آ اور اسود  
 بن مطلب نے نظر جبریل سے اٹھا ہو گیا اور انکھ کے دروسے چلاتا تھا اور کہتا تھا کہ

محمد کے پیش منجھو مارا ہے یہاں تک کہ گندہ درج ہوا اور اس میں بیٹوں کو قتل  
بیرنگیل سے سموم نے مارا کہ سیاہ بھٹی شمال ہو گیا یہاں تک کہ اس کے کہنے نے  
پہچانہ بین اور کہہ میں نہ آنے دیا اور اس سے وہ چلتا تھا کہ محمد کے خدا سے کہو  
مارا یہاں تک کہ ہیزم مدفع ہوا اور عارث بن قیس نے چھالی کہا ہی اور نظر جیل  
سے ایسی پیاس لگی جس سے فریاد کرتا تھا کہ محمد کے خدا سے کہو مارا اور نظر  
جہنم ہوا اسکو قصداً آیہ جو قرآن میں فرماتا ہے انا کفیناک المستزین بدستی چنے  
کفایت کی تجھے ٹہپا مار غواہوں سے پہر کفار خود ہنگامہ مجوزہ موجودہ شق القمر جو  
دو مطابق ادا دیت اور خود قرآن میں کے اور کور کہلایا جیسے سورہ قمر میں ہے  
کہ قریب ہوئی قیامت اور شق ہو گیا قمر اگر کسی کو اس بیان میں تردد ہو کہ شق  
مراد آئندہ قیامت کے شق سے ہو اور کسی تردید خود قرآن مجید میں ہے کہ جو کہ پہر  
آیہ عظیم کہیں یہ سحر سحر ہے اور سورہ صافات کہ میں بعد اسکے اس قصہ کو  
روایت عبداللہ بن عباس کے پہر لیا کہ اگر دیکھتے ہیں معجزہ عظیم ٹہپا کرتے ہیں  
اور کہتے ہیں یہ سحر ظاہر ہے اور وہ ایسے ہوا کہ ایک شق غار کے ایک طرف  
اور دوسرا دوسری طرف نظر آیا لوگوں نے کہا کہ ہماری نظر و نگاہ بند دیا ہے  
ابو جہل نے کہا مسافر و لئے دریافت کیا چاہئے پس حجر کو جو مسافر آئے سب  
کہا کہ برابر اس شب میں چنے چاند کو دو ٹکڑے دیکھا تھا اور تین میں آجانیکی کیا  
صبح تین اور جو ہوتی تو مثل سے درست تھی یہ پہل چاند سے اس سے وضع ہوا وہ  
کتاب مہتوق میں سورج اور چاند پر اختیار حضور علیہ السلام کہ لکھا ہے چنانچہ سورج  
علی مرتضیٰ کریم السلام وہ کے لئے غزوہ خیبر بعد ہجرت کے مدینہ منورہ میں ٹوٹا دیا  
دیکھا کہ عصر کی نماز مرتضیٰ نے پڑھ لی لیکن دوسروں کی کتابوں میں جیسے سورج  
علیہ السلام کا سورج کو ڈیڑ پہر تک ٹوٹا نہیں لکھا ہے سورج کا قصہ علی مرتضیٰ کریم

وہ بہت کی نسبت نہیں لکھا اور مسیح کے زمانہ میں نہ تارہ کے نکلنے کا جو محو سیون کی نسبت تبارک  
 انجیل میں لکھتے ہیں اور چاند کا قصہ فرشتہ میں ملیبار کے راجہ کے وقفرو لکھا ہے  
 کہ سو برس بعد کو وہ واقعہ وقفروں میں اوسکے لکھا پایا اور کتاب مہا بہارت جو زمانہ  
 اہل اسلام میں بنی ہے اوسمیں شق القمر کا ذکر ہے گو جہالت سے دوسروں کی طرف  
 منسوب کرتا ہے اسی سال میں اوس اخراج سے اہل مدینہ بارہ آدمیوں کے ساتھ  
 سو اچھہیلوں کے جنہیں عبادہ بن الصامت اور عویم بن ساعدہ تھے عقبہ میں پیام  
 حج میں شرف بیعت سے مشرف ہوئے اور اونکے الخامس سے مصعب بن عمیر کو اور  
 ہمراہ کیا تاکہ قرآن اور فقہ اونکو تعلیم کریں اسی سال میں جبکہ مدینہ منورہ میں شروع  
 ہوا کہ واصل وہ سنت اور اسلام کی دعوت نے شروع پایا مصعب بن عمیر ایک روز  
 بنی عبدالاشہل کے باغ میں وعظ فرما رہے تھے سعد بن معاذ نے دیکھا کہ کبر سے  
 کہا کہ اس مسافر کو ناحق عزت دیتے ہو پہر کہہ لی اس مکان میں نہیں باتیں سنانے کے  
 لیے نہ آنے پائے پہر دوسرے روز وعظ کرتے دیکھا مگر وہ شدت کہ روز اول سعد  
 کی تہی نہ کی سعد بن زرارہ نے یہ دیکھا کہ کہا کہ انکی بات سنو اگر اچھی ہو قبول کرو ورنہ  
 رو کرو یہ بات سعد کے خیال میں آئی اور مصعب بن عمیر سے بسم اللہ الرحمن الرحیم  
 حم والکتاب المبین نا جلناہ قرانا عربیا لعلمکم تعلون وانہ فی ام الکتاب لاینا لعلی حکیم  
 فنضرب عنکم الذکر صفحا کفتم قوم مسرفین وکم ارسلنا من بنی فی الاولین سنی اور متغیر  
 ہو گئے اور اولین اثر کامل ہوا اوسوقت تو ایمان ظاہر کیا لیکن گہر جا کر تمام قوم ہ  
 بنی عبدالاشہل کو جمع کر کے مع قوم کے ایمان لائے اور روز بروز اسلام ترقی کیا  
 رہا اسی سال میں سورہ شورے نازل ہوئی اور چہرہ مبارک پر آثار رخ دریافت کر  
 صحابہ نے حال پوچھا فرمایا کہ میری امت پر جو خسف وفتح ماسیح انیوالہ میں یعنی جو  
 والکلمات آئے ہیں اوتھے جھکو اسمیں خبر دیکھی ہے ان کل واقعات کی تاریخ زمانہ





مقبوضہ کر کے تہہ بزم ۷ - آخدا اپنے اور اسکے دشمن تہہ بزم وین و جو اسکے  
گیت رکھتے ہیں اور اسکے حضور سے ہائیکین ۸ جتنی طرح دیوان پر آگندہ ہوتا ہے سنیہ  
تو انہیں پر آگندہ کر جی طرح موسم آگ میں پکاتا ہے شری خدا کے حضور میں فنا ہو کر  
مہ پر صدیقی شادمان ہون اور خدا کے سامنے مسرور ہون مان خوشی کے بارے  
پہلے نہ سادین ۴ خدا کے گیت گھاؤ اور اسکے نام کے ثنا خوان ہو اور سکی راہ تیار  
کر دے جو اپنے نام ماہ سے سوار ہو کر بابا نونین گذر باما اور اسکے حضور خوشی کر دے  
۵ تہہ بزم کا باب اور بیواؤں کا ولی اپنے مکان مقدس میں خدا ہے ۶ خدا تہہ بزم  
پہر کرتا ہے وہی سیر و کو چہر اسکے کامیابی میں لاتا ہے پر سرکش لوگ خشکے میں  
میں رہتے ہیں ۷ اسے خدا جہدم تو اپنے بندوں کے آگے سے نکلا اور جہدم  
تو بیا بان سے گذر اسلام زمین لرزی اور آسمان ٹپکے خدا کے حضور مان سیکے  
بھی حضور جو اسرائیل کا خدا ہے ہمیش ہوئی ۹ اسے خدا تو نے زور سے مینہ بزم  
جس سے تو نے اپنے ضعیف میراث کو قائم کیا ۱۰ تہہ بزم جماعت او میں لسی اسے  
خدا تو نے اپنے لطف سے سکینوں کے لیے تیار کی ۱۱ خداوند نے حکم دیا اور  
خوشخبری دینے والیوں کو بزمی جماعت تہی ۱۲ لشکر والے بادشاہ بہاگ بہاگ  
اور عورت نے جو گہر میں رہی لوٹ کا مال بانٹا ۱۳ جب تم بیڑ سالونکے درمیان  
نہو گے تب تم ایسے ہو گے جیسے کبوتر جسکے بازو چاندی سے مڑے ہوں اور  
جسکے پر خالص سونے سے ۱۴ جو قوت قادر مطلق نے بادشاہوں کو او میں تہہ بزم  
کیا اور سلون برف کی مانند سفید ہو گیا ۱۵ آخدا کا پیار با شان کے پیار کی مانند  
ایک چوٹیا پر ہار ہے ۱۶ تم کنیون ڈاہ مار کے تاکتے ہو اسے چوٹی دار پہاڑ وہ  
پہاڑ ہے جہیں خدا نے جایا کہ جسے مان خداوند او میں تہا اب لسیگا ۱۷ آخدا کی گار  
نہیں ہزار ہین بلکہ ہزار ہا ہزار ہین خداوند مکان مقدس اپنے میں انکے درمیان ہے

میں تین تین تہا آ تو اونچے پر چڑھا تو نے اسیر دنگو اسیر کیا تو نے لوگوں سے  
 ہمارے سرکشوں سے فدیہ لیا تاکہ خداوند خدا اور میں ہے (یعنی ایمان دین کے لئے)  
 ۱۹ ہر روز مبارک ہے وہ میرے روبرو رکھتا ہے وہی ہمارے نجات دینے والا خدا ہے  
 ۲۰ ہمارا خدا سو نجات دینے والا خدا ہے اور موت سے راہی بخشنے والا ہے وہی خدا ہے  
 ہی کہ کام ہے آج بلکہ خدا اپنے دشمنوں کے سر اور اس شخص کی بالی کہ ہمارے  
 کو چوگان کرنا چاہتا ہے جو کر دیکھا آ خداوند نے فرمایا میں با شان سے انہیں  
 لاؤنگھا ان میں دریا کے گہیرے میں سے انہیں پھر لاؤنگھا (یعنی فتح کر کے لے  
 آ تاکہ تیرے پاؤں تیرے دشمنوں کے ہوتے سرخ ہوں اور تیرے گتے کی  
 جھینپیں بھی ایسی ہوں جو میں آ آ ہوں نے اسے خداوند تیری چالیں دیکھیں  
 ان میرے خدا اسیرے بادشاہ کی چالیں مقدس ہیں کیہ میں آ آ گئے نے واسے  
 آگے آگے چلے بجائیو اسے پیچھے اور گنوار یاں اونکے درمیان جوان عورتیں بجاتی  
 جاتاں تھیں آ آ اسے تم اسٹیل کے جھنڈوں میں سے ہو مجھوں میں خدا کو اسٹیل  
 مبارکباد کہو آ چوٹا بن ہیں اونکا نام (جیسے قیس بن عبد الرشید بیہا نو گناراہ  
 اور یو جوا کے سردار (ابو ایوب انصاری کا قبیلہ) اور نقالی کے سردار دان ہیں  
 آ تیرے خدا نے تیری مضبوطی کا حکم کیا اسے خدا اس کا کام کو جو تو نے پہلے  
 لے کیا مضبوطی بخش ۲۹ تیری ہیکل کے سبب یروشلم پر بلا ہے بادشاہ  
 برے لائیں گے (اس مقام سے یہ یہ مسلمان کا منظور ہوا) مرا وہ ہیکل سے  
 توستان کے وحشی کو اور ہیلوں کے جہاں کو قوموں کے پھرے سمیت ڈانٹا کہ  
 ہر ایک پانڈی کی ایشیں لا کے تالہ دار بنے اونے اون تو مون کو جو جگہ سے  
 فروش ہوتی ہیں تیرے کیا ہے (یعنی فارس و مصر کو) اور مصر سے آؤ گئے (مصر  
 والے سکندرا کو جس کے لوگ فوراً اپنے اپنے خدا کی طرف بھاؤ گئے (نہایتی)

۳۲ اسے زمین کے مملکتوں خدا کے گیت گاؤ اور خداوند کے ستاروں پر سلام  
 ۳۳ اسی کے جو فلک الافلاک پر جو قدیم سے ہی سوار ہے دیکھو وہ اپنی آواز  
 سناتا ہے جو زور کی آواز ہے (یعنی بصورت محمد علیہ السلام) ۳۴ تم تو انہی کی  
 نسبت خدا ہی کی طرف کرو کہ اوسکی جلالت اسرائیل پر ظاہر ہے اور اوسکا زور و  
 عین ہے (کہ سایہ کرتی اور خاک بدرین آئی تھیں) ۳۵ اے خدا تو اپنے مقدس  
 مکان زمین پر ہے اسرائیل کا خدا وہ ہے جو زور و طاقت اپنے لوگوں کو بخشا ہے خدا  
 مبارک ہے انتہے اور زور و شوکت کا ہونا کوہ سلع کوہ مدینہ سے فصل ۴۲ شجیہ سے  
 گذر گیا پس خداوند کو جملہ اپنا فرمودہ منظور ہوا پس وجود اسکے کہ اکثر کافرین مکہ میں  
 پیشین گوئی انبیاء کی تصدیق کرتے تھے جو بنی اسرائیل سے ملتے تھے اور خود بھی  
 انکے مکہ شہر میں اسرائیل کتاب شام حبشہ اکثر مسلمان ہو گئے تھے اور خود انکی  
 آباہی پیشین گوئی چلی آتی تھی اور پیشین گوئی ان خود حضور علیہ السلام کی جانتے تھے  
 اور خود معجزات جو حدیث و قرآن مجید سے ثابت ہیں مانتے منجملہ انکے جو بطور نمونہ  
 کے اس سال میں موجود ہیں مگر ایمان اسی سبب سے نہ لائے کہ پیشین گوئی انبیاء  
 نجائے پس سال تیرہویں میں ہائینو آدمی کے قریب مدینہ منورہ سے حج کعبہ و شرف  
 بیعت کے لیے مکہ میں آئے اور حضور علیہ السلام سے عہد کیا کہ ہم ماں جان سے  
 حاضر ہیں اور حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ حیات و مات میری تم میں ہوگی جیسے فرمودہ  
 مذکور میں ہے یہ پہلی عجاز ہوا کیونکہ موت کا حال کسکو معلوم ہے کہ کہاں ہوگی  
 پس انصار واپس گئے اور صحابہ پوشیدہ پوشیدہ کافروں کے خوف سے ہجرت کر گئے  
 مگر عمر بن الخطاب جبکہ قریش خانہ کعبہ میں بیٹھے تھے طواف کر کے درگاہ نماز ادا کیا  
 سے کر کے فرمانے لگے ناخوش رہو زمانہ اس قوم کا کہ پتھروں کے ٹکڑے کو جو جتے  
 ہیں اور جھکوا پنا بیا تم اور عورت بیوہ کرنی منظور ہو میرے پیچھے آوے پس کس کو قہر ہو

انہرکت کرے، یا نہ چیتہ جاوے، اور عیدین اکبریتہ ہی تھہ ہجرت کیا حضور علیہ السلام  
 کو اپنی پناہی مکر میں آیا۔ اور چون کہ انہرکتہ ہوگا اس مکر میں صاحب کرسے  
 پس اور کھٹے میں پڑ گئے اور حضور علیہ السلام نے مشابقی آیہ قل یا یغنی عنک  
 واخر جنی مخرج صدق پہل لی من لہ کتاتنا الفیہ سورۃ اسرے کے باب میں ار  
 من راہی ہی پس کہ نہ بجا دے جہیں سرور اور پہل اور شیشان بہت پر سر پر  
 ہا شیشان کی راہ کے سے صلاح حضور علیہ السلام کے مقدمہ میں کی کہ کیا کیا  
 اگر ایک قبیلہ کے شخص رؤالین اولتے ہوئے لیا جاوے گا چاہے کہ بچ شخص  
 قید سے اپنے خاویں اولتے ہوئے مشکل ہوگا پس بات کو اس راہ پر جمع ہوئے  
 اس وقت فرمودہ مذکورہ ۶ کامل ہوا کہ سنی پیار نہ ایسا کر جاوے کہ لوگوں کو انہرکت  
 کوئی زندہ نہ رہے گا مگر فرمودہ فصل ۲ شبا اور دوسرے انبیاء کی پیشین گوئی نسبت  
 ہجرت کے کامل پہنی ہی ضرورتی لگے روز پر تہوارین تنگی کو کے جمع ہوئے تاکہ  
 کامل ہو فصل اشیا کا فرمودہ کہ تنگی تہوارین کے سبب ہجرت تہمین کرتے ہیں  
 اور پہر سنی گروا تاکہ کامل ہو فرمودہ مذکور اور حضور علیہ السلام نے اپنے مقام پر مرتبہ  
 ارم اندر وجہ کو سلایا اور سکین دی کہ خدا حافظ و نامہ ہے ویسے ہی انہرکتہ  
 را کہ باوجود کمال ہدایت کے حضور علیہ السلام کے نہ ملنے سے انکو ناراض حضور  
 علیہ السلام نے اندر خانہ مبارک سے منہ لپیٹ کر سورہ لیس پڑھی اور آیت و افرا  
 قرأت القرآن جلنا بیننا بین الذین لا یؤمنون بالآخرہ حجاب مستورا پڑھا اور ایک  
 شت خاک پر پڑھا کہ فردن پر ڈالی اور سین سے بگی آنکھوں میں پڑھی وہ سب  
 ہر میں مارے گئے پہلی عجاز ماریت اور میت و لکن اندر می کا اہل مرتبہ ہوا  
 کے معین بن ابی جہل نے کہا کہ آیا ہی محمد بن جو کہتے تھے کہ ہمارے ہاتھ پر قریش  
 مقبول ہوئے اور دوزخ میں جاوے گئے و اگر پوری کرو گے ملک جو قبۃ محمد بن جو کہتے تھے

حضور علیہ السلام نے فرمایا مان اور تو ایک دوزخیوں میں سے ہو گا مگر اوستہ نہ پہنچا نا  
 اور حضور علیہ السلام واسے تشریف لیکئے اس وقت میں ایک شخص غیر آیا دریافت  
 کیا کہ کیوں کھڑے ہو جواب یا انتظار محمد میں دسنے کہا تم پروائے ہے کہ تمہارے روبرو  
 وہ نکل گئے پس سب خروں اور ابو جہل نے خاک سر پر دالی اور گہر میں علی رضی اللہ عنہ  
 وجہ کو پایا اور حضور علیہ السلام مقام خرواہ پر اونکے پاس سے جا کر ٹہرے اور دوسرے  
 گرم کے وقت کپڑا اوڑھ کر صدیق کے مکان پر تشریف لائے ابو بکر رضی اللہ عنہ نے  
 کہا میرے باب آپ پر فدا ہوں نہیں لایا ہے آکھو مگر عظیم کار اور حضور علیہ السلام  
 نے فرمایا کہ کوئی دوسرا مکان میں نہو صدیق نے عرض کیا کہ سوائے آکھے اہل کے  
 دوسرا کوئی نہیں پس خبر دی حضور علیہ السلام نے ہجرت کی پس صدیق نے عرض کی  
 کہ آیا ابو بکر خدمت میں ہو گا فرمایا مان اور کمال خوشی سے ابو بکر کو گریہ آیا تاکہ کمال  
 وہ دریں روز ۶ میں ہے اور دواؤں پہلے سے صدیق نے خبر سن کر آٹھ سو فہم  
 خرید کر کے پال رکھے تھے ایک حضور علیہ السلام کی نذر کیا حضور علیہ السلام نے نظر  
 کمال ہو کل قیمت سی منظر فرمایا اور عبداللہ بن اریط بنی دیل کو کہ پوشیدگی اسرار  
 میں مشہور تھا اسکو اجیر بدرقہ کے لیے کیا تاکہ بعد دو تین روز کے اوٹو نکو جہل نوک  
 حاضر رکھے پس رات کو درجہ کی راہ سے ابو بکر کے مکان سے غار میں تشریف  
 لائے اور عبداللہ بن ابو بکر کو مقرر کیا تاکہ ذلکو کا فرو نکا حال دریافت کریں اور  
 رات کو خبر پہنچا دیں اور ابو بکر نے پانچ ہزار درہم اپنے ساتھ لیے اور حضور کے کبھی  
 آگے کبھی پیچھے کا فرو نکگی کہات دیکھنے کے لیے ابو بکر ہو جاتے اسمیں حضور علیہ السلام  
 نے پیر مجروح ہو گئے صدیق اکبر نے کندھے پر چڑھا کر غار تک پہنچایا اور آغا میں  
 جا کر اسکو جہاڑا اور قیمتی اپنا لباس چاک کر کے سوزا خون کو بند کیا پہ پہی ایک  
 سوزا نکھایا اونہیں اپنا انگوٹھا پیر کا رکھ کر حضور علیہ السلام کے سربارک کے نیچے پہنا اور

کہ باپ حضور علیہ السلام خواب میں گئے اور ابو بکر کے ساتھ دیکھوئے گا مگر حضور  
 کی سبب حضرت عیسیٰ السلام بیدار ہو دیں لیکن تکلیف سے آنسو خوار ہو پڑے اس  
 بیدار ہوئے حضور علیہ السلام نے فرمایا اے ابو بکر خوفِ مکر کہ اللہ ہمارے ساتھ  
 جیسے قرآن مجید میں ہے لا تخون ان اللہ معا حقاً ہے جسے کبھی نزل کی اور  
 گزندہ دن لے نہ سنا یا اور سخت بھول راہ پر چم کر بڑا ہو گیا اور کبوتر جنگلی کے چوہے  
 نے آٹے دئے اور گھڑی نے جالاتن دیا کفار نشان قدم دریافت کر کے  
 داپہر آئے مگر یہ دیکھی طرف انکے نظریہ پڑی اور ان اللہ صفا کا دوسرا سمجھو ہوا  
 اور خود غار میں بیٹھے ہستو تھا کہ نہ رہنا ابھی مشکل تھا لیکن اٹھنے کی صورت ہی  
 نہ تھی مالا کہ عبد اللہ بن ابوبکر آپ پاس جاتے اور آتے تھے پس تین روز بعد عبد اللہ  
 آریضہ و نواذت لایا اور حضور علیہ السلام اور صدیق رضی اللہ عنہ سوار ہوئے تسکو پر  
 اور عبد اللہ اریضہ و عامر بن فہرہ ابوبکر کے کوالے جو کہ بیان چراتے اور دودہ غار پر  
 پہنچاتے تھے ایک دنٹ پر سوار ہو کر راہ ساحل سے تاکہ درستیٰ فرموزادہ کامل ہو  
 مدینہ منورہ کو چلے اور منزل قطع کرتے ہی ام عبد کے خیمہ پر تشریف لگئے وہ عورت  
 خرماء وغیرہ تھیں تہی اور اس سے حضور علیہ السلام نے خرماء اور شیر اور گوشت طلب فرمایا  
 اوسنے قحط سالی کا تذکرہ کیا ایک بکری لا غرتی اور کما مال دریافت کیا کہ اسکے  
 دودھ ہے جواب یا ہمیں دودھ کا گالان ہی نہیں فرمایا اذن دیتی ہے کہ اوس سے  
 دودھ زمین عرض کیا بابا بقران ہوں اجازت ہے پس حضور علیہ السلام کے  
 دست مبارک کی برکت سے تمام لوگ سیراب اور برتن بہر گئے اور حضور علیہ السلام  
 نے دنان سے کچھ فرمایا اور زوج ام عبد بکران جھل سے لائی جیسے چلائے جاتا  
 برتن دیکھنے پر دریافت کیا ام عبد حضور علیہ السلام کے علیہ صفات بیان کر لیں  
 لہذا والدہ قرضی ہے چکا آوازہ عالم میں ہے اگر میں ہوتا تھا ہوتا الیہ کردہ

مدینہ کو ہجرت کر گئے اور رافق کی آواز اہل مکہ کو مع شعرون کے جبین و کرام میں پہنچے  
 مشہور ہے کہ اس طرح ایک دن منزل میں اونٹنی کی نسبت یہی واقعہ گذرا اور سراقہ  
 بن جشم رضی اللہ عنہ کا قصہ مشہور ہے کہ منکام ہجرت میں یہ کافر تھے قریش نے  
 شہداء دیا تھا کہ جو کوئی حضور اور صدیق صلی اللہ علیہما وسلم کو مار ڈالے سواوڑا اوکو  
 ملین کے سراقہ اپنے عربی گھوڑے پر سوار ہو کر حضور علیہ السلام کی طلب میں  
 جب قریب پہنچے گھوڑے نے چمک دیا پھر سوار ہو کر ایسے موقع پر پہنچے کہ قرأت  
 کی آواز سنتے تھے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہم انفاشرہ کہ گھوڑے کے  
 ماتھے پر انونک خسف زمین میں ہو گئے دوسرے مضمون آیت ان یخسف کبم الارض  
 کا صادق آیا اور سراقہ نے فریاد کی کہ آپ دعا کریں میں کسی کو خبر نہ دوں گا حضور  
 علیہ السلام نے فرمایا اے خدا اگر سچا ہے تو چوڑے پس گھوڑا اوسکا خلاص ہو  
 انرا راہ میں جبکہ قریب مدینہ منورہ پہنچے بریدہ سلمیٰ سترن کے ساتھ قریش کے شہاء  
 سے حضور علیہ السلام کے قصد تھا کہ گرفت کریں نکلے تھے بعد ملاقات کے حضور علیہ  
 السلام نے نام دریافت فرمایا کہا بریدہ حضور علیہ السلام نے فرمایا خوشی ہو جو ہوگی ورنہ  
 پھر دریافت فرمایا کس قبیلہ سے کہا اسلم سے فرمایا ہم سلامت ہیں گئے فرمایا کون سے  
 نبی اسلم سے عرض کیا ہم سے فرمایا کو سلام سے حصہ و سهم نہ چکا پھر بریدہ دریافت  
 کیا آپ کون ہیں فرمایا محمد بن عبداللہ رسول خدا بریدہ سنتے ہی پہچان گئے اور انہوں  
 نے ایسے تاکہ دریں ۲۴ منورہ ۱۱ مقدمہ شریف و ربیئہ میں کامل ہو کر انہوں نے اپنے  
 تیری چالین دیکھیں ہاں میرے خدا میرے بادشاہ کی چالین مقدس میں دیکھیں  
 انتہی اور فی الحقیقت وہ آفتاب جمال و رہتاب کمال کیسے چہا رہے جسکے لئے  
 عالم کی تہ پہنچی ہرگز تہمت شرط ہے کہ بہت سے شہر جشم اہل مکہ پر چہا رہا انصار  
 بریدہ نے عرض کیا کہ علم ہی ہوا ہونا سب سے پس حضور علیہ السلام نے اپنی ساق

ایک نیرورہ مذہبی اسمعہ میں بعض صحابہ کرام شہر شام سے آئے ہوئے تھے اور  
 ان میں سے ایک شخص نے حضرت علیؓ کو دیکھا اور فرمایا کہ یہ تو وہی ہے جس نے  
 گھر کو دولت آباد فرمایا ہے حکم ہوا کہ ناکہ نامور ہے جہاں پہرے تاکہ شہر سوار ہو  
 صفت بھی جو نسل ام شعیامین سے ہے جو جبکہ کل مکمل پاوے اور اہل طیبہ لہذا  
 استقبال کو ہر روز حاضر ہوتے تاکہ نسل ام شعیامین کا فرمودہ کامل ہو کر اہل بیت  
 و باجریں کے استقبال کو نکلے مگر جب یہ سب ہو جائی واپس چلے جاتے ہر مہینہ  
 ریح الاول کو دو شنبہ کے روز سال دل ہجرت میں حبس و تہنات کر کے لوٹیں  
 چلے گئے تھے ناکہ ایک یہودی کی نظر جو مقام ہو پر کھڑا تھا آفتاب ہدایت علیہ السلام  
 پر پڑی و سنے ویسے ہی انصار کو آواز دی کہ آفتاب دولت نے قہر طلوع کیا  
 اور وہ پیر کے روز کی وجہ حضور علیہ السلام کے کاموں مکمل باقی رہی جو بقیہ  
 عالم میں میرے روز سبزہ کے پیدا کرنے سے علی بن ابی طالبؓ نسل ۲ کو میں  
 اشارہ ہوا پس انصار کو عید کا پانچ نکلا کہ بے تحاشا اپنے ہتھیار تک چھوڑ کے  
 استقبال کے لیے ہاگے اور حرہ پر ملازمت حاصل ہوئی اور اسپین مبارک بھی  
 اور شادمانی کی دہوم بھی جو ان اور ان کے عورت و مرد چھوٹے بڑے کہتے تھے  
 آئے رسول اللہؐ آئے رسول اللہؐ اور عروش مطیور تک ایک دہوم تھی اور بچوں  
 کی وکیان قدم بہت لڑوم کی خوشی میں ہف بجائی آگے پیچھے تھیں اور کہتیں  
 سے نحن جواسن ہی بخارہ یا خبا محمد من جابرہ اور مخدرات قبائل انصار کو پیغام  
 اور راز و غیر کھڑی ہوئی گارہی تھیں سے طلوع البدر علیا سن ثینات الوداع  
 و جب انکے علیا ماوہا الوداع یہ سب ہوا جو درخشاں منورہ ۶ میں ہے  
 کہ کہانے والی آگے آگے چلیں اور بخارہ الیان پیچھے پیچھے اور کورایان اوٹے  
 درمیان اور جوان عمر تین بجائی جاتی تھیں پس تھوڑی جی تھوڑی عوف کی سجدہ



نمبر ۲ میں حضور علیہ السلام نے قیام فرمایا حضور علیہ السلام ایک درخت کے سایہ کے  
 نیچے بیٹھ گئے صحت و سکوت جو غالب ہوتا تھا اور ابو بکر رضی اللہ عنہ اویس بن  
 طافات اور دریافت میں تھے اور اردو عام زیادہ ہو گیا جس انصاری نے حضور علیہ السلام  
 کو پہلے نزدیک بٹھا دیا وہ صدیق ہی کو حضور علیہ السلام سمجھ کر قاعدہ تختیت ادا کر کے گئے  
 اس میں آفتاب کی دھوپ آگئی اور درخت کا سایہ کم ہو گیا اور ابر کا سایہ جیسے دھندلا  
 نمبر ۳ وغیرہ میں ہے کہ کبھی کبھی ہوتا تھا اس نظر سے صدیق نے انصاری کا حال  
 دریافت کر کے اپنے ردا سے سایہ خاوم ڈال دیا تاکہ رفع شہادہ ہو جاوے اور سیر  
 روز علی رضی اللہ عنہ پادہ بآبدیا آئے اور دست مبارک کے لگا دینے سے زمین پر  
 ہو گئے اور لطف وادی میں حضور علیہ السلام نے خطبہ کمال فصاحت و بلاغت سے  
 ادا کر کے جمعہ پڑھا اور خدا کو منظور ہوا کہ ورس ۲۶ و ۲۷ و ۲۸ نمبر ۴ کو کمال  
 کر کے کاتے تم جو اسرائیل کے چشمے سے ہو مجھوں میں خدا کو مانع اوند کو مبارک  
 کہو تا آخر میں بدر چودہ یا میں روز کے اندر شہر کا قصد فرمایا جہاں یہودیوں کا مجمع تھا  
 اور ہر چند شہر والے اپنے اپنے مکان کے خوانان مجھے لیکن حضور علیہ السلام نے  
 فرمایا کہ قصویٰ محکوم میں اندرون شہر کا لہ قہری مدینہ میں جسکے لیے بادشاہ ہتھ  
 لاؤں جیسے ورس ۲۸ نمبر ۵ کو مدینہ منورہ کو کہا ہے تشریف لائے پس ناقہ  
 ابو ایوب انصاری کے مکان پر جو قوم کیوں آئے تھے لیجا کر بیٹھ گئے جہاں  
 مطابق ورس ۲۸ نمبر ۶ کے بنیمن کے حاکم اور یہودا کے سردار اور ان کے گروہ  
 اور لوہون کے سردار اور نقالی کے سردار تھے اور سوق حضور علیہ السلام پر جات  
 نزول حی جو بصورت انہد سلسلہ البحر جس کے ہوتی تھی طاری ہوئی اور ناقہ ہی  
 اور پھر کچھ بلکہ پہلے مقام پر جا بیٹھی اوسکے جائے اور ان کے مقام میں چلے مسجد  
 ہوئی اور نہ تو اسکا بیٹھنا اس نظر سے ہوتا گیان باروی کے سبب نشست کا

کیا یاوتے اسی مقام سے کامل ہوا وہ جوہر جس سے فصل ۳ سفر شامی میں لایا  
 ہے کہ خداوند سینا سے آیا یعنی کہ سے امد سعیر سے اور نیز طبع ہوا (یعنی وہ ایک کعبہ  
 اولاد سعیر میں اسحاق پر جیسے حضور علیہ السلام پہلے ہجرت سے تشریف لگے تھے  
 خاران کے پاس سے وہ جہلہ گریہ ہوا دس ہزار قد و سونے ساتھ آیا (جیسے آیت میں ہے)  
 الصد الذین احبوا من اشرارہ بطرف صدیق ہے) اور اوس کے واسطے ماہہ میں ایک شہر  
 شریعت ان کے لیے تھی (اسی سے اشارہ ملی الکفار قرآن میں مجاہد عمر فاروق  
 کے مثل کی صفت ہے) آسمان وہ اوس قسم سے بڑی محبت رکھتا ہے (یہی حجابیم  
 سے عثمان مثال کی طرف اشارہ ہے) ان کے سارے مقدس ترے ماہہ میں ہیں اور  
 تیرے قد و سونے نزدیک بیٹے ہیں اور تیری باتوں کو مانیں گے (یہی خرابیم کی طرح  
 یسوزن فصل ۱۸ میں در خواست کیا ہم فی وجہ ہم بن اثر سعیر و اشارہ ملی شریعی مثال  
 کی طرف توریہ میں ہے جیسے خدا فرماتا ہے ذلک تسلیم فی التورہ اور مدنی فصل ۲  
 طائی کامل واکر یوداکی اولاد ابو ایوب انصاری کا مدنی منظور ہوا کہ ان کے نیچے  
 مکان میں حضور علیہ السلام رہے لیکن ابو ایوب نے کمال قنص و ناری کی کہ ہمارا  
 بڑی تکلیف ہے کہ آپ نیچے کے درجہ میں اور ہم اوپر کے درجہ میں ہیں نظر بران  
 یہ چیز بھی منظور فرمایا گیا اور ابو ایوب کے بائیس ایشیت پہلے شامل عالم ہو کر  
 تبع بادشاہ میں نے ایک عرضی لکھ دی تھی کہ جب حضور علیہ السلام تشریف لائیں  
 پیش کرنا اور سبب اوس کا یہ ہوا تھا کہ تبع خراسان کی طرف جنگ کرنے گیا تھا اور  
 اپنے بیٹے کو کسی وجہ سے مدینہ منورہ میں چھوڑ گیا تھا مدینہ والوں نے اوس کو کسی  
 سے قتل کر دیا تبع جبکہ واپس آیا اس واقعہ سے اہل مدینہ کے قتل کا مکرم دیا اہل مدینہ  
 اوس سے میرا کہ نبی اسرائیل تھے وہ جو زمانہ طرطوس میں بھاگے تھے منظر فصل ۳  
 جب توفیق فصل ۳۲ شامی فصل ۱۸ شامی دفرورہ کے مدینہ کو ہجرت کا سبب تھے

تاکہ کل پہ فصل ۱۱ سفر تھی کہ تہارے بہا یونین سے تہارے در میان ایک پیمبر علیہ السلام  
 صاحب کلام خدا تشریف رکھیں گے اس نظر سے تبع نے اہل مدینہ کو صاف کیا اور نامہ لکھ کر  
 روزنامہ ابویوسف پیش کیا اور یہودی تبع تصور ہوا الغرض سات مہینے تک یہیں قیام  
 فرماتے رہے اور اول روز عبداللہ بن سلام آخری یوسفی خدمت میں حاضر ہوئے اور  
 عبداللہ نے گو موقع باتو نہ کیا یہ بڑے سردار یوسفی عالم روزگار تھے جو نبی فریم  
 مقرر تھے اور فصل اسدیر میا میں بعد اس ذکر کے کہ زانہ ولادت و ماجد سج میں  
 افیم اور اولاد رحیل برباد ہوئے تھے دریں ۳ سے تسلی دیکھی ہے کہ زانہ تو میں  
 جدیدہ میں جسکے نمونہ توریہ کے قوانین تھے اور وہ کہنے ہو گئے افیم و رحیل کی  
 اولاد کو رونق دی جائیگی اور یہی باعث تھا کہ یعقوب نے بھی انتقال کے وقت افیم  
 کو بادر دیکھ کر منہ سے چھوٹے بیٹے یوسف کے تھے اپنے واسطے ماہتہ میں بیکر زریہ  
 دعا دی تھی لیکن حضور علیہ السلام کا وعظ تھا کہ سلام کو فشا کرو خوش و یگانہ پرادر  
 کہا نا کہلاؤ اور صلہ رحم کرو اور جبکہ آدمی سوتے ہوں تم رات کو نماز پڑھو جیسے دریں  
 منورہ ۱۶۹ میں ہے کہ پاں لوگ اپنے بسترون پر خدا کی حمد گایا کر گئے یہ عمدہ باتیں  
 چلے گئے اور اثر دلیر کامل ہو گیا لیکن دوسرے روز خلوت میں آنکر نظر اطمینان تیز  
 سوال کیے اس نظر سے کہ امی ان سوالوں کے جواب سو انہی کے کون دیکھے ایت  
 علامات قیامت پہلے کیا ہوگی فرمایا کہ آگ ہوگی کہ مشرق سے زمین محشر پرانے گی  
 دوسرے اول خدا جنتیوں کی کیا ہوگی فرمایا کہ مچلی کا زائدہ کہ تیسرے کیا سبب ہے  
 کہ کہی عورت کے لڑکا ہوتا ہے کہی لڑکی فرمایا کہ جسکی منی اول نکلے وہی صورت پیدا  
 ہوتی ہے مرد کی ہو تو زور نہ مادہ یہ جواب خوب پسند آئے کیونکہ وہ جو فصل ۱۱  
 ۱۲۸ نبیائین لکھا ہے کہ اوسکو کسے تعلیم کیا اوسکو کسے سکھایا وہ تو خود ہی  
 وقت ہے اوسکو کامل پایا اور ایمان لیا نے ایزد رضی اللہ عنہ قوم یہود کو خدا

علیہ السلام نے ملک کیا اور حالات اور کئے دریافت کیے مگر میں نے کمال رکھی  
 اور تعریف دین کی سرداری اور دنیا کے علوم سے کی پس عید انصاف سے مل کر  
 باہر آئے اور کچھ شہادت پڑا اور یوں ہو دیوں نے کہا کہ یہ چوہا اسکا باپ چوہا  
 میں عید اللہ اور ابو ابوب کی قوم سے انت متعسفہ کی بنیاد دینی وہ جکے ہے  
 آج کار روز بروز ۹۵۰ اور نامہ عبرتوں کے باب ۱۴ میں ایک بحث بنی اسرائیل کے  
 آرام کے لیے ضروری شمار کیا گیا ہے کہ جیسے میں نے تو آرام مطابق ترجمہ  
 انگریزی نامہ عبرتوں کے باب ۱۴ میں کے مذکور اس نظر آگرم دہندہ دو سر میں  
 اسمک ضرورت پڑی ہی العود احمد مشہور ہے ایسی روز تازگی کی تاکید تو ہم پر  
 کو درمل باب کتاب حال میں ہے جو سچ کے بار دیگر آنیکو موت اسپر کرتا ہے  
 جیسے درمل امین باب کے مفضل ہے اور کوئی کتاب کسی پیغمبر کی نہیں جہن  
 بعد بادی قوم بوداد بیت المقدس کے جو قوم غیر نادانوں رو میر سے ہوئی انکی  
 انت متعسفہ کے لیے خوش خبری تصریح با اشارہ ہو اور کی تفصیل کو ایک دفتر  
 درکار ہے مختصر تفسیر معاملات الاسرار کے اوائل میں ملج ہے یہ وہی رائے  
 سفر شنی کا ہے جہن مذاکی تلواریہ دیون کے مقابلہ میں جلی جیسے اشارہ پہلے کچھ  
 گزریا الغرض اسکی بہت سی تفصیل ہے اس سے اعراض کیا جاتا ہے اسی سال  
 میں زید بن عارضہ و ابو رافع مولیٰ کو یا نجسہ و زہم دیکر کہ سئل کہ کیا وہ دونوں  
 جانب ہر وہ وام کلثوم کو وام المؤمنین سودا بنت زہدہ کو و اسامہ بن زید و انہم  
 ہرینہ میں لائے اور اسی سال سجد کی تعمیر ہوئی اور ایک صفہ بنایا گیا مسکین  
 غریبوں کے لئے جو عبارت مذامین مصروف رہن تاکہ در میں ضروریہ کامل ہو  
 مسکین اور یتیم نکادہ با ہے اور اسی سال سلمان فارسی جلی عمر دانی سودا کی  
 ہلکے فارس میں ہوا اگر کچھ ہتھ پہنڈ کی قیدی میں ہو دی ہو گئے پھر لشکر کے ان کھنڈ

دین حق جو پہلے اسلام سے متصرف تھا نصاریٰ بن گئے پہر احوال حضور علیہ السلام سے دونوں  
 مجموعہ یعنی عہد عتیق اور متوسط دیکھ کر واقف ہوئے اور خود عالم زمانہ تھے حضور  
 علیہ السلام کے پاس صدقہ کے خزانے تابت حضور علیہ السلام معلوم کریں کیونکہ  
 فرورہ ۶ کے ورس ۲۹ میں بادشاہوں کی نسبت لکھا ہے کہ ہدیہ لاؤنگے صدقہ کیا  
 یا پس کیا ہدیہ آئیگی پس حضور علیہ السلام نے اونکو روک دیا دوسرے روز ہدیہ لائے اونکو  
 منظور فرمایا اور سلمان مسلمان ہو گئے اسی سال میں مہاجرین اور انصار میں عقد  
 مواخات ہوئے اور انصار مہاجرین کو جنگی صفت نماز خوانی ہے کہنا و پانی سے  
 پیش آئے تاکہ فضل اشعیا کامل ہو جو اہل تہیہ کی نسبت لکھا ہے کہ مہاجرین  
 اب زمان سے پیش آئیگی اسی مقام سے اول رکوع سورہ بقرہ کے معنی دریافت  
 کرنے مناسب ہیں الم ذلک کتاب یفیع یا مفلحون یعنی باقرار کتیں بغیر وں کے  
 چالیس کتابوں میں وہ کلام موجود فضل اشعری وغیرہ وہ ہی کتاب قرآن ہے  
 حنین شک کی جائے ہنین کیونکہ استقیوں کے لیے (حجنا ذکر فصل ۳ و ملاکی میں  
 ہے جو آخر کتاب مجموعہ چل کتاب کی ہے اول تکوین اور آخر ملاکی سے مجموعہ  
 کا مشہور ہے اور چالیسویں عہد نامہ خرد موسیٰ انہیں تھی) وہ جو ایمان لاتے ہیں  
 نصیت (یعنی بغیر پڑ ہے ایملین عرب جیسے فصل ۴۵ اشعیا وغیرہ میں صرح ہے)  
 اور برپا رکھتے ہیں نماز کو یعنی مہاجرین اور اوچیز سے کہ اونکو نصیب کیا ہے وہ صرف کو  
 ین یعنی انصار اور دے لوگ متقی جو ایمان لاتے ہیں اس کتاب پر اور پہلی کتاب ہونے  
 اور دونوں قوموں کے متقی آخرت پر ایمان لاتے ہیں دے ہی لوگ ہدیت پر ہیں  
 اور دوسری بین فلاح یافتہ اور آئندہ بنی اسرائیل کے کافروں اور منافقوں کا بیان ہے  
 جو حسب تفصیل فصل ۲۴ اشعیا اور ۳ ملاکی وغیرہ کے اونکو تقدیر سابق سے ہونا لازم  
 باوجودیکہ ہر طرح سے انکو تعلیم کی گئی اور ہر طرح سے نصیحت کی گئی لیکن نوشتہ سابق

اور جو پہلے آیا جیسے فصل ۱۲ شیا میں کہتا ہے کہ بہت سی چیزیں اسرائیل کی تھیں  
 پر کان نہیں دیرا ان کے لیے فرمایا گیا کہ اگر تم شک میں ہو تہہ قرآن میں (اور  
 جی ہا میل عظیم نشان کا ہوا حسب لہ سفر شنی جبر تھا اور اسے پرورد  
 اور سنہ ولادت اور کائنات فصل نہم دانیال میں صرح اور کان ولادت کہ فصل ۱۲  
 و ۱۳ شیا میں موجود اور ہجرت تہذابان کے صحرا میں فصل ۱۴ شیا و ۱۵ حقوق  
 سفر شنی وغیرہ میں موجود ہیں یہ قرآن وہ قرآن اگر نہیں سمجھتے تم اس کا کلام نہ  
 اور نہ لگاؤ اور اسے قدر ایک آیت ہے لیا و جس سے اثبات ملے ہو کہ خدا  
 پیغمبر آگیا و اگر تا دوسرا شخص دروغ ایک آیت تقدیری توحید تہذیب فصل ۱۶  
 مشنی کے مایا جاتا اس نظر سے فرمایا گیا کہ اگر نہ لاؤ اور نہ لاسکو گے تو اپنے لیے  
 بچاؤ اگر سے کرو مگر اکثر روز نہ کہلا اور اسی سال میں آرامش کے لیے تہذیب  
 کہ چند روز کے لیے حسب آیت قرآن کی کی گئی کیونکہ کہ اول در آخر اہل اسلام کے  
 لیے فصل ۱۷ شیا میں مکر کا مکان پاک ہے مقرر ہے لیکن ہنوز نشان نہیں  
 چھا و فصل ۱۸ و ۱۹ شیا اور ساری کتاب کا ظہور اس شہنشاہ ہوا تھا جو اسی  
 نظر سے فتح پور مظاہر میں زیادہ رہتے تھے حسین ۱۰ ہزار فرشتوں کا آنا فصل ۲۰  
 سفر شنی سے ظاہر ہے یہ مجملہ سال دل کا حال گذرا دوسرے سال میں تھوعل قبل  
 پہر کہہ ہندی کی طرف ہوا و فصل ۲۱ شیا وغیرہ میں ہے اور یہودیوں کی زیادہ  
 اس میں ہوئی تاکہ اکثر کے لیے نعمت کا باعث ہو کیونکہ تکمیل کتاب ہنوز تھی اور  
 اسی سال میں مرتضیٰ اور زہرہ کا حکم خدا سے نکاح ہوا اور اسی سال میں امیر  
 کے روزہ کی فرضیت منسوخ ہوئی حسین اختیار تھا کہ اہل طاقت ہوں روزہ  
 دیوین ایک سکین کا اور رمضان شریف کے روزہ ہے فرشتے جو حسین و اختیار  
 بعد از عوف زہرہ جاتا رہا اور اسی سال میں زکوٰۃ فرض ہوئی اور اسی سال میں

حکم چار ہوا وہ جو عالمی بنیاد کی کتب مقدسہ میں آؤندی سلطنت کے لیے مقرر ہوا تھا  
 چنانچہ کچھ گزر گیا اور مختصر کچھ آتا ہے اگر یہ امر نہ ہوتا تو ساری کتب مقدسہ ضائع جاتیں  
 اور بیت کی یہی تکمیل نہ ہوتی پس غزوہ اول ابو دوانے ہوا دوانی بنی خزیمہ قیداری  
 خیمہ نشین تھے فصل ۱۲ شعیانہ تین کو س شعل تید مدینہ کے بسنے لگے ومانہ بنی  
 قریش کا قافلہ پڑا تھا حضور علیہ السلام اونکا قصد کر کے تشریف لائے لیکن قافلہ نے  
 صلح کر لی اور حضور علیہ السلام کے ساتھ دوانیوں نے پندرہ شب حبشہ نشین  
 فصل ۱۳ کاٹنیں اور بعد کو حضور علیہ السلام رونق افروز مدینہ ہوئے اور اسی سال  
 میں دو سو صحابہ مہاجرین کے ساتھ حضور علیہ السلام غزوہ بواط ہوا کہ امیہ بن  
 جہمی مہمہ سو آدمیوں قریش کے ڈھائی ہزار اونٹوں کو لیکر پہلے نکل گیا پھر غزوہ  
 عقیقہ ہوا کہ موضع عقیقہ تک ابوسفیان کی تلاش میں حضور علیہ السلام ڈیر سو  
 مہاجرین کے ساتھ تشریف لگئے لیکن وہ قافلہ نکل گیا اور بنی مدح قوم کنانہ  
 سے صلح نامہ ہوا یہ وہی فصل ۱۴ شعیانہ کامل ہوتی رہے کہ خداوند صاحب امت  
 قیداری اپنے دشمنوں پر حملہ کر گیا بانخصوص کوہ سلع مدینہ سے اور اسی سال میں  
 گزربن جابر بن فہر مدینہ کی چراگاہ سے اونٹ چرائی گیا اور صفوان وادی تک  
 اور سکا حضور علیہ السلام نے تعاقب کیا پر وہ نکل گیا اس غزوہ کو غزوہ بدر صغرا کہتے ہیں  
 اور اسی سال میں سو آدمی اور سر یونکے سر یع عبد اللہ بن حبش برادر ام المومنین زینب و قمر  
 عواجمین تیسویں جادی الاخری سمجھے کر کافروں کے قافلہ پر غالب آئے اور وہ دھار  
 غزوہ جب تھا کافروں نے اعتراض کیا کہ ماہ حرام کی حرمت لگاہ نہ رکھی اور حضور  
 علیہ السلام ہی بخند ہوئے لیکن حکم آسمانی آیا کہ فتنہ شرک زیادہ ہے قتال شہر  
 حرام سے اور بانخصوص جبکہ بلا قصد ہوا اس میں ایک فرما را گیا اور دو گرفتار ہوئے اور  
 بہت سی مال و عطا فرمائے تاکہ لگا اور ایک و قیدیوں میں سے حکم نامہ مسلمان ہوئے

آٹھ دوسرے سال تہہ دین میں تہہ چرت وہ بڑا واقعہ یہ کہ یہ واقعہ ہوا حسین  
 مزبور ۹۰ کا فرتر برپا ہوئے اور صلح کے پہلے سے خداوند صاحب امتیاز نے اپنی  
 غیرت کو اوسکا یا جو بڑے نشانات پر سجات سے منصب لیا شیا یہ نشان تھا  
 جا بجا آیات کہ قرآن میں اوسکی طلب کا ذکر ہے جو کافر مانگتے تھے اور جا بجا  
 یہی جواب تھا کہ ہم اوسکی نسبت بشارت دیتے تھے کہ ہن مسلمانوں کو اور خداوند  
 ہن کا فرد کو اور بعض مقام پر ہے جیسے سورہ روم میں کہ اگر آجارسے وہ آیت تو  
 کا فر میں اہل کتاب کہ ہن کہ نہیں ہوتے مگر ہماری کتا کو باطل کر دیا ہے کہ بعد کیا  
 حیرت کے دفع موعود ہے اور یہاں پہلے ہی وعدہ تھے آگئے اور فصل ۲۲ شیا  
 مراد اس سے کہ خداوند صاحب امتیاز اپنے دشمنوں پر باری کر گیا بدر ہے اور فر  
 ۶۰ مقصود اس سے کہ حور قون نے غنیمت پائی وہی اشارہ اسی فتح کی طرف  
 ہے اور یہی روز یوم الفرقان یوم النقیح جان ہے اور اسی کی نسبت آیت قد کان  
 آیت فی غنیمت انقضا ہے کہ بڑے بڑے سجات اوس دن ظاہر ہوئے چنانچہ آیت انفا  
 کے مطابق پہلے تو مسلمان کا فرد کو کم دیکھتے تھے پھر آیت فقتل فی سبیل اللہ  
 افر سے کا فر یہ یوم تسلیم نامی العین کے باوجود اسکے مسلمان ایک ٹلٹ تھے  
 فرشتوں کی جمعیت کے سبب اسکے دو گئے دو گلائی دئے اور فصل ۲۳ مشرق  
 حسین دس ہزار فرشتوں کے ساتھ قدوس کی آماند کو رہے وہ اسی دن ظاہر علی العموم  
 ہوا چنانچہ آئندہ آتا ہے پس اتفاق یوں ہوا کہ ہوشیاری بن حرب اور عمرو بن  
 تیس سواروں کے ساتھ شام سے بہت سال دہیاں مکہ کو لئے جاتے تھے  
 حضور علیہ السلام کو خبر ہوئی حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ اسے وہ شوال کثیر کا قافلہ  
 تہرے سے آویون کے ساتھ جاتا ہے باہر آؤ اور دعائی لے خداوند ہا یہ  
 یاد دین انکو سدا کر ہو کہ ہن پر یہ ہن کسوت و نقیر ہن تو کر کر



اپنے فضل سے تاکہ فروریہ وغیرہ کاٹل ہوں کہ تو نے اپنی ضعیف میراث کو توڑنے  
تو نگہ کیا پس ظلمہ بن عبدالمد اور سعید بن زید تالاش قافلہ میں گئے اور قریب بدر  
راہیں گئے ابوسفیان نے حال جاسوسوں کا معلوم کیا اور اونٹ کی منگنیوں سے  
تحقیق کیا کہ یہ مدینہ کے خرم کا اسمین نشان ہے یہ جان کر ساحل کی راہ لی اور  
ضمیمہ غفاری کو مکہ میں جلد روانہ کیا تاکہ اہل مکہ مد کو تکلیفیں نہ پہنچانے خواب دیکھا  
کہ میں اونٹ پر سوار ہوں اور جنگل خون سے مالا مال ہے بیدار ہو کر جانا کہ قریش  
کو مصیبت پہنچے گی اور اسی شب کو حضور علیہ السلام کی پہوپی عاکہ نے خواب دیکھا  
کہ ایک شتر سوار آیا اور بلند آواز سے کہا کہ اے قریش اپنے اپنے مارنے جانکو  
مقام پر دوڑو اور ابو جہل کو یہ خبر پہنچی وہ غضبیت بولا کہ اے بنی ہاشم یہ عورت  
تم میں غیبیہ ہوئی اگر تین دن میں کوئی خبر نہ آئی تمام اطراف میں نامہ لکھو لگا کہ بنی  
ہاشم کو کوئی دروغ گو نہیں اس سبب بنی ہاشم کو بڑا رنج تھا اتفاقاً ضمیمہ غفاری شامی  
کر کے تین دن میں پہنچا اور سفارت ابوسفیان ادا کر کے اپنا خواب بیان کیا اس سے  
بنی ہاشم بہت خوش ہوئے کہ ابی جہل کا اعتراض دور ہوا اور ابو جہل نے مقرر کیا  
کہ ہر دو سرداروں میں سے جو گھر میں ہوں ایک ہمراہ ہوا اور چوتھی وہ اپنا اجیر ساتھ  
کرے پس ہزار سے کم آدمی جمع ہوئے اور ابو جہل نے اپنا اجیر دیا اور بہت سے  
سرداروں نے عذر کیا مگر ابو جہل نے اصرار کیا یہاں تک کہ امیہ بن خلف نے پہلے  
نہیں رکھا تھا کہ سعد کو حضور علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ امیہ کو میرے یا قتل کرو  
اوستے ہر خید اس خبر سے عذر کیا مگر پیشین گوئی حضور علیہ السلام غالب آئی اور  
اصرار ابو جہل سے وہ پہی لاچار شریک ہوا اور باوجودیکہ تیر قراح کو بہت ہی  
مانتے تھے اوہمیں بھی جانچتے تین بار نکلی مگر ابو جہل نے کچھ خیال نہ کیا پس  
ابوسفیان کا قافلہ راہ ساحل سے قریب مکہ پہنچا اور ابو جہل قریب بدر کے آیا اور

قرآن اٹھ کر ابدی اٹھائیں لکھ کر ایکے و کروہین سے تیار سے لکھتے  
 ہیں ان کے مہیا بنے کاروان پناہ دہ حضور علیہ السلام کو قافلہ ابو جہل منقودہ کو  
 فصل ابو شہاب اکیل پاپو کہ بعد ایک سال کے بنی قریظہ کے تیرا دناؤ کم ہو جائیگا  
 پس اس طرف سے حضور علیہ السلام تین سو تیرہ صحابہ سے زلفانہ ہوئے جیسے پہچم  
 تین سو تیرہ سے ملی نہ کہ عرب بنی کی تین سو تیرہ سے فتح ہوئی تھی پس سلم  
 جہد کے موسم میں ابو جہل جہان پانی تیار دہمہ مقام مد لشکر کے آثار اشراب و غیر  
 چل رہی اور کفر بک رہے اور کچھ بیان مانع رہیں اور سلامتی کی ذہ علم کی شان ہے  
 منبر پر ۱۶ امین مذکور ہے ہم خداوند اپنے لوگوں سے خوش ہوتا ہے وہ علم کو  
 نجات کی نیت بننا ہے وہ پاک لوگ اپنی بزرگواری پر فخر کریں اور اپنے بستر و  
 چڑے جوئے بندہ آواز سے نکالیں کہ خدا کی ستائش اور انکی زبانوں پر ہون  
 اور ایک دہائی تو اور انکے موقوفین ہو تاکہ غیر امتوں سے انتقام لیوں  
 لوگوں کو سزا دیں کہ انکے بادشاہ کو بجزیر و لٹے اور انکے امیروں کو  
 لوہے کی بیڑیوں سے جکڑیں تاکہ ان پر وہ فتوے جو لکھا ہوا ہے جاری کریں  
 کہ انکے پاک لوگوں کی ہی شوکت ہے خداوند کی ستائش کرو پس بنی ہلام علم  
 اور وقار ایسے رنگ بین انکا ترے کہ گھوڑوں کے سم اور آدمیوں کے پیر تا  
 بڑا نواز دے گئے جاتے تھے دوسرے پانی مارا اور تنگن سے رات کو اکثر جنب  
 و محدث ہو گئے شیطان نے بعضوں کے دلیں یہ دوسرے والا کہ نبی رقی کے ساتھ  
 اور یہ حالت کیونکر جمع ہو پس اس وقت خداوند نے جبکہ یہ و نیز ملکیہ میں  
 مارا بیٹھ کر بیدار ہوئے حکم جسٹ شیطان کے مینہ ہر سائیا پس تیا جگیا اور نہا لے  
 اور پانی بہر لیا تاکہ کامل ہو منبر پر ۱۷ کا ورس کہ بہاری میتہ بر سا کر اپنی خبیث  
 میرات کو قائم کیا قدرت خدا کا فروں کی طرف کیچڑ ہو گئی اور حضور علیہ السلام تیار

ہر ایک کا فریضہ قبل گاہ بیان فرمادی اور چونکہ وعدہ خاص اس فتح کا مصلح تھا  
 ضمناً احدی لظاہر بین میں تھا اور تکلیف و قح احد کی بھی خبر مقرر فی فضل  
 میں تھی اور خود رحم عشق میں نظر بران سعد بن معاذ نے احتیاط کی کہ ایک مکان  
 جسکو عیس کہتے ہیں حضور علیہ السلام کی حفاظت کے لئے بنوایا تا صورتیکہ  
 میں حضور علیہ السلام مع الخیر مدینہ منورہ کو تشریف لجاویں اور کہا کہ اگر اہل مدینہ  
 انصار کو جنگ کی خبر ہوئی کوئی خلف نہ کرتا اور ہم حواریں مومنہ نہیں کہ ہمیں  
 کہ تو اور تیرا رب یعنی بڑا بہائی ماروں لڑے ہم نہیں جاتے بلکہ ہم قربان حضور  
 پر ہو جائیں گے اور سکے بعد آجانبین اور خدا سبحان اللہ کنسی نہادی میں حواریں  
 علیہ کو دیکھو کہ پطرس تکسج کا انکار کر گئے اور یہاں ہر ایک صحابہ کا حال  
 پس کل فرون نے مسلمانوں کی تعداد سوا دہچکر معلوم کی پس پہلے تو سورہ انفار  
 کے موافق قریب تین سو سے کم ہی دریافت ہوئی لیکن پھر ہی سوار نے غلط  
 کی کہ شریکے اونٹ بہت زور آورہوتے ہیں اور حکیم و عتبہ نے صلاح بھی دی مگر  
 ابو جہل نے ایک کی نمائی اور چونکہ یہ فتح صرف بفضل خدا ہوئی تھی تاکہ اپنے وعدہ  
 کامل کرے حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ جب تک میں نفر ماؤن حملہ نہ کرنا اور تیر بارانی  
 کا دور سے کچھ مضائقہ نہیں پس جبکہ صفین مسلمانوں کی کٹری ہوئیں سوا دہچکر  
 صحابی طرف آگے بڑھے ہوتے تھے حضور علیہ السلام نے ان کے سینہ پر چوباری اور  
 فرمایا برابر ہواے سوا دہ عرض کیا انصاف کرو و قصاص میرا و حضور علیہ السلام نے  
 اپنا سینہ کھول دیا انہوں نے شوق سے بوسہ دیا حضور علیہ السلام نے فرمایا یہ کیا  
 عرض کیا کہ آخر وقت میں میں نے یہ چاہا کہ میرا بدن آپ کے جسم مبارک سے  
 حضور علیہ السلام نے انکو دھاک اور حضور علیہ السلام عیس میں تشریف لیکئے اور  
 دور کعبت نماز پڑھی اور ابو بکر آپ کے واسطی طرف تھے پس سجدہ میں فرمایا یا حی یا قیوم

پر شکست آئی تھی اور ایسے مردوں کو کمال اپنے مرشد کی دعا پر دوسرے جوتے تھے  
 مایہ نام کی زیادہ جماع کو دیکھ کر صدیق نے عرض کیا سپہنم لمحہ دونوں نے برائی  
 بہت بڑھتی کہا مئی کو فرد کی جماعت اور سپہن پیٹ میں کھینچے اسے حضور علیہ السلام  
 ہیں کہ وہ خواب سبک حضور علیہ السلام کو آیا اور بیدار ہو کر فرمایا کہ اسے ابو بکر  
 جبریل اپنے گہڑے پر باگ کپڑے ہوئے اور اس کے دانتوں پر خباہت ہے میں  
 حضور علیہ السلام نے عریں سے تشریف لاکر قتال کی تمہاریں کی اور فرمایا کہ جو مسلمان  
 جس طرح قتل کرے اس کا اسباب اس مسلمان کو ہے پس مطابق آیہ اذ استغنیثون  
 ربکم فاستجاب لکم انی مکرم بآلف من الملائکہ مردوخین سورہ انفال کے ہزار فرشتے  
 مسد ہزار اون کی ردیف کے جنگ کے لیے آئے اسی کی طرف اشارہ ہے آیہ ویک  
 لکم آیت فی قضین التنا الا یہ آل عمران میں کہ تحقیق ہے تمہارے لیے اسے  
 اولوالالباب بنی اسرائیل عظیم معجزہ دو گروہ بدر میں کہ دونوں کے ایک گروہ مسلمان  
 مقابلہ کرے راہ خدا میں اور دوسرے کافر کہ دیکھتے ہیں ان دن میں مسلمانوں کو اپنے سے  
 دو گروہ پر چہر گئے اس سبب شمول فرشتوں نے دکھائی دیے اور یہ متعل کسی کے  
 سے ہوا بلکہ فصل اشیا میں خود پیشین گوئی موجود ہے اوس وقت شیطان کسی  
 آدمی کی شکل پر تھا ہاگ اور مضمون فصل ۱۲ جو منہج کا کامل ہوا کہ میں تمہیں  
 سچ کہتا ہوں کہ تمہارے لیے میرا جانا ہی فائدہ مند ہے کیونکہ اگر میں نجاون  
 تو تسلی دینے والا (چونکہ ختم المرسلین ہے وہ بغیر رفع تمام انبیاء کے مقصود نہیں)  
 تم پاس آئیگا پر اگر میں باؤن تو میں اوسے تم پاس پہنچ دوں گا اور جب وہ  
 آدھکا تو جہان کو گناہ سے اور رستی سے اور عدالت سے تفسیر وار مشر اوں گا  
 و گناہ سے اس لیے کہ وہ مجھ پر ایمان نہیں لائے ۱۰ رستی سے اس لیے کہ تم  
 اپنے باپ پاس جانا ہوں ادا تم مجھے پہنچا کیونکہ اعدالت سے اس لیے کہ میں

کا سردار (یعنی شیطان) محکوم ہو رہا ہے ۱۲ سنو بہت سی باتیں ہیں کہ میں تمہیں پہنچاؤں  
 پر اب تم انہیں بروشت نہیں کر سکتے ۱۳ لیکن وہ روح حق آوے تو وہ تمہیں  
 ساری سچائی کی راہ بتا دیگا اسلئے کہ وہ اپنی نہ کہیگا لیکن جو کچھ وہ سنیکاسو  
 کہیگا اور تمہیں آئندہ کی خبر دیگا ۱۴ میری مدح کرے گا اسلئے کہ وہ میری چیز ہے  
 پاویگا اور تمہیں دکھائیگا اور ورسل باہل امین یوحنا کے فرماتا ہے پس جبکہ تسلیم  
 دینے والا دوسرا جسے میں تمہارے لئے باپ یعنی خدا کی طرف سے بھیجا گیا اپنی روح  
 حق جو باپ یعنی اللہ سے نکلتا ہے آوے تو وہ میرے لئے گواہی دیگا اور  
 تم بھی گواہی دو گے الغرض حضور علیہ السلام منظر اول خداوند میں اور شیطان  
 محکوم لیکن پھر خداوند کو فصل ۳۳ سفر شنی کے باوجود ہزار فرشتوں کے منظر دوم  
 آیت آل عمران الن یکفیکم ان یدکم ربکم تملئہ الآف من الملائکۃ منزلین کے تین ہزار فرشتے  
 غیر نازل فرماوے پھر بھی یہ پانچ ہزار ہی ہوئے اور فصل ۳۴ مذکور میں دس ہزار  
 لکھے ہیں نظر بران حسب آیت بلی ان تصبروا و اتقوا و ایا توکم من فوریم ہذا یدو کم ربکم  
 بحمستہ الآف من الملائکۃ مسومین آیت آل عمران کی کافروں پر ظاہر ہوئی پس فصل ۳۵  
 سفر شنی کا بل ہوئی کہ خداوند فاران میں دس ہزار قدوسوں سے آیا اور ابن عباس سے  
 حواہیت ہے کہ ایک مرد بنی تغار سے کہتا تھا کہ اوس فرمیں اور میرا چچا زادہ ایک  
 پہاڑ پر چڑھ گئے دیکھنے کے لئے کہ کسی نہر میت ہو اور اوسکو لوٹیں نا گاہ ایک بلی  
 دیکھی اوسمیں گھڑونکی آواز تھی کہنے والا کہتا تھا اسے خیر و م بڑہ اوس کو اسی  
 بہتر چچا زادہ مر گیا اور میں بھی قریب ہلاکت ہوا اور خیر و م جبریل کا نام ہے تاکہ  
 مذکورہ ۶ کامل ہو کہ اوسکی قوت بدلی میں ہے پس صحابہ کافروں پر حملہ کرتے رہے  
 اور قبل اپنے پیچھے کہ خراپا تھے تھے اور بعضوں کو بعض صحابہ نے قتل کیا چنانچہ مودو  
 و معاذ و عفران کے بیٹے انصار سے ایسے ابو جہل کو ہاک کر لیکے جیسے میتا ایسے دے

ابوہبل کی ساق کھلی اور مگر سہ بن ابی ہبل نے اونکے اوتھ پر تلواریں سی  
 مہریت کہاں باقی گئی اور حضور علیہ السلام نے اوسکو دیا تیرنگا دیا نور و درست  
 پر کیا اور موزے ابی ہبل کے سر پر تلواریں سی سے وہ فیث گرا اور اس  
 نے اوسکا سر کاٹا اور کہتے وقت فرمایا کہ تو شرمندہ ہوا اوسے کہا نہیں مگر اس  
 کہ کسی میرے عزتوں نے مجھ کو نہ مارا نہ زور دیا نے مجھ کو مارا جیسے نسل انبیاء میں کیا  
 تھا اور جبکہ سر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آیا فرمایا کہ شکر ہے خدا کا کہ  
 مجھ کو فرمایا اسی اسے خدا کے دشمن اور فرمایا کہ اس امت کا فرعون مراد سجدہ شکر  
 بجالاتے اور فقر علیہم موجودہ ہا قتل انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم ہوتی پوشیدہ تر ہے کہ جیسے  
 اس امت کا مرتبہ بالا ہے ویسے اس امت کا فرعون ہی سخت زیادہ تھا کہ سر  
 فرعون ہر تو کلمہ زبان پر لایا مگر یہ شقی اور سوقت ہی پشیمان ہوا لہذا اسل علیہ  
 کے میں مذک و زمین حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف رکھتے رہے اور میرے اوس  
 چاہے چھین کا فرودگی لاشیں بڑی تھیں تشریف لائے اور نام بنام پکار کر فرمایا  
 کہ تھے سزا دی اور سر دار بل کہ گرفتار لائے اونہیں سے عباس بنی اسدی ہی  
 سب اور قرآن مجید میں چلیے سے یہ حکم تھا جیسے آیت تھے اذا انقضتیم فاشوا الزمان  
 دامنہ واما فداوتہ فضع لہربا دزارا میں ہے یعنی تا جبکہ خوب نوہیز کی  
 کا فرودگی میں است کہ وقید کو میں یا احسان کرو چوڑ نہیں دیا نہ یہ لو جیتے کہی  
 آرامی نے بتیار اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو جیسے صحیح حاکم میں ہے حکم لائے کہ  
 گرفتار کردہ لینے میں اپنے اس صورت میں اوسکے عموں حدین ستر تن شہید  
 ہونے اور ستر تن قتل کر دیں اکثر صحابہ شہید یہ سچہ گئے کہ فرزند سی  
 کہ ہو گئی (اور امیدوار غور ہوئے کہ شاید احد میں مصافحہ کرے) اور فرار  
 و مدین سازنے یہ تھا کہ ہنوز خوزری آیت موجودہ کا کل نہیں ہوئی قبل کہ

شہادت احمد سے مسلمانوں کی لیکن خداوند کو درشنے پر پورہ ۶۰ کامل کرنا تھا کہ تو نے اسے  
 اس پر کیا تو نے لوگوں پر کہہ کر کشوں سے فدیہ لیا کہ خداوند انہیں جیسے یعنی ایمان  
 لیا دین اور جنگاں مدیہی حسب رسالہ فصل ۲۴ شعیاء کامل کرنی تھی کہ پر اب میں نے  
 عورت کی طرح جسے دروزہ ہو چلاؤ لنگا اور ناچو لنگا اور زور زور سے ٹہندے سانس  
 یہی لونگا نظر بران حضور علیہ السلام نے دل شکنی اکثر صحابہ کی مذکیہی و فدیہ لیا  
 ستر قیدیوں سے لیا یہ فدیہ لینا خاص غنیمت مسلمانوں کے لئے حلال ہوئے ورنہ عام  
 غنیمت دوسرے انبیاء نے بھی کی ہے جیسے ابراہیم دوسرے ویشع و داؤد وغیرہ  
 کے وقت میں لیکن جبریل علیہ السلام آئے اور کہا کہ اگر تمہارا کتاب کبھی یعنی کتاب  
 نزول کا لکھا ہوا البتہ خطاب آتا جیسے قرآن مجید میں ہے اور حضور علیہ السلام نے  
 فرمایا کہ اگر خطاب آتا نہ تھا مگر تمہارے بعد و حجاز میں ہی ستر صحابہ شہید ہوئے  
 اور عرصہ عباس کے قمرہ رضی اللہ عنہا اور فدا بحکم خدا حلال ہوا ابوالیسیر سے حضور  
 علیہ السلام نے عباس کی گرفتاری دریافت کی کہ کیسے پکڑا عرض کیا کہ مجبور خدا یعنی  
 کوہ کہ کی طرح پہلے معلوم ہوا پہرہ کی میری ایسے شخص نے کہ میں اس کو نہیں جانتا  
 حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ وہ فرشتہ تھا اور یہ فتح غیر متوقع خدا کی طرف سے خاص میری  
 اور بنو زبیر کی کہی غیب سے نفاذ کی آواز مقام مدرسے آتی ہے کیونکہ کامل ہو ورنہ  
 نے فصل ۲۴ شعیاء کا مضمون کہ میان اور قیدار کی بستیاں اور آبادیہاں آئے  
 آواز بلند کرینگے سلع کوہ مدینہ کے بسے والے ایک گیت گائینگے پہاڑوں کی چوٹیوں  
 سے لاکھارین گے ۱۲ دے خداوند کا جلال ظاہر کرینگے ۱۳ خداوند ایک بار در کی ہڈی  
 نکلیگا وہ جنگی مرد کی مانند غیرت کو اوسکا رنگا وہ چلا لنگا مان وہ جنگ کے لئے بلا لنگا  
 وہ اپنے دشمنوں پر ہار دے کر لنگا اسی عرصہ کے قریب عجم بن عدی نامی نے عجم  
 نامی ہجو یہ شہر کو قتل کیا اور عمر رضی اللہ عنہ نے کہا دیکھو اس نے نہ ہے کو حضور علیہ السلام

نے فرمایا اے انجیر پیغمبر ہے اسی روز سے مسلمان بننا کہ پیغمبر کو ہر سال  
 اور اسی سال میں آتی تھو کہ یہودی غیبت مار گیا لیکن تمام خود فضل ہم خدا ہی  
 کو اول اور میں فتح بد کہ بیان کر کے اسے مطلب رسا میں کہ وہ اپنے دشمنوں کو  
 جنگ کے لیے بلائیگا غزوہ بنی قنیقاع ہے اور وہ سہل سے چور کے پیلے کا نوکر  
 کرتا ہے کہ میں بہت مدت تک چپ رہا اور میں خاموش رہا اور ایک روز گناہ کیا  
 پہنچ کر جنگ کا کیا ہے جہیں مسلمانوں کو قریح پہنچے چنانچہ کہتا ہے پر اب میں  
 اور عورت کی طرح ہے دروزہ بٹلاؤ بٹلاؤ اور دروزہ سے ہنڈے سالن ہی آئے  
 اسی سبب ہر قتل نے ابو سفیان بن حرب کا کہا تھا جیسے باب بذر الوسی ہوا  
 میں ہے کہ آیا پیغمبر کی شکست ہوئی ہے جواب یاکہ ہارے در بیان دل آتا  
 کہی ہاری شکست کہی فتح اسنے کہا ہی پیغمبر کی نشانی ہے اور درشل اس  
 نوکر سے پیچھے بنی قنیقاع پر دو ملکی جلاوطنی اور انکے سبزہ زاروں کی قطع اور انکے  
 مکانوں کی بیخ برکنڈی اور تباہی کا ذکر ہے کہ میں پہاڑوں اور ٹیلوں کو دیران  
 کروٹھا اور انکے سبزہ زاروں کو خشک کروٹھا اور انکی ندیاں پسے کے لاتی ہو  
 کروٹھا اور تالابوں کو شکھاؤٹھا لیکن بنی قنیقاع یہودی یوں سمجھ گئے کہ بد  
 پیغمبر علیہ السلام کی شکست کہی ہے وہ شاید ہے جو یہاں ایک عورت مسلمان  
 کی زمرہ کی دوکان پکڑا باندھا وہ جو انہی ستر عورت کھل گیا ایک مسلمان کہہ  
 تھا اوٹنے زرگراویہودی کو قتل کر ڈالا ویسے ایک یہودی نے مرد مسلمان کو  
 کوشید کیا اور یہود قنیقاع کے پیچھے اور دروزہ ہی حضور علیہ السلام کی گستاخی ہے  
 یہ کہا کہ مسلمان فتح پا کر ان لوگوں پر جو جنگ سے وقت نہیں یہ نہ جانیں کہ پیغمبر ہی  
 غالب ہو جائیگے اگر جسے جنگ ہوئی تھلاوٹھے پس حضور علیہ السلام نے فرمایا  
 رزق تک دلو کہ یہاں آؤ کہیں نہ دکرانے حکم قتل کا تھا ابن ابی بن سلول کی



ہزار شش سے خون صاف ہوا اور نکالنے کے جن جن میں سوزہ پوش سے پہلے  
 کو چلے گئے وہاں کے بعد ہی خوار ہوئے اور مسلمانوں کے ہاتھ سے مارے گئے انہیں  
 یہ سال فتوحات میں کمال خوبی سے گذرا اور سترہ سو سال سے پہلے غزوہ عطفان  
 وہ بہاگ گئے اور حضور علیہ السلام اور صحابہ باران میں بہاگ گئے تیرہ صحابہ کبریٰ  
 سکھارے تھے اور حضور علیہ السلام شکر سے کچھ علیحدہ ہو گئے تھے تکیہ کیے ہوئے تھے  
 اور قاتلین اور سے دیکھ رہے تھے ایک غنور پہلوان کو پہنچا وہ تنہا دیکھ کر  
 تلوار کھینچ کر حضور علیہ السلام پر آیا اور کہا کون بجا سکتا ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا  
 اللہ میں جبریل نے اسکو دیکھا دیا اور حضور علیہ السلام نے اس پر تلوار کھینچی اور  
 فرمایا کون تجکو بچا دے میں یہ ایمان لیا یا اسکی قوم نے سبب یافت کیا کہا  
 کہ سفید پوش نے جھگوڑا دیا اور اپنی قوم کو راہ ہدایت بتلائی جیسے آتہ یا ایہا الذین  
 امنوا ذکر و نعمۃ اللہ علیکم اوسم قوم الایہ میں خبر ہے اور اسی واقعہ کے مشابہ غزوہ  
 ذات الرقاع میں بھی واقع ہوا تھا تاکہ فضل و منفعتی کی ہمیشہ تکمیل ہوتی رہی کہ  
 بنی برحق مقتول ہوگا اور اسی سال میں غزوہ بنی سلیم واقع ہوا کہ کفار بہاگ گئے  
 اور اسی سال میں سریر قرون واقع ہوا جو قافلہ ابوسفیان راہ حجاز چور کرب عراق کی راہ  
 سے مال لیے جاتا تھا اوںکو سواروں مسلمانوں نے لوٹ لیا اور قافلہ ابوسفیان  
 بہاگ گیا اور اسی سال میں کعب شرف یہودی جو مقابل مسلمانوں میں بہت ہوشیاری  
 کو اچھا کہتا تھا اور کفار کو تحریض جنگ کرتا تھا محمد بن مسلمہ سے مقتول ہوا اور اسی  
 سال میں ابو لطف تاجر یہودی عجب کیفیت سے مقتول ہوا اسی سال میں امام مجتبیٰ  
 دیدہ مصطفیٰ امام حسن رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے اور ام کلثوم رضی اللہ عنہ کا نکاح  
 بعد انتقال رقیہ رضی اللہ عنہا جکا انتقال بعد بدر کے ہوئے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ  
 سے ہوا اور اسی سال میں ام المومنین حفصہ زینب بنت خویلد رضی اللہ عنہا کا نکاح حضور

علیہ السلام سے ہوا اور سب آل میں غزوہ سو قی ہوا کہ شہر چور کر اور سفیان بہت  
 اسی آل میں غزوہ امد ہوا جسکی نسبت درمیں فصل ۴۴ شعبا میں پیشین گوئی ہے  
 مسیح بن سلمان کو ایک طرح کی قرح اور پری تکلیف پہنچی اس میں بڑے بڑے مسیح  
 واقع ہوئے ایک تو بڑا مسیح وہی ہوا کہ ہر چند کفار نے تکلیفیں دین جیسے دیکھا  
 فصل ۴۵ شعبا میں لکھا ہوا مگر قتل حضور علیہ السلام کو نہ کر سکے اسی مقام سے ترار  
 میں ہے راحمہ اللہ رسول الایہ یعنی نبین بن محمد مگر رسول فطیم گدو سے ہیں  
 اوتے رسول ہیں اگر مرادین مگر یہ کہ اسے جاوین کیا پھر جاو گئے یعنی فطیم  
 کے مرنے سے رسول کے پھر نہ ہین کہ لفظ او یعنی مگر بیت مستقل ہے اور علی  
 چند مرتبہ کرے او کو غیب سے کسی نے اُٹھا دیا اور مغربی یہودی بروقت جنگ  
 جنگ مد کو خوب سبجے اور سلمان ہوا کہ امد میں شہید ہو اور حضور علیہ السلام  
 کا خواب صحیح ہونا ضرور تھا کہ گاؤ کو قرح کیا ہے اور میری شمشیر میں خند ہو گیا ہے  
 اور میں لایا ہوں ہاتھ اپنے کو زہر حکم میں کہ قرح گاؤ سے مراد شہادت ہے  
 اور قرح تنوار سے مراد قرح و تکلیف اور زہر سے مراد مدینہ منورہ اور تکمیل جنگ  
 کے فدا کے لینے سے اور ابی بن خلف کا مارا جانا جو وقت خلاصی کے قید ہے  
 کہہ گیا تھا کہ میں گوہرے کو مٹا کر ہوں حضور علیہ السلام کے قتل کے لئے  
 حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ مجھ کو میں اپنے ہاتھ سے مار دیکھا وہی بالآخر ہوا علی  
 ابن قیس کی تلوار کہ جو حضور علیہ السلام پر ملائی تھی او کو جبریل نے روکا کیا اند  
 انبوت میں مسلسل موجود ہین اور فصل ۴۶ شعبا کے درمیں میں غزوہ بنی نضیر کا بیان  
 ہے حسین انکے سبزہ زار وغیرہ خراب کیے گئے اور خون اور نکاحا ف کیا گیا لیکن  
 نکال دیے گئے اور قیس ہی اسرائیل کو حسب درمیں فصل ۴۷ مذکور کے بہت سی نصیحت  
 کی گئی جیسے فرماتا ہے کہ اند ہوں کو اوس ساد سے کہ جسے وہی نہیں جانتے لیجا

میں انہیں دن ستون پر جسے دسے آگاہ نہیں لیجاؤنگامین دیکھے آگے مارکی گوندی  
 اور اونچی نیچی بیکہو مکوسید ان کردنگامین اولسے یہ سلوک کردنگا اور انہیں ترک  
 نکردنگا اور ہر طرح سے قوم ہود سے سلوک کیا گیا مگر اذکی قسمت میں خرابی لکھی تھی  
 وہ کجست افراب کی جنگ میں شریکیت پرستوں کے ہوئے جنگا ذکر و زما میں ہے  
 اور شکست عہد کرٹیے اور لوٹے گئے کہ کوئی بچا نیوالا نہوا چنانچہ ورسن اسے  
 بنی قریطہ اور خیر یون اور قدک والوں کی نسبت فرماتا ہے جو باخچین اور جیٹے  
 سال واقعہ ہوئی سنو اسے پھر واورتا کو اسے اندھوتا کہ تم دیکھو ۱۹ اندھاکون  
 ہے مگر میرا بندہ اور کون ایسا بہر ہے جیسے میرا رسول جسے میں نے بھیجا (یعنی  
 بنی اسرائیل جیسے تفسیر انگریزی توریہ میں ہے) اندھاکون ہے جیسا کہ وہ جو کل  
 ہے اور خداوند کے خادم کی مانند اندھاکون ہے ۲۰ تو نے بہت چیزیں دیکھی ہیں  
 پر اوپر لحاظ نہیں رکھا اور کان تو کیلے ہیں پر کچھ نہیں سنا ۲۱ خداوند اسی  
 کے سبب اسے راضی ہوا جو شریعت کو بزرگی دے (یعنی عبداللہ بن سلام)  
 اور اسے عزت بخشا ۲۲ لیکن یہ ایک گروہ ہے جو لوٹے گئے اور عارضے گئے  
 دے جسکے شبندانوں میں بند ہے ہوئے اور قید خانوں میں چہپائے گئے  
 ہیں دے لشکار ہوئے (یعنی بنی قریطہ جو مارے گئے اور بعد کو خیر یون اور قدک  
 والوں کا ذکر ہے) اور کوئی نہیں بچاتا دے لوٹے گئے اور کوئی نہیں کہتا یہ وہ  
 کون ہے تمہارے درمیان جو اسپرکان ہر دے کون جی لگا دے اور اندھاکون  
 سنا کرے ۲۳ کہنے یعقوب کو حوالہ کیا کہ غنیمت ہوو اور اسرائیل کو کہ لوٹنے  
 والوں کے ہاتھ پڑے کیا خداوند نہیں جسکے مخالف ہو کے انہوں نے گناہ کیا  
 انہوں نے بچا کہ اسکی راہ پر چلیں اور دے اسکی شریعت کے شنو ہوو  
 ۲۴ اسلیئے اوسنے کہ پنے قہر کا شعلہ اور جنگ کا غضب نپڑا لاسے سوا دیر گرا کر

الہی پرورد سے دریافت نہیں کرتا وہ اوستہ جل جلالہ پرورد خاطر حق لانا  
 ایشیہ اور چوتھے سال میں چند واقعات ہوئے اور پانچویں میں بڑا واقعہ  
 خندق کا واقع ہوا جسے وہ غل سے فصل دوم شعیان میں بیان ہوا کہ وہ  
 پیچھے نہیں اور نہایت پشیمان ہوں جو گنہگار ہوئی سو تو بکا نہ ہوئے کہتے ہیں  
 اور دے ہوئے تو کو کہتے ہیں کہ تم ہمارے اراکین میں سے ہر حال میں  
 سے اہل مکہ اور یہود وغیرہ خندق میں جمع ہوئے اور ایک بیسے نکمے فرما رہے  
 تھے اور عجیباً قات خندق کے کہوونے کے وقت میں اور بعد کو واقع  
 ہوئے اور عجیب شجاعت قرظی کریم اللہ وجہ کی اس میں ہوئی بالآخر اوستہ  
 خدا نے فتح سلامان کی کی اور خداوند کو منظور ہوا کہ فصل سوم ملاکی کا مل کرے  
 کہ یہود مردود جاو کرنے لگے اور اتفاق پیشہ ہو گئے باوجودیکہ طرح طرح سے انکو  
 نصیحت کی گئی پس بنی یہود اپنی قرظیہ بھٹے گئے کہ کافر انکے مقتول ہوئے  
 علی بن ابی طالب کا خاندان اور آخر درجہ وہ مقتول ہوئے چنانچہ درسل ملاکی  
 ملاکی کی ابتدا میں بھیجے کا ذکر کیا ہے کہ پیشین گوئی کے لئے منظور علیہ السلام  
 کے مقرر کیے گئے ہیں اور درسل سے فصل ۴ میں پھر بھیجے کا ذکر ہے جو  
 پیشین گو مقرر ہوئے ہیں اور فصل ۵ درسل دل کے دوسرے جلد سے منظر  
 علیہ السلام کو بنی ہمد کر کے کہتا ہے جسکی نسبت نوح کا عہد ہر ایک بنا ہے  
 ہوا یعنی وہ نبی جسکی نسبت بالبل برحق کے مطابق بار بار دریافت کیا گیا  
 آیا وہ نبی ہے اور اسی درسل دل کے دوسرے جلد سے منظور علیہ السلام کی  
 مراجع کا ذکر ہے اور پھر اذن واقعات کا ذکر ہے جو یامین اہل اسلام اور یوحنا  
 کے واقع ہوئے اور اورشلیم سے مراد مکان پاک کعبہ ہے اور ماعون ہوئے  
 یہودیوں سے درسل نہم میں نبی امن جبکا ذکر درسل فصل ہیکوین میں فیصلہ کیا

اور سورہ نور میں ہے کہ اول ملعونوں نے تمہیں عظیم ناحق کی خیانت فرمائی ہے  
 فصل سوم ملاکی دیکھو میں اپنے رسول کو بھیجوں گا اور وہ میری پہلی راہ کو درست  
 کرے گا اور وہ خداوند جسکی تالاش میں تم ہو ان عہد کا رسول جس سے تم خوش  
 وہ اپنی سیکل میں ناگہان آوے گا دیکھو وہ یقیناً آوے گا رب لافواج فرماتا ہے  
 آپراو کے آنیکے دن میں کون نہیں سکتا ہے اور جب وہ نمود ہوگا کون ہے  
 جو کپڑا پہنکا کیونکہ وہ سنا کی آگ اور وہو بی کے صابن کی مانند ہے تم اور  
 وہ رویہ کا سیل کاٹتا ہوا اور اسے خالص کرتا ہوا پیٹھے گا اور وہ نبی لادہ کی  
 پاک کرے گا وہ انہیں روپے اور سونے کی مانند صاف کرے گا تاکہ وہ رہتباری سے  
 خداوند کے آگے ہدیہ گذارن میں تم سب یہود اور شکم کا ہدیہ خداوند کو پسند آوے گا  
 جیسے اگلے دنو میں اور گذرے ہوئے برسوں میں تھا اور میں عدالت کے  
 لیے تمہارے نزدیک آؤں گا اور جادو گروں پر اور زنا کاروں پر اور جوڑی قسم  
 کہنا والوں پر اور ان پر جو مردوں کو ظلم سے مزدوری نہیں دیتے اور بیواؤں اور یتیموں پر  
 ستم کرتے اور مسافر کو پہرا دیتے اور وہ اپنا حق نپاوے اور مجھے نہیں ڈر  
 مستعد ہو کے گواہی دوں گا رب لافواج فرماتا ہے کیونکہ میں خداوند ہوں میں  
 بدلتا نہیں اسلئے اسے بنی یعقوب تم نیست نہیں ہوئے تم اپنے باپ کے  
 ایام سے میرے قانون سے پہر جاتے اور انہیں تم نے حفظ نہیں کیا تم میرے طرف  
 پہر تو میں تمہاری طرف پہر دوں گا رب لافواج فرماتا ہے لیکن تم کہتے ہو کہ ہم  
 کس بات میں پہرین آہ کیا کوئی آدمی خدا کو جھٹکا پہر تم نے مجھ کو جہنا اور تم کہتے ہو  
 کہ ہم نے کس بات میں تجھے جہنا دیکھو یوں اور یوں میں ۹ سو تم اوس نسبت سے  
 کشتی ہوئے کیونکہ تم نے ان اس تمام قوم نے مجھے جہنا ۱۰ تم سارے دیکھو  
 کچھ نہیں میں بلاؤالے آخر فصل ہم جہنم ذکر ہے کہ ہر ایک بدکار اور مغرور کا لئے جہنم

جیسے بنی قریظہ مقتول ہوئے اور وہ جو خدا کے درستی کے مثل عبد اللہ بن مسعود  
 اور پھر ایشیائے اقصیٰ میں اٹھ سال ہوا اور وہ سن ۴۰ میں ہجری قبل مسیح میں  
 پہلے کر اور لا یا گیا ہے انفرقہ میں سال میں اور یہی واقعات واقع ہوئے کیا مگر  
 انصاف میں نہ کہ نہیں اور نہیں ہے واقعہ بنی قریظہ واقع ہوا اور جنگ تو  
 بنی اسرائیل کے کفار کی تباہی شعلہ پتی نہ کہ کو منافقوں کی خرابی منظور ہوئی  
 اور فصل ۲۰۴ فرقیل کامل ہو جو اولن جیسا کہ ہے بہانہ عظیم سورہ نور کا قاضی  
 جنگ کا حال فصل ۲۰۵ ذکر پامین ہے کہ ایک کجاوہ مکہ بنہ گیا جیسے ناکہ ہو وہ  
 شرارت ہوئی اور وہ عورتوں نے اور اس لخت اور شرارت کو خاک میں ملا دیا کہ  
 جبکہ صدیقہ رفع حاجت کو گئیں اور زیور ہول گئیں اور پھر تالاش کر کے تین  
 کوچ ہو گیا تھا سو گئیں اور جبکہ حضرت صفوان صحابی مابذرا بد متوجع نے صدیقہ  
 رضی اللہ عنہا کو سوتا پایا ایسے وقت میں اللہ اللہ اللہ اللہ لہ چون چڑھا اور  
 اونٹ سے اتر کر کجاوہ کہو لکر کمال امتیاط سے آواز سے اور ہا کر اوٹھا اور  
 اور خود پایادہ ہو کر کمال امتیاط سے لائے جیسے خام و صاف تو کھا اپنے مشعل  
 پاک کے اہل کے ساتھ دستور ہے پس عبد اللہ بن ابی عون ہجری خبیث نے  
 بلا وجہ تہمت کی تاکہ فصل ۲۰۶ ذکر کرایہ اور فصل ۲۰۷ ذکر کرایہ اور  
 باب ۱۰۰۰ کاشفات کبیل پادے کو یعنی سلمان ہی ناقہ شریک تہمت ہو  
 لیکن بریرہ وزین بنی مدغہا نے باوجود اسکے کہ زین کو صدیقہ سے جا رہا تھا  
 اتنی پاکی و خوبی صدیقہ پر گواہی دی اسی مقام سے کثیر الانواع صفت حضور  
 اسلام کتب سابقہ سے دریافت ہوئی اور اولاد کا ذکر کتب سابقہ میں صریح ہوئی  
 کا درمیان فصل ۲۰۸ ورنال ہوئے اسی سے قلیل الاولاد ہونا بھی دریافت ہوا  
 اور بعض اہل علم فرمودہ ۴۰ سے کثیر الانواع صفت حضور علیہ السلام تھا۔ یعنی بنی

سمجھتا ہوں کہ وہ ضرور دراصل صفت سلیمان اور سچ میں ہے الخضر ملعون یا ہونو  
 اس غرض میں زمانہ آدم سے کامل ہوا نقل عبارت کتاب زکریا اور خرقل و مکاشفہ  
 موجب درازی رسالہ ہے نظر بران اوس سے اعراض کیا گیا لیکن مطالعین غور  
 کر لیں کہ حقیقہ جو فصل ۵ زکریا میں واقع ہے کجا وہ کو کہتے ہیں جسکے پوشیدہ کو کسی  
 گوشتہ خوش زکریا اور یوحنا کا ہوا مگر براہی اور ملعون ہونے یہودیوں سے  
 بیٹے تک کروا ہو گیا اور اسی سال میں غزوہ دہوتہ الجندل ہوا وہ جو فصل ۱۱  
 شعیان میں خبر دی گئی کہ سب سے ندا آئی کہ صبح ہوتے ہی یعنی حضور علیہ السلام  
 تشریف لاتے ہیں اور رات ہی یعنی وہ بہاگ جائیں گے اور ہدایت ناپائیدار  
 لیکن کہنے والے نے کہا کہ پہر کر آؤ چنانچہ بعد اونکے بسنے کے عبدالرحمن بن  
 جوف گئے اور اوندکو ہدایت لگ گئی اور چھ سال میں چند واقعات ہو جیسے  
 احادیث صحیحہ میں موجود ہیں اور ساتویں سال میں غزوہ حدیبیہ ہوا اور عجیب  
 و متناقض نبوت یہ ہوا کہ اس سال میں چند بادشاہوں کو دعوت کی نہ بطور رب کے  
 اور بطور عرض معروض کے بلکہ فرمان پہنچا اور ظاہر ہے کہ کوئی بادشاہ کے زمین  
 اسوقت میں نہیں مثلاً روس و انگریز بری شوکت پر ہیں مگر ایک تہہ سے  
 جگا نہیں سکتے و مان باوجود اسکے کہ ہنوز مکہ تک فتح نہیں ہوا تھا کیونکہ بادشاہوں  
 اور انبیاء و نین بڑا فری ہے یہاں خداوند نے پہلے ہی سے ہزار بار و صد بار تمام  
 پر حضور علیہ السلام کی شوکت اور نبوت کا بیان کر دیا ہے چنانچہ حقوق نبی کی  
 دعا توجہ کرونگے سر فصل ۳ میں ہے ۱۲ اے خداوند میں نے تیری خبر سنی اور  
 اے خداوند تو برسوں کے درمیان اسے شہرت و قہر کے درمیان ہم کو یاد کر  
 ۱۴ خدا تھا اور وہ جو قدوس ہے کوہ فاران سے آیا سلا اوسکی شوکت سے بہمان  
 چمپ گیا اور زمین اسکی جہد سے معمور ہوئی تم اوسکی جگہ گارٹ نور کی مانند تھی

اور اسے اپنے سے کرخین خلیں برہان ہی اور اسکی قوت دیدہ ویدی تو سرخی دیکھے اسکی  
 لئے بھی اولاد کے تہ مون پر کشتی و باروان ہوئی تو وہ گہرا ہوا اور اسے چھوڑ  
 کر لڑا دیا اسے نچو کی اور قوم کو برا کندہ کر دیا اور قدیم ہیاڑ ریزہ ریزہ ہو کر  
 اور پڑائی پیاربان اور اسکے آگے دس کشتیں (یعنی قدیم بادشاہ) اور اسکی قوم کشت  
 یہی مین آہ مین نے دیکھا کہ کوشو کے خیمہ پر بیت تھی (یعنی مہاکا سہش رہنما)  
 اور زمین میدان کی بروہ کا نہ تھی تھی (کہ نوشیران کے محل مین زلزلہ پر اوت  
 ولادت کے جو مدیان بن یافت کی اولاد سے تھا یعنی مادی کی اور بعد کو تباہی  
 اور اسکی سلطنت مین کتبہ ہوئی) کیا مدیون سے نیرار تھا اسے خداوند کیا دیا تو  
 تیرا قبر تھا کیا سند پر تیرا غنیمت کہ تو اپنے گہوڑو سپر اور فقیہی کی کاروبر سپر  
 سوار ہوا تو کمان تیری نکل نیکی کی گئی جیسا تو نے فرمایا مان تو مون کے ساتھ  
 قسم ہی کی (جزمانہ نوح مین مہد کیا) سلام تو نے زمین کو میرے اور سے زمین  
 کر دیا آہ پادرون نے تجھے دیکھا اور کانپ گئے پانی کے ہڑے بیکے گزر گئے گہرا تو  
 اپنی اور زمین کی اور اپنے ماتہ اور پراٹھا ہے (یعنی مہاکا سہش) آہ سورج اور  
 چاند اپنے اپنے مکان مین ٹھہر گئے (چاند کو مین شق ہوا اور سورج خیمہ مین عصر  
 کی نماز کے لئے ٹھہرایا گیا چنانچہ ظہار ہی نے بسند صحیح ثابت کیا ہے اور چاند  
 بارہ اشارہ مین پھرتا تھا جیسے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے حالت طفلی مین  
 منقول ہے) تیرے تیرو کی روشنی کے باعث جو آگے اور تیرے ہالے کی  
 جگہ بٹ کے سبب ۱۲ تو قبر کے ساتھ زمین پر کوچ کر گیا تو نے نہایت غصہ  
 میرے تو کو نکور و زندہ لانا آخر فصل منجور مین جس کثرت سے حضور علیہ السلام  
 کے حالات کی تصریح ہے اور اسکی حد نہیں کہ اور اسکی ہم تفصیل کر سکیں اس فقرے سے  
 بادشاہ کو اس سال مین فرمان کہے گئے ایک بادشاہ جہش تباہی مدد سے کہ



جنہوں نے مطابق درمن مژبورہ کے ایمان لانا قبول کیا اور اسلام میں ہدایت کی  
دوسرے والی اسکندریہ و مصر کو اسے تحفوں کے ساتھ اپنے سردار مطابق درمن کو بھیجے  
تیسرے فرمان ہرقل کو بھیجا جو گیارہویں شاخ موجودہ فصل دانیال ہے اور سکی  
تفصیل یہ ہے کہ تخت نصر نے سلطنت قبل مسیحی میں بیت المقدس کو اجاڑا اور یہودیوں کو  
تباہ کیا اور ۳۷ سال قبل مسیحی میں بابل کو فارسیوں نے برباد کیا کہ کیتبا و کورش نے  
فتح پائی اور یہودیوں کو قید سے خلاص کیا اور اسکے بعد کبیریس کی کاؤس ہوا اور اسکے  
بعد دارین شاہیں یعنی کبیر و بن سیاوش ہوا اسطرح سے تازمان دارا اخیر سلطنت  
تام ہوئی اور سلطنت سکندر صا حب چار روز ۳۳۷ سال قبل مسیحی میں قائم ہوئے اور  
۳۳۷ سال قبل مسیحی میں رومیہ سلطنت قائم ہوئی جس میں آٹھ یونان سر یعنی یونانی ناپاک  
باشا نشین تک بادشاہ ہوئے یہاں تک کہ کیلا کا یادنا کاہی جیسے ہاگوت نمود  
میں لکھا ہے ہند تک ساج ہو گیا اور یہ رومیہ یونانی الاصل میں اور سیراواکل  
اس سلطنت میں جبکہ یہودیہ پر قائم ہوئی پیدا ہوئے ہیں اور ۳۷ سال قبل مسیحی میں اس  
سلطنت رومیہ کو الارک گاتھی نے برباد کیا اور ۳۷ سال تک اسطرح سے دس سلطنتوں  
روم برباد ہوتی رہی جبکہ حال بابل وہ امکا شفات یوحنا میں لکھا ہے اور روم  
بابل کر کے ڈر کے مارے عقید کرتا ہے اور سات پہاڑ زمین بتلاتا ہے اور ۳۷ سال  
گیا یہودین شاخ یعنی ہرقل ضعیف المزاج کی سلطنت قائم ہوئی اور ۳۷ سال میں اسکی  
سلطنت فاش ضرور ہوئے ہوئی اور یہودیہ اسکی فتح ۳۷ سال مسیحی میں شروع ہوئی اور  
اوضاع فلکی سے اسے دریافت کیا کہ ملک انجمن غالب ہوئی اسے نظر بران  
اور ۳۷ سال پہلے یہودیوں کو مختون سمجھ کر عرصہ ایک سال اور دو سال در نیم سال حکمران کیا  
اور چند زبانہ اور نیم زبانہ کر کے فصل ہفتم دانیال میں تعبیر ہے کہ ۳۷ سال مسیحی میں تار  
مبارک اس کے پاس پہنچا اور عرب کی نصرت مختون اور بکا معلوم ہوئی یہودیوں کو سکھانے

اور شکوہ جہانیاں اس میں ہوا یہ شخص بقول موصوف کتبہ ومن کتبہ کے برابر ہی ہے  
 پرستے میں اس شخص کو نام مبارک کے جیسے باب در الوی تھا وہی میں بفضل ہے  
 حالات تحقیق کئے اور ایمان لائے پرستہ ہوا مگر تقدیر الہی اور خوشہ کھانے کیل  
 اور اکثر انبیاء جو اس کو قسم نے تسلیم کیا اور ایمان سے محروم رہا اور بالآخر  
 اہل اسلام سے جدا اور مسیح علیہ السلام کا گمراہا دریں اور ایسا کتاب اعمال  
 میں بر قوت ہے حضور علیہ السلام کی تشریف آوری پر جو مطابق امارت ہے  
 مہدی علیہ السلام جو قدرت اور شکل میں حضور علیہ السلام کے ہو گئے مسیح مرید  
 رہی بن آدم کو کئے مسیح کا دراصل افضل و انبیا میں بیان ہے کہ صاحب نے جو  
 قدیم سے دراصل میں برادر مہدی علیہ السلام میں جیسے دراصل میں صاحب نے لائے  
 قدیم حضور علیہ السلام کا بیان ہے اسکے بعد کتبہ فضل و انبیا ہی ارفع ہو گیا  
 کہ چار بادشاہوں نے چار بادشاہتیں تخت نصیری فارسی سکندری رومیہ و دوسرے  
 اور دس گشت اپنے وہی دس سلطنتیں دہم کی برابر کرنوالی در سلطنت تو ہے  
 وہی ہر قل گیارہویں سلطنت اور سلطنت ہے وہی دست یا سلطنت خداوند  
 وہی سلطنت اہل اسلام ہر دس فصل و انبیاں شام باہل سلطنت کے پہلے سال  
 دانی ایل نے اپنے بستر پر ایک خواب دید اپنے بزرگی رویتیں مکیہ میں تھا وہ خواب  
 کو کہہ اور اس حوال کا مفضل بیان کیا دانی ایل بولا اور کہا کہ میں شام رات کو  
 دیکھا دیکھی اور کیا دیکھتا ہوں کہ آسمان کی چار ہوا میں سمندر پر باہم ہر دسے چلیں  
 ۳۳ اور ہر دسے چار ہر دسے حیوان جو ایک دوسرے سے متفرق تھے بکے ہر ہر دسے  
 کی مانند تھا اور عجا کے سے چکر رکھتا تھا اور میں دیکھتا رہا جب تک کہ دیکھتا  
 کہ ہر دسے گئے اور وہ زمین سے اٹھایا گیا اور اسی کی طرح پانچوں پر گہرا گیا  
 اور انسان کے دل سے دیا گیا اور کیا دیکھتا ہوں کہ ایک دوسرے میدان چھپر کی مانند

اور وہ ایک طرف سید کا کھڑا ہوا اور اس کے منہ میں اسکے دانتوں کے درمیان تین سیلیاں  
 تھیں اور انہوں نے اس سے کہا کہ اڑہلہ بہت گوشت کھاۓ بعد اس کے میں نے نظر کی  
 اور کیا دیکھتا ہوں کہ ایک اور حیوان میندو سے کی مانند اٹھا جسکی پیٹھ پر چوند  
 کے سے چار پرستے اور اس حیوان کے چار سر تھے اور سلطنت دی گئی اسکے پیچھے  
 میں نے رات کی روتیوں کے وسیلہ سے دیکھا اور کیا دیکھتا ہوں کہ جو تباہیوں  
 پہ لاک اور سینک اور نہایت زبردست اور اس کے دانت لوہے کے تھے اور  
 بڑے بڑے تھے وہ کل جاتا اور مکرے مکرے کر دیتا اور بچے کو اپنے پانوں سے  
 لٹا رہا تھا اور یہ ان سب حیوانوں سے جو اسکے آگے تھے متفرق تھا اور دس سنگ  
 تھے جن میں نے اون سنگوں پر غور سے نظر کی اور کیا دیکھتا ہوں کہ اونکے پیچھے  
 اور ایک چوٹا سا سنگ نکلا جسکے آگے پہلے تین سنگ بڑے آگے تھے  
 گئے (یعنی بخت نصر کی اولاد اور فارسیوں کی سلطنت اور سکندر کے فریوں کی  
 نہی سہی بالکل جاتی رہی) اور کیا دیکھتا ہوں کہ اس سنگ میں آکھین تین سیلیاں  
 کی آکھین تکی مانند (یعنی واقف کتب سابقہ سے تھا اور شقاق نبی اکرم کریم اور ایک  
 منہ تھا جو بڑی بڑی تین بول رہے (یعنی قاتل ثلث ہی را) میں بیان کرتا تھا  
 را کہ کریاں کر ہی گئیں اور قدیم الایام بیٹھ گیا اور سکا لباس برف سا سفید تھا  
 اور اس کے سر کا بال صاف ستھری اون کی مانند اسکا تخت آگ کے شعلہ کی مانند  
 تھا اور اس کے پیچھے جلتی آگ کی مثل تھے ۱۰ ایک آتشی سیلاب رہا جو اس کے  
 آگے سے نکلا ہزاروں ہزار اسکی خدمت میں حاضر تھے اور لاکھوں لاکھ اس کے آگے  
 کھڑے تھے عدالت ہو رہی تھی اور کیا میں کہہ سکتا ہوں کہ میں نے دیکھا یہاں تک  
 اس سنگ کی آواز کے سبب بڑے گھنڈ کی باتیں مل باہا مان میں یہاں تک  
 دیکھتا رہا کہ وہ حیوان ہار گیا اور اسکا بدن ہلاک کیا گیا اور شعلہ زن آگ میں اڑ گیا

اور باقی حیوانوں کی سلطنت بھی اوسے ملی گئی پھر ان کی زندگی ناقص رہی  
 اور وہ ایک مدت اور ساعت تک جیسے ۱۳ میں نے رات کی روتیوں کے وسیلے  
 اور کیا دیکھا ہوں کہ ایک شخص دسم رات کی مانند آسمان کے بادلوں کے ساتھ ہوا  
 (یعنی سچ جیسے تھی کے دریں آجایا اور دریں آجایا وغیرہ میں ہے) اور  
 قدیم الامام تک پہنچا (یعنی ہمدی علیہ السلام) دے اسے اس کے آگے  
 اور سلطان اور حمت اور سلطنت اور سے دیکھی کہ سب میں اور اس میں اور مختلف  
 زبان بولنے والے اور کی خدمت گذاری کریں (یعنی صاحب دروئے قدیم  
 کی جیسے قبیر میں ہے) ان کی سلطنت ہی سلطنت جو باقی زندگی اور کی حکمت  
 ایسی جو نازل ہوگی دآجہ وانیال کی روح میرے بدن میں ملے ہوئی اور  
 سر کی روتیوں نے مجھے گہرا دیا ۱۷ آمین اور میں سے جو نزدیک کرے ہے  
 ایک شخص کے پاس گیا اور اوس سے ان ساری باتوں کی حقیقت پوچھی اوس نے  
 مجھے کہا اور ساری حقیقت مجھے بتلائی یہ چار بڑے حیوان چار بادشاہ  
 ہیں جو زمین میں برپا ہونگے ۱۸ لیکن حتمی کے بعد اس لوگ سلطنت یلیں  
 اور بادشاہان ابدال آباد کیا اس سلطنت کے ایک ہینگے ۱۹ میں نے دیا  
 کہ جو ہے حیوان کی حقیقت جانوں جو ان سبوں سے متفرق تھا کہ نہایت  
 تھا جس کے دانت لوہے کے اور ناخن پتلے کے تھے جو نکلتا اور ٹکڑے ٹکڑے کرتا  
 اور بچے کو اپنے پانوں سے قاتل کرتا ۲۰ اور اس سینگوں کے جو اس کے  
 سے اور اس ایک کے جو نکلتا اور جس کے آگے تین گرنے مان اس سینگ کے  
 جسکی انگلیں تین اور اس کا چہرہ اور ناکے ساتویں کی نسبت زیادہ و عباد  
 ۲۱ میں نے دیکھا کہ وہی سینگ معدیوں کے جنگ کرتا اور اوپر غالب ہوتا  
 ۲۲ جب تک کہ قدیم الامام آیا (یعنی قدیم الامام کا زمانہ) اور حتمی کے بعد

انصاف کیا گیا اور وقت آن پہنچا کہ مقدس لوگ سلطنتوں کے مالک ہو دیں  
۲۳ وہ یون بولا کہ چوتھا حیوان چوتھی سلطنت ہے جو دنیا میں متفرق ہوگی اور  
ساری زمین کو ٹھیکگی اور اسی قیادتگی اور اسے ٹکڑے ٹکڑے کرگی ہم ۲۴ اور  
وہ دس سینک جو بین دس بادشاہ بین جو اس سلطنت میں سے آئیں گے  
اور ان کے بعد ایک اور آئیں گے اور پہلوں سے متفرق ہوگا اور تین بادشاہوں  
عالم ہوگا ۲۵ اور وہ حقائق کی مخالفت میں باتیں کرے گا اور حقائق کے  
مقدسوں کو تصدیق دے گا اور جاسیگا کہ وقتوں اور شرائط کو بدل دے اور ان کے  
قبضہ میں دیے جائیں گے یہاں تک کہ ایک ت اور تین اور اسی مدت گزر جائیگی  
۲۶ بعد ازاں بیٹھی گی اور وہ اس کی سلطنت میں سے لیلیٰ گے کہ ہمیشہ کے لئے نیست  
نابود کریں ۲۷ اور تمام آسمان تلی کی سارے ملکوں کی سلطنت اور مملکت اور  
سلطنت کی جہت حقائق کے مقدس لوگوں کو بخشی جائیگی اس کی سلطنت اسی  
سلطنت ہے اور ساری مملکتیں اس کی بندگی کریں گی اور فرمانبردار ہو جائیں گی ۲۸ وہ  
بات یہاں تک تمام ہوئی اور فصل ۲ دانیال میں اول میں نخت نصر کا خواب جسے  
کہا یا کلدانی یہودی خواب بیان کریں ورنہ مارے جائیں گے اس میں دانیال نے  
تین روز کی مہلت لیکر دریا سے خواب پہلے حال بیان کیا پھر تعبیر دیتا ہے  
جس میں دس بادشاہوں کے زمانہ میں جو دس گشت پاکی تعبیر ہے سلطنت خداوند  
کا قائم ہونا لکھا ہے وہی زمانہ ولادت حضور علیہ السلام اور دس بادشاہوں  
میرا بدکنندہ روم کے زمانہ میں ہوئے نقل عمارت موحیٰ علی کتاب سمجھ کر اعراض کیا  
جاتا ہے اور ایک نامہ مبارک خسرو یوز کو گیا اور جس کے اوپر پہاڑ والا ہے  
اس کا ملک حبیبی عا حضور علیہ السلام کے پارہ پارہ ہو گیا جیسے فصل سے حقیقی  
میں مادی کی اولاد کی نسبت فرمایا تھا اور آٹھویں سال میں جنگ خیبر وغیرہ ہوئی

ہر کسی اس میں ہو اور مگر نہ پیش کی گئی جیسے دریں کتاب فصل ۴۴ میں ہے  
 طرح طرح کی تسلی کا بیان ہے اور دریں سے جیسے فرمایا تھا کہ تم مع میرا اور اگر  
 کہیںے واقعات سے نگو افلاح کرے اور تم میرے کو نہ ہو اور برگزیدہ دنیا  
 دریں کتاب میں کیا گیا تھا ویسے ہی پہلے تعصبات سے اور کفران مجید میں کہ  
 اور جیسے عادتہ جدید اہل اسلام سے دریں کتاب طرح طرح اور کفران مجید سے کہ  
 بت پرستی کی طرف توجہ کرو دے سب اہل بین اور تو بگلی مقبول بت تباہ ہو جا  
 ہیں ویسے ہی اور کفران مجید میں ہو دیو مگر کی گئی لیکن انہوں نے نہ  
 ایسا جگہ شک اور نیز میں وہ دلیل کیے گئے اور یہی حضور علیہ السلام کو حکم  
 کہ کشکا رہی رہے اور کتاب اہل مرضی کے لئے فرمایا گیا اور پہلے اس میں  
 سال میں ہے کہ مسئلہ فہم ہوا جسکی خبر فصل ۴۴ میں ہے اور نیز وہ ۲ میں ہے کہ وہ  
 باشندانہ سے بیسی کہ وہ مکہ میں جمع ہو کر آجیا اور سنہ نو میں خرزہ ہو گیا کہ  
 کامل ہو تمام انبیاء کی پیشین گوئی کا فرمودہ کہ غیر قوم نادان مالک بیت المقدس سے  
 نکالی جاوے گی خلیفہ خود نامہ دیون کے گیارہ بارہ باب میں ہے اور سنہ ۱۱  
 حضور علیہ السلام نے حجۃ الوداع آدا کیا تاکہ فائدہ کعبہ کی غرت جو فصل ۴۴ میں ہے  
 خوب ہی کامل ہوا اور سنہ گیارہ خدا کو منظور ہوا کہ بائیں و دود اور کائنات قیل اور  
 فصل ۴۴ ذکر کیا کامل کرے جولہ چار سلطنتوں محبت نصری فارس سکندر و ہندو سکندر  
 بعد فصل ۴۴ ذکر میں لکھا ہے پس خاندان رابع کی خلافت قائم ہوئی صورت اسکا  
 اسکے شہی کہ حضور علیہ السلام پر اسے چندے روپوشی فرما دین کہ عات ہی بہتر ہو  
 کے لئے جیسے حیات اور مہتی نے بسند صحیح النفس سے روایت کی ہے کہ انبیاء و  
 جالین ان لوہ میں رہتے بلکہ نماز گزارتے ہیں خدا کے روپر اور دوسری حالت  
 صحیح میں حضور علیہ السلام سے ہے کہ میں گرامی ترجمان نے پڑھا کہے ہیں کہ

بعد مجاہد قبر میں چھوڑے یعنی مردہ پس اسی مقام سے واضح ہوا وہ جواب کا بدلہ  
 یوحنا میں ہے کہ دوسرا تسلی دینے والا یعنی احمد خدا کو شہید کیا کہ ہمیشہ تمہارے  
 ساتھ رہے بخلاف مسیح اور تمامی انبیاء کے وہ دنیا میں نہیں رہتے اسی نظر سے  
 جبکہ فرمایا جاوے گا مازا اجبتہم کس چیز کو قبول کئے گئے کہیں گے لاعلم نہ ہو علم  
 نہیں بخلاف ہمارے حضور علیہ السلام کے کہ ہمارے اعمال حضور علیہ السلام پر  
 پیش ہوئے ہیں اور موت طبعی ہر ایک اہل طبع کو لازم ہے اور لازم حسب آیت  
 ما نمک الا وادما کے کہ دوزخ پر درود کل کو ہو چنانچہ خود مسیح تین روز تک دوزخ  
 میں رہے اور بت جحہ کو مذنون ہوئے اور جحہ اور شبنہ حوالہ فعل غلطی کے  
 مشہور ہے اور شب کیشنہ رکھتے روز اٹھائے گئے کہ مسلمان کے لیے یہی  
 بجائے دوزخ ہے اور حسب آیت متوفیکم ایتہ فلما توفیتی کے قول ابن عباس  
 رضی اللہ عنہ ہے کہ مسیح کا انتقال ہو گیا گو مصلوب یعنی استخوان شکستہ بیشک نہ ہوئے  
 مگر دیر اگر ایللی ایللی کر کے خود جان دیدی و چرو کی طرح کہ استخوان شکستہ کے  
 یعنی میں مصلوب ہوئے مسیح نے شبہ مصلوب ہوئے اور بعد کو تیسرے دن قبر سے  
 اٹھے کچھ جائے تعجب نہیں لیکن یہودیوں نے مقتول سمجھا اور نصارے میں اختلاف  
 ہوا کسی نے مقتول کہا کسی نے مروج اور یہود کو او کی بالعوض کہا یہ غلط ہے  
 اور اصل حال قرآن مجید میں ہے کہ مقتول نہوا اور نہ مصلوب اگر روایت اناجیل پر  
 صحیح نہیں اس مخفی سے کہ استخوان شکستہ نہوا لیکن مشابہ مصلوب کے ہوئے اور  
 قبر میں سے آسمان کو اٹھائے گئے پس اور انبیا کو وہ علاقہ جو ہمارے اہل اسلام  
 از نبیاء کو قبر سے ہے نہیں چنانچہ قصہ فاطمہ مخزومہ کا مشہور جو امیر حمزہ رضی اللہ  
 عنہ نے اذیکو قبر سے چوائے یا تھا اور روز حرمین اذان اور اقامت تک کی اور  
 قبر تشریف حضور علیہ السلام سے بنو بن المسیب نے بنی ہے اور سلطان سعید نور الدین

شہید کو تین مرتبہ ایک رات میں حضور علیہ السلام کا منہ پانچ سو سالوں میں نہ نظر فرمایا  
 نسبت جنہوں نے قبر شریف گہودہ سے کا قصہ کیا تھا، شیخ ابوالدین اہلبری اور  
 محمد الدین فیروز آبادی میں مشہور و معروف ہے اور ابوہریرہ کی بیڑ بیان تو بڑا افسانہ  
 حضور علیہ السلام کا زمانہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ میں بالشافہ مشہور تا شیخ و احمد کی  
 میں ہے اور یونکا کا عربی زبان حضور علیہ السلام کے ایک بار خواب میں آیا  
 سے اظہر من الشمس ہے انبیا اور صحابہ اور اولیاء کا بڑا وجہ ہے خود اس فقیر برکت  
 نے قسم یہ کیا ہوں کہ ایک لاجی کو سینہ لڑکا نو ملا کہ کس گز درجستان میں قبر شریف  
 قرآن پڑھتے سنا جسے بکورات میں آواز دیکر راستہ بتلایا انور میں ہے ہجری  
 ایام حدود کے لیے حضور علیہ السلام کی وفات بنظر قیام خلافت لادری ہوئی  
 اور حیات ہمدانی سے بنظر حقیقت موصوف میں جیسے باب مکاشفات میں  
 اور غفار کا بیان اول بنظر ایمان باب مکاشفات میں ہے کہ اول سدا علی  
 دوسرے ابو بکر عبداللہ کہ بکر بچہ پڑے کو کہتے ہیں اور تیسرے انسان تپلی زبانی  
 میں عثمان اور چوتھے عباسیال فاروق اور باب مکاشفات میں ہے کہ یہ سارا  
 زمین پر بادشاہت کر گئے اور باب چہم میں اونکی سوار ہو کر شاہراہ اونکی کر گئے  
 ہے جس ترتیب خلافت وضع ہے کہ صدیق اکبر حسن کی نسبت فقرہ کو پڑے کی  
 سواری سے کبر سنی اور سرنگ گہوڑے سے زمانہ زور اور سی فاروق اور سبکی  
 گہوڑے سے زمانہ و زاری خلافت عثمان اور پینکے گہوڑے سے زمانہ قلیل  
 خلافت مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ باقی تحقیق اور تفصیل قرآن کی پیشین گوئیوں اور  
 احادیث کے اکثر واقعات و روایہ کے مجموعہ کی کہ پیشین گوئیوں میں جو تعلق اول اسلام میں پہلی و ثانی  
 انجیل کی پیشین گوئیوں میں تیسرے قرآن مجید میں ہے ممالک و سرزمین مکاشفات میں خیال میں حج میں  
 مناسب کہ ابوسلیمان رجوع کرے لیکن یہ کہ مکاشفات میں جو کہ پیشین گوئیوں میں



اول میں سات کھیاؤں کو سوچ یوحن کی نسبت واقعہ میں فرماتے ہیں کہ جو سیر آئندہ  
 اول پر چلیا جاوے غالب ہو جائیں باب اول میں حضور علیہ السلام تخت نشین جب  
 کہاں کا ذکر کرتا ہے وہ جو نوع نے عام عہد کیا تھا اور حقوق کی فصل سوم میں  
 پہلے یاد دلایا گیا ہے اور خداوند کے روبرو چار جہادوں سے چار خلفاء مردوں  
 اور جو ہمیں تخت نشین سے چوبیس سلطنتیں مردوانیوں سے لیکر تیموریہ تک جو  
 عرصہ اکیڑھ سال میں ہوئیں اور سات چراغ اور سات روحوں سے وہی سلسلہ  
 جسکی نسبت پیشین گوئی کی اور زندگی ابدی سے حضور علیہ السلام کی نسبت مرد  
 بنابر حقیقت ہے کہ ابدالاباد منظر اول حق تعالیٰ ہیں اور باب میں صاف ظاہر ہے کہ  
 مسیح تخت نشین حضور علیہ السلام کے روبرو ایک عہدہ نواب اور باب میں بطور خلاصہ  
 ترتیب ارچا صورت کثرت ہے اور بے شبہ تیسرے صورت کے عرصہ میں اخیر زمانہ خلا  
 عثمان رضی اللہ عنہ میں گہون دینار کے سیر بہر ملنے مشکل تھے کہ خارجیوں نے  
 جبکہ خروج کیا باقی کتاب کی شفات کے اوقات مفصل کتاب تفسیر مذکور اور بطور  
 اشارات کے رسالہ در بے بہا میں میں نے لکھے ہیں جو زمانہ ظہور شوکت یا جوج  
 روس اور جوج انگریز اور زمان تشریف آوری مسیح تک درمیں مفصل ہے اس  
 کے مسلمانوں کو یہی بات یاد رکھنی چاہیے کہ انجیل یوحن کے ورہ اور ۲۶  
 تا ۲۷ باب میں اور ورہ ۲۶ باب ۱۵ میں اور ورہ ۲۷ سے تا ۱۵ باب میں ذکر ہے  
 حضور علیہ السلام ہے وہ فارقلیت دوم اور روح حق کر کے معہ دوسرے اوصاف  
 مخصوصہ حضور علیہ السلام کے وہی وعدہ ورہ ۲۹ باب ۱۷ لوقا کے اول میں ہے  
 لیکن حضور علیہ السلام سے پہلے بعد پچاس روز رفع مسیح کے انکی نسبت واضح  
 سے قوت پائیکا وعدہ اور یہی تھا اسی نظر سے ورہ ۲۹ مذکور میں حضور علیہ السلام کا  
 یوں ذکر کر کے کہ دیکھو اپنے باپ کے وعدہ کو میں تم پر بھیجا ہوں تدارک یعنی

رنج قبول کرنا ہے کہ یہ وعدہ و وعید و قوت و یتیمانین چنانچہ قرأت ہے لیکن تم  
 انسان سے قوت نیا کرید و شام کے شہر میں پھر اس عرصہ کے نصارت سے نہ تو روز و رات  
 منظر اول حق اور روح القدس من مومن کے نزل میں نادانانہ فوق کرتے ہیں  
 اور نہ غارتیت دوم یعنی تسلی دینے والی دوسرے کے حالات سے جو بعض  
 اہم ہے کہ الوداعہ انت میں مشہور ہے ہستہ را کہ کو سمجھتے ہیں اور وہ قوت  
 جو روح القدس سے پیچھے کے روز ہوتی وہ روز و رات ہے سمجھتے ہیں مالا لنگہ  
 سچ نے دو وعدہ فرمائے ہیں ایک قوت نصارت کا یا یا جیسے آخر وہ  
 بچہ کو قاتلین ہے دوسرے خدا کی اور شامت کا جو روح یعنی احمد خاتون  
 سے ہو جو دوسرے غارتیت ہیں جیسے درستی کو رکے اول میں اور میرے  
 اور شامت اسرائیل کا وعدہ بھی ہے زمانہ ذکر کرنے میں دیا ہے جیسے اپنے  
 آخری وقت میں فرمائے ہیں یہ غریب کیا حضرات حارین کو اہل اسلام کی  
 سمجھ کہ ان تہی چنانچہ تسلی کی نسبت پیچھے کے روز کے وعدہ درستی مذکور  
 میں دیکھتے تھے جبکہ مطابق درستی باب اول کتاب اعمال کے دینے لگے اور  
 اکٹھا کر کے حکم دیا کہ برو شالم سے باہر بنائو بلکہ باپ کے اوس وعدہ کو جس کا ذکر  
 تم مجھے سن چکے ہو یاد دیکھو کہ یوحنا نے پانی سے باپنا دیا پر تم تو اسے  
 دنوں کے بعد روح قدس سے باپنا پاؤ گے تو تب انہوں نے جو اکٹھی تھے انہوں  
 پر چہا کر اسے صاحب کیا تو اس وقت اسرائیل کی اور شامت پر بحال کیا جاتا  
 ہے اس نے انہیں کہا تھا را کام نہیں کہ ارن وقتوں اور مومن کو جنہیں باپنا  
 اپنے ہی اختیار میں رکھا ہے جانوہ لیکن تم روح قدس سے قوت پاؤ گے  
 جب وہ تم پر آویزاں ہو اور شام سے لپو دیو اور سامریہ میں بلکہ زمین کی حد تک  
 میری گواہی اور باپ دوسرے اعمال کے مطابق یہ وعدہ کا مل ہو کہ روح القدس

اور یمن پر نازل ہوا اور اسے عدالت کی جو خاص شاخ یا زمرہ فصل تھی اُنیاں  
 اور صاحبِ عدالت برادر کو دے وہ خاص حضور علیہ السلام میں شکی نسبت یا پتا  
 دے اور ۱۷ یوم میں خبر دیکھتی ہے اور نہ کچھ روح قدس نے ایسی باتیں بتلائی  
 جنکی زبانہ مسیح میں برداشت نہ ہو سکتی تھی یا صلہ ازل اسلام میں جو بے اور غیر  
 سے خود قصور کا بیان ہے کہ مسیح اگر نہ کہتے اور کہہ پاتے فقط قیامت کی طرف اشارہ  
 کرتے اور تورات میں ذکر اس بات سے کہ میرے دادے ابراہیم اور اسحق اور  
 یعقوب کے خدا نے مونہ کو پہنچا ہے مراد زندہ ہونے اور ان حضرات سے جو  
 قیامت ہو نیکی طرف انہیں اشارہ ہے اور جبکہ خسر اجماع ہوا تو عورت اور مرد  
 کا ہونا لازم اسکی نسبت فرمایا یہاں تک لوگ نکاح کرتے ہیں یعنی نزاع کے رفع  
 کے لیے اور قیامت میں فرشتہ مثال ہونگے یعنی بے نزاع اس سبب سے بچ گئے  
 اور دیکھنا اسوقت مسیح ندریے گئے اور جو زیادہ کہتے شرمائے جاتے بخلاف  
 ہمارے قرآن مجید کے کہ صاف صاف بیان فرمایا جسکی وہ طاقت نہ کہتے تھے  
 اور خداوند کو اہل مطلب کے بیان میں کیا شرم یہ تو بڑی چیز ہے اگر اُنہوں نے ہو سکا  
 اور وہ فرمان ہے ولہم فیہا ازواج مطہرات ولہم فیہا خالدون یعنی اولاد  
 کے لیے ازواج ہونگے پاک نزاع اور بالائش دنیا سے اور دے ہمیشہ اوسمیں  
 رہینگے پس حضور علیہ السلام نے بیشک یہ فرمایا اور کچھ کسی سے بن نہ آئی کہ  
 حضور کو شہید کر دات اور تنگیست کے روز کی تسلی کی پیچھے سنجو نہرو کہہ پر و کہہ  
 اور مسیح وریں باب ۱۳ یوحنا میں کہتے ہیں کہ میں تمہیں اپنا آرام دے جاتا ہوں  
 یعنی حضور علیہ السلام کے درخواست کرنے سے کیونکہ مسیح نے تو مطابق باب  
 کتابہ عبروں کے آزارم نہ دیا بلکہ مطابق باب ۱۳ مٹی کے جدائی کے لیے آئی  
 تھی پس لایا ضرورت آووم دہندہ دوسرے نجات اعظم کے بعد روز تنگیست کے

پال بتا تا کہ جو دیکھتے وہ سال بعد تپا کہتے کہ وہ ایمان لایا ہے اور فرشتے  
 نے بھی حسب باب متی فرمایا ہے کہ میں جو دیکھنے آؤں گے آؤں گے لیکن میں آؤں گا  
 لیکن کو باپ سے اور بیٹے کو ان سے اور خداوند کو چہرے سے جدا کرنے کی بات  
 پس اہم سبقتی خاص ہمارے حضور علیہ السلام سے ہوا لیکن اور شاہت ہوا کہ  
 خداوند سے مطالعین محبوبہ اناجیل مروجہ پر یہی غور کرنے کی بات ہے کہ  
 ایک ملکوت آسمانی ہے اور ایک بادشاہت خدا ہے اور ایک بادشاہت اہل  
 ملکوت آسمانی انجیل میں فرماتے زمانہ اور حواریوں سے مسیح علیہ السلام تپا کرتے  
 ہیں اور بادشاہت خدا فاسد زمانہ اہل اسلام ہے اور بادشاہت اسرائیل  
 وہ زمانہ بارگزارنے مسیح میں ایک خبر اور شاہت خدا سے عبارت ہے لیکن تپا کرتے  
 انجیل نے خطا کر دیا ہے کہ ملکوت آسمانی زمانہ مسیح کو ہی بادشاہت خدا کے  
 ترجمہ کر دیتے ہیں لیکن ترجمہ فارسی میں اکثر اس بات کا لحاظ رکھا ہے پس ان  
 وغیرہ ترجموں میں جہاں یہ دیکھا جاوے کہ بادشاہت خدا قریب نوالی ہے  
 اور اسکی مثل دیکھیں سمجھیں کہ یہ خاص زمانہ اہل اسلام ہے جو فصل و دانیال  
 اور کتابکا نشانات وغیرہ میں بابا مصرع ہے اور خداوند کر کے جہاں ربوہ  
 میں سلطنت کر چکا ذکر ہے وہ زمانہ اہل اسلام سے مراد ہے اور جہاں انبی مثل  
 مسیح لاؤں جان لیوین کر یہ ملکوت آسمانی اپنے پہلے زمانہ سے خبر دیتی ہیں  
 اور بادشاہت اسرائیلی کے بیان میں زمانہ بارگزار مسیح سمجھ لیں اور کتاب  
 میں یہ غور کہیں کہ فی الحقیقت پال برحق شخص ہے کوئی الہامی اسکی کتاب  
 نہیں نظر بران وہ اپنے قیاسات میں کہیں غلطی کرتا ہے جیسے متذکرہ قرآنی  
 اور قصہ اور تورات پر عمل کرنے سے انصاف کو محال کرتا ہے وہ اسکی غلطی  
 ہے جیسے باب ام کتاب اعمال میں اسکی غلطی محال گئی ہے اور کجسلی نہیں تحریر کیا

نے قربانی لڑائی اور فسل اسیریا کے قوانین جدیدہ کو حسین اولاد فریم علیہ السلام کی قوم نے فلاح پائی اور زمانہ مسیح میں برباد ہونے کے تہ فیض فسل اتی میں ہے زمانہ مسیح سے غلط طور سے نسبت کرتا ہے اور اسکی کتابوغین بھی بابجا باخستون نامہ عبریو نہیں پڑی کثرت سے حضور علیہ السلام کے حال کے مجبوجہ توریہ کے مضامین کی تفصیل اور تحقیق جیسے مفصل ہے تفسیر سمات میں لکھا ہے

تمت الكتاب بعون ملك الوهاب

الحمد لله والمنه لکتاب جواب نسخہ کیا بسمہ پرتقا ب کتابت بیان مولد الشی  
علی البدیع سلم مصنفه فاضل اجل عالم باعمل نام فریناظره اہل کتاب جامعین  
ستین نامہ شریعت الہیہ خاتم النبیین حبیب الہی حکیم محمد حسن صاحب مروہی وام اللہ فیہ  
کہ اولاد حضرت شاہ ترکمان صاحب حمہ الدعلیہ سے ہیں مطبع خصوصی واقع دہلی میں  
باد ذیقعد ۱۲۹۵ ہجری حسب ایش مصنف مبعوح و بحسن سعی کارپردازان مطبع حبیب  
رونی بخش ملائق ہوئی ۛ

قصه	بسم الله الرحمن الرحيم	نور
اسم حضرت محمد بن علی علیه السلام	احمد محمد ابوالقاسم مصطفیٰ محبت علی بن ابی طالب علیه السلام	نور
محمد بن عبد الله بن عبد المطلب	تذیر بشیر پسند که در منزل متقی حیم کریم شایسته جانشین خاتم النبیین	نور
بن شیم بن عبد مناف	خاتم النبیین لغرض از عزیز متین عبد الله در وفات حقی غایب	نور
بیان تاریخ ولادت آنحضرت	از طین آنکه نبی است و صاحب علم و نور و شایسته جانشین خاتم النبیین	نور
صلی الله علیه و سلم	بع لاول ان رساکه که در قیل و دال و سلطان است و سید عالم و سید کبری	نور
بیان تاریخ ولادت آنحضرت	بیان تاریخ ولادت آنحضرت	نور

[illegible]



# غلط نامہ کتاب آفتاب عالمیاب

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳	۸	سے شہادت نبوت تھ	یہ شہادت نبوت حق ہے	۱۱	۱۲	عظ	صحیح
۱۲	۱۳	جہاتی لٹی	بہا	۱۲	۱۳	عظ	صحیح
۱۴	۱۵	متحدہ کو	کیا	۱۳	۱۴	عظ	صحیح
۱۵	۱۶	ہین	خودی	۱۴	۱۵	عظ	صحیح
۱۶	۱۷	اوسے	کی	۱۵	۱۶	عظ	صحیح
۱۷	۱۸	ہی	عالمین	۱۶	۱۷	عظ	صحیح
۱۸	۱۹	ایسے	شا	۱۷	۱۸	عظ	صحیح
۱۹	۲۰	مقید	گیا	۱۸	۱۹	عظ	صحیح
۲۰	۲۱	اصل منسل	ادکو	۱۹	۲۰	عظ	صحیح
۲۱	۲۲	اور	عک	۲۰	۲۱	عظ	صحیح
۲۲	۲۳	بالشای	جک گزری	۲۱	۲۲	عظ	صحیح
۲۳	۲۴	جائز	بعد	۲۲	۲۳	عظ	صحیح
۲۴	۲۵	شمون	بستم	۲۳	۲۴	عظ	صحیح
۲۵	۲۶	جسے	ہین	۲۴	۲۵	عظ	صحیح
۲۶	۲۷	رحیم	یواب	۲۵	۲۶	عظ	صحیح
۲۷	۲۸	الہ	عبرانیہ	۲۶	۲۷	عظ	صحیح
۲۸	۲۹	اتہرین	خفیہ	۲۷	۲۸	عظ	صحیح
۲۹	۳۰	اوکو	بتی	۲۸	۲۹	عظ	صحیح
۳۰	۳۱	اور	حدیث	۲۹	۳۰	عظ	صحیح
۳۱	۳۲	اور	حدیث	۳۰	۳۱	عظ	صحیح

[illegible]



صفحہ	غلط	صحیح	صفحہ	غلط	صحیح	صفحہ	غلط	صحیح		
۱۲۳	مقید	تجیر	۲۱	۱۲۸	تین کی	تین کی	۵	۱۲۲	کبہ	دکنہ
۱۹	سال	سال	۱	۱۲۰	کا	کا	۵	۱۲۵	کی لفظ	کی لفظ
		تک کیا	۵		زبان	زبان			اور تحقیق	اور تحقیق
۱۲۳	السلام	السلام	۱۳		میں خٹمان	میں خٹمان	۱۹		بود	بود
۱۳	مہی	مہی	۱۸		وجہ	وجہ				در سال
۱۲۶	مچہ	مچہ	۲	۱۳۱	اول	چہارم				واقعہ
۱۲۸	اد کو لیت	لیخت	۱۴		وہ	وہ				اور تحقیق
۱۵	کیا رہ	کیا رہیں	۱۸		السلام کی	السلام کی				شمسی
	۴ اور	ہکتا			ہے	ہے				
		ادربا	۹	۱۳۲	مین	مین			تمام	شہر

واضح ہو کہ یہ کتاب بے ترتیب سودہ ہوئی تھی اس واسطے اکثر جگہ غلطیاں واقع ہو گئی ہیں جو محض اس کتاب کو خریدنے اور سکو چاہنے کے پہلے اسکی غلطیاں سمجھ کر لے۔

## اطلاع

درجہ ہو کہ کتاب نذر ایجنے آفتاب عالم کتاب تصنیف کی ہوئی جناب مولوی محمد حسن صاحب اردو بی ادم الدفیوضہ کی ہی اور جناب ممدوم نے اسکے چھاپنے کی اجازت مطبع ہند کو عنایت کی ہے اسلئے اطلاع عام کے لئے اشتہار دیا جاتا ہے کہ کوئی صاحب بغیر اجازت اس مطبع کے قصد

چھاپنے کا نکرین

مطبع رضوی واقع در ملی پتہ امام سید حسین رضوی طبع شد

# اعلان

یہ نثریہ کتاب مولہ شریف کے نام سے مشہور ہے اسے بیس خرید بان کتاب ہذا کو مطلع کیا جاتا ہے کہ اس نام سے کوئی صاحب یہ خیال کر لیں کہ اس کے متناہین مثل مولہ شریف نام نام مشہور دیگر کے ہونگے یہ نہیں ہے بلکہ اس میں ابتداء سے نوجوئی سے لیکر صحابہ کرام تک جو خرافات کہے گئے ہیں ان سے بکا ذکر ہے اور ہر ایک بات کو تو بہت اہل اندر پروردگار سے اہل حجاب کیساتھ کہنا نہیں ہی مان گئے ہیں۔ غرض کہ یہ کتاب جو تہذیبی و علمی کے لئے ایک بڑی روشن دلیل ہے فقط۔

## مشہور کتاب طبع

مفسرہ قرآن کتابیں جن میں سے بعض تو تیار ہیں اور بعض عنقریب نام ہونے والی ہیں۔  
طبع ہوا کی صرف مل سکتی ہے جس کی کو لینا مشور ہو چیت یہاں کہ سید حسین صاحب  
رمضانی مالک طبع سے نکالے۔

اشجار علیومی۔ مصنفہ مولوی رحمۃ اللہ صاحب کراچی۔

رسالہ البطل حرکت الارض مصنفہ مولوی رکن الدین صاحب کل نورجلی۔

سراب عالم اسباب۔

جواہر حسنہ غوث کو الیاری اردو۔

البطل التمام مصنفہ مولوی رحمۃ اللہ صاحب۔

محامات الاسرار۔ مروفہ بقیمہ حضرت شاہی۔ مصنفہ مولوی محمد حسین صاحب کراچی۔

نیر طبع سے قیمت بیانی۔

پیغام محمدی ایسی قیمت الومی۔ یہ کتاب مولانا قمر الدین صاحب کتاب فروش بازار فرخ پور

واقعہ دہلی نے چھپوائی ہو علم۔ قیمت بیانی تقریباً چھ ہزار روپے